

”قبر جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا“

قبر میں آنے والا دوست

المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
دیکھتے رہئے
مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)
MC 1286

”قَبر جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا“

(اَلتَّرْغِیب وَالتَّرْہِیب ج٤ ص٢٠١، الحدیث٥١١٤)

قَبر میں آنے والا دوست

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اِصلاحی کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

نام کتاب : قبر میں آنے والا دوست
پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اِصلاحی کتب)
سنِ طَباعت: ۸ محرم الحرام ۱۴۳۲ھ بمطابق 14 دسمبر 2010ء
ناشر : مَکْتَبَۃُ الْمَدِینہ باب المدینہ (کراچی)

تصدیق نامہ

تاریخ:------------------------ حوالہ:---------

الحمد للّٰہ رب العٰلمین والصلٰوۃ والسلام علٰی سید المرسلین وعلی اٰلہ واصحابہ اجمعین

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

"قبر میں آنے والا دوست"

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

14 - 12 - 2010

E.mail:ilmia26@dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

”عذابِ قبر برحق ہے“ کے 13 حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ”13 نیّتیں“

فرمانِ مصطفٰی صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم: **نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**o مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔(المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث:٥٩٤٢، ج٦، ص١٨٥)

دو مَدَنی پھول: ﴿١﴾ بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
﴿٢﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿1﴾ ہر بار حَمد و ﴿2﴾ صلوٰۃ اور ﴿3﴾ تعوُّذ و ﴿4﴾ تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہوجائے گا) ﴿5﴾ حَتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضُو اور ﴿6﴾ قِبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا ﴿7﴾ قرآنی آیات اور ﴿8﴾ اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا ﴿9﴾ جہاں جہاں ”**اللہ**“ کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور ﴿10﴾ جہاں جہاں ”سرکار“ کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم پڑھوں گا۔ ﴿11﴾ شَرعی مسائل سیکھوں گا۔ ﴿12﴾ اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو علماء سے پوچھ لوں گا ﴿13﴾ کتابت وغیرہ میں شَرعی غَلَطی ملی تو ناشِرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا (مصنّف یا ناشِرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

المدينة العلمية

از: بانیِ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرتِ علاّمہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم

تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''**دعوتِ اسلامی**'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن وخوبی سرانجام دینے کے لئے متعدِّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''**المدینة العلمیة**'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ (۲) شعبۂ درسی کُتُب

(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب (٤) شعبۂ تراجمِ کتب

(۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب (٦) شعبۂ تخریج

''**المدینة العلمیة**'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیحضرت

اِمامِ اَہلسنّت،عظیم البَرَکت،عظیمُ المرتبت،پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلَّت، حامیِٔ سنّت ، ماحیِٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت،باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کوعصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسْعَ سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے ۔تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی ، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اوردوسروں کوبھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ''**دعوتِ اسلامی**'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''**المد ینۃ العلمیۃ**''کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت،جنّت البقیع میں مدفن اورجنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم



رمضان المبارک ١٤٢٥ھ

فہرس

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

قَبْر میں آنے والا دوست

شیطان آپ کو لاکھ سُستی دلائے مگر آپ یہ کتاب پڑھ لیجئے، قبر وحشر کی تیاری کا ذہن بنے گا، ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ

دُرُود شریف کی فضیلت

بے چین دلوں کے چین، رحمتِ دارین، تاجدارِ حرمین، سرورِ کونین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: جب جُمعرات کا دن آتا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فِرشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ لکھتے ہیں، کون **یومِ جُمعرات** اور **شبِ جُمُعہ** مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھتا ہے۔ (کنز العمال ج ١ ص ٢٥٠ ، حدیث ٢١٧٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہ تعالٰی عنہا سے مَروی ہے کہ ایک دن نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَروَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضوان سے دریافت فرمایا: ''تم جانتے ہو کہ تمہاری، تمہارے اہل وعیال، مال اور اعمال کی مثال کیسی ہے؟'' عرض کی: ''**اَللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ** یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم بہتر جانتے ہیں۔'' ارشاد فرمایا:

''تمہاری ،تمہارے اہل وعَیال ، مال اوراَعمال کی مثال اُس شخص کی طرح ہے جس کے تین بھائی ہوں ،جب اُس کی موت کا وقت قریب آئے تو وہ اپنے تینوں بھائیوں کو بلائے اورایک سے کہے:''تم میری حالت دیکھ رہے ہو،یہ بتاؤ کہ تم میرے لئے کیا کرسکتے ہو؟'' وہ جواب دے:''میں تمہارے لیے اِتنا کرسکتا ہوں کہ فِی الْحَال تمہاری تیمارداری کروں ،تمہارے ساتھ رہ کر تمہاری حاجات وضروریات کو پورا کروں پھر جب تمہارا اِنتقال ہوجائے تو تمہیں غُسل دے کر کفن پہناؤں اورلوگوں کے ساتھ مل کر تمہارا جنازہ اٹھاؤں کہ کبھی میں کندھادوں تو کبھی کوئی اور شخص ،جب (تمہیں دفن کرکے)واپس آؤں تو جوکوئی تمہارے بارے میں پوچھے اُس کے سامنے تمہاری بھلائی ہی بیان کروں ۔'' یہ بھائی درحقیقت اُس شخص کے **اہل وعَیال** ہیں ۔یہ فرمانے کے بعد سرکارِمدینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضوَان سے پوچھا:''اِس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟''عرض کی:''**یارسولَ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ! ہم اِس میں کوئی بھلائی نہیں پاتے ۔'' آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کلام جاری رکھتے ہوئے اِرشاد فرمایا: پھر وہ اپنے دوسرے بھائی سے کہے:''تم بھی میری حالت دیکھ رہے ہو،میرے لئے کیا کرسکتے ہو؟ تو وہ جواب میں کہے:''میں اُس وقت تک تمہارا ساتھ دوں گا جب تک تم زندہ ہو، جونہی تم دُنیا سے رُخصت ہوگے ہمارے راستے جُدا ہوجائیں گے کیونکہ تم قبر میں پہنچ جاؤ گے اور میں یہیں دُنیا میں رہ جاؤں گا۔'' یہ بھائی اصل میں اُس شخص کا **مال** ہے، اِس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ صحابۂ کرام

عَلَيْهِمُ الرِّضوَان نے عرض کی: ''یارسولَ اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہم اِسے بھی اچھا نہیں سمجھتے۔'' مَدَنی آقا صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مزید ارشاد فرمایا: پھر وہ شخص اپنے تیسرے بھائی سے کہے: ''یقیناً تم بھی میری حالت دیکھ رہے ہو اور تم نے میرے اہل وعیال اور مال کا جواب بھی سُن لیا ہے، بتاؤ تم میرے لئے کیا کر سکتے ہو؟'' وہ اُسے تسلی دیتے ہوئے کہے: ''میرے بھائی! میں تو قبر میں بھی تمہارے ساتھ رہوں گا اور تمہیں وحشت سے بچاؤں گا اور جب یومِ حساب آئے گا تو میں تیرے میزان میں جا بیٹھوں گا اور اُسے وَزن دار کردوں گا۔'' یہ اُس کا **عمل** ہے، اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضوان نے عرض کی: ''یارسولَ اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! یہ تو بہت اچھا **دوست** ہے۔'' حُضُورِ پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشُور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اَلْاَمْرُ ھٰكَذَا یعنی یہی حقیقت ہے۔'' (کنزالعمال، کتاب الموت، ج۱۵، ص۳۱۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

وفادار کون؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ہمارے آقا، مکّی مَدَنی مصطفٰے صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک آسان مثال کے ذریعے عمل کی اہمیّت کو بیان فرمایا۔ یقیناً مال، اہل وعیال اور اَعمال میں سے ہمارا سب سے وفادار دوست

''عمل'' ہے جو قبر و حشر میں بھی ہمارا مددگار ہوگا۔ ؎

تُو اپنی موت کو مت بھول کر سامان چلنے کا　　زمیں کی خاک پر سونا ہے اِینٹوں کا سر ہانا ہے
نہ بَیلی ہو سکے بھائی نہ بیٹا باپ تے مائی　　تُو کیوں پھرتا ہے سَودائی عمل نے کام آنا ہے

ہم کس پر مہربان ہیں؟

انسان وفادار دوست کا قدر دان اور اُسی پر زیادہ مہربان ہوتا ہے، اِسی بات کے پیشِ نظر ہمیں زیادہ اہمیت ''قبر و حشر میں کام آنے والے دوست'' یعنی عمل کو دینی چاہیئے تھی مگر افسوس! ایسا نہیں ہے، ہم میں سے کچھ لوگ **مال** کو زیادہ اہم سمجھتے ہیں حالانکہ یہ اس وقت تک ہمارا ساتھ دیتا ہے جب تک ہماری سانسیں بَحال ہیں، آنکھیں بند ہوتے ہی ہمیں چھوڑ کر ہمارے وارِثوں کے پاس چلا جاتا ہے اور قبر میں ''پُھوٹی کَوڑی'' بھی ہمارے ساتھ نہیں جاتی کیونکہ **کَفَن** میں تھیلی ہوتی ہے نہ قبر میں تجوری! ضروریاتِ زندگی کی تکمیل کے لئے **مال** کی اہمیت سے انکار نہیں مگر آج ہماری غالِب اکثریت مال و دولت کی مَحَبَّت میں ایسی گرفتار ہے کہ زیادہ سے زیادہ **مال** کمانے کی دُھن میں حرام و ناجائز ذرائع بے دریغ استعمال کئے جاتے ہیں مثلاً **رِشوت** اور سُود کا لین دین کیا جاتا ہے، **ذخیرہ اَندوزی** کی جاتی ہے، زمینوں پر **قبضے** کئے جاتے ہیں، لوگوں کے **قرضے** دبائے جاتے ہیں، اَمانت میں **خِیانت** کی جاتی ہے، وَقْف کے اَموال میں **خُرد بُرد** کی جاتی ہے، **چوری** کی جاتی ہے، **ڈاکہ** مارا جاتا ہے، چِٹھیاں بھیج کر لوگوں سے **بَھتّہ** وصول کیا جاتا ہے، مالداروں کو تاوان کی خاطر **اِغوا** کیا جاتا ہے، اَلْغَرَض تجوری کو روپے پیسے اور سونا چاندی سے بھرنے کے لئے نامۂ اعمال کو خُوب

گناہوں سے بھرا جاتا ہے۔ایسا کرنے والوں کے دل ودماغ پرحرص ولالچ کا اتنا غلبہ ہوجاتا ہے کہ اُنہیں یہ اِحساس تک نہیں ہوتا کہ ایک دن سب یہیں چھوڑ جانا ہے، جیسا کہ

پیچھے کیا چھوڑا؟

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے **مرفوعاً** مَرْوِی ہے:''جب کوئی شخص مرجاتا ہے تو فِرِشتے کہتے ہیں کہ اِس نے آگے کیا بھیجا؟ اور لوگ پوچھتے ہیں: اِس نے پیچھے کیا چھوڑا؟'' (شعب الایمان ،الحدیث ۱۰۴۷۵ ،ج۷،ص ۳۲۸)

مُفَسِّرِشَہِیرحکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں:''یعنی مرتے وقت اُس کے وارِثین تو چھوڑے ہوئے مال کی فِکْر میں ہوتے ہیں کہ کیا چھوڑے جارہا ہے؟ اور جوملائکہ (یعنی فرشتے) اس کی قبضِ رُوح وغیرہ کے لیے آتے ہیں وہ اُس کے اَعمال وعقائد کا حساب لگاتے ہیں۔''

(مراۃ المناجیح،ج ۷،ص۸۴)

دولتِ دنیا کے پیچھے تُو نہ جا آخرت میں مال کا ہے کام کیا
دل سے دنیا کی مَحَبَّت دورکر دل نبی کے عِشق سے معمورکر
لندن و پیرس کے سپنے چھوڑ دے
بس مدینے ہی سے رِشتہ جوڑ لے

(وسائلِ بخشش،ص ۳۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اہل وعیال کو اپنا سب کچھ سمجھنے والے

ہم دُنیا میں تنہا آئے تھے اور تنہا ہی لَوٹ جائیں گے، لیکن اس دنیا میں ہم تنہا نہیں رہتے بلکہ بہت سے اَفراد مثلاً ماں باپ، بہن بھائی، بیوی بچے، عزیز واَقارب اور دوست اَحباب وغیرہ ہماری زندگی کا حصہ ہوتے ہیں، وہ ہمارا اور ہم ان کا خیال رکھتے ہیں اور رکھنا بھی چاہئے کیونکہ شریعت نے بھی ان کے حُقُوق بیان کئے ہیں۔ فطری طور پر ہمیں ان سے مَحَبَّت ہوتی ہے مگر اکثر لوگ اپنے اہل وعیال کی مَحَبَّت میں ایسا گُم ہوجاتے ہیں کہ پھر انہیں قبر یاد رہتی ہے نہ میدانِ مَحشر، جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ مُؤَذِّن نَماز کے لئے بُلا رہا ہوتا ہے مگر یہ گھر والوں سے خوش گپیوں میں ایسے مگن ہوتے ہیں کہ بھری مَحفِل چھوڑ کر مسجِد کا رُخ کرنے کو اِن کا جی نہیں چاہتا، ان کے بچوں کا کسی کے بچوں سے جھگڑا ہوجائے تو اپنی اولاد کا قُصُور ہونے کے باوجود معافی مانگنے کے بجائے تُو تکار بلکہ ماردھاڑ پر اُتر آتے ہیں، شریعت عورت سے پردے کا تقاضا کرتی ہے مگر یہ اپنے شوہر کو راضی رکھنے کے لئے بے پردگی کا اِشتہار بن کر رہ جاتی ہے، اسی طرح بعض نادان اپنے گھر والوں کی فرمائشیں اور ضرورتیں پوری کرنے کے لئے مالِ حرام کا وَبال بھی اپنے سر لے لیتے ہیں جو کہ سَراسر خسارے کا سودا ہے، چُنانچِہ

اپنے آپ کو ھلاکت میں ڈالنے والا بدنصیب

ہمارے پیارے آقا، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مؤمن کو اپنا دین

بچانے کے لئے ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ اور ایک غار سے دوسری غار کی طرف بھاگنا پڑے گا تو اس وقت روزی **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی ہی سے حاصل کی جائے گی پھر جب ایسا زمانہ آجائے گا تو آدمی اپنے بیوی بچوں کے ہاتھوں ہلاک ہوگا، اگر اس کے بیوی بچے نہ ہوں تو وہ اپنے والدین کے ہاتھوں ہلاک ہوگا، اگر اس کے والدین نہ ہوئے تو وہ رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے ہاتھوں ہلاک ہوگا۔'' صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: ''**یا رسولَ اللّٰہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ! وہ کیسے؟'' فرمایا: ''وہ اُسے مال کی کمی کا طعنہ دیں گے تو آدمی اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے والے کاموں میں مصروف کردے گا۔'' (تو گویا انہیں کے ہاتھوں ہلاک ہوا)

(الترغیب والترہیب ، کتاب الادب ،باب فی العزلۃ لمن لایا من ...الخ رقم ۱۶، ج۳، ص ۲۹۹)

اپنے گھر والوں کو حرام کما کر کھلانے والوں کو سنبھل جانا چاہئے کہ میدانِ محشر میں کہ جہاں ایک ایک نیکی کی سخت حاجت ہوگی، یہی ''اپنے'' اس سے کیا سُلوک کریں گے؟ یہ جاننے کے لئے نیچے دی گئی روایت بار بار پڑھئے، چُنانچہ

قیامت کے دن اہل و عیال کا دعوٰی

مَروی ہے کہ مرد سے تعلُّق رکھنے والوں میں پہلے اس کی زوجہ اور اس کی اولاد ہے، مگر یہ سب (یعنی بیوی، بچے قیامت میں) **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کریں گے: ''اے ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اِس شخص سے ہمارا حق لے کر دے، کیونکہ اِس نے کبھی ہمیں **دینی اُمور** نہیں سِکھائے اور یہ ہمیں حرام کھلاتا تھا جس کا ہمیں علم نہیں

تھا۔'' چنانچہ اُس شخص سے اُن کا بدلہ لیا جائے گا۔''**ایک** اورروایت میں ہے کہ ''بندے کو**میزان** کے پاس لایا جائے گا،فِرِشتے **پہاڑ** کے برابراس کی نیکیاں لائیں گے تو اس سے اس کے **عیال** کی خبر گیری اور خدمت کے بارے میں سوال ہوگا اور **مال** کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ کہاں سے حاصل کیا؟اور کہاں خرچ کیا؟حتی کہ اُس کے تمام **اعمال** اُن کے مطالبات میں خرچ ہو جائیں گےاوراس کے لئے کوئی نیکی باقی نہیں رہے گی ،اُس وقت **فرشتے** آواز دیں گے:''**یہ وہ شخص ہے جس کی نیکیاں اس کے اہل وعَیال لے گئےاوروہ اپنے اعمال کے ساتھ رگروی ہے۔''**

(قوت القلوب،باب ذکر التزویج الخ،ج ۲ ص ٤٧٨، ٤٧٩)

ہماری بِگڑی ہوئی عادتیں نکل جائیں ملے گناہوں کے اَمراض سے شِفا یارب
رہیں بھلائی کی راہوں میں گامزن ہردم کریں نہ رُخ مِرے پاؤں گناہ کا یارب

(وسائلِ بخشش،ص۵٦)

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کیوں روتے ہو؟

ایک شخص شدید بیمار تھا،ایسا لگتا تھا کہ دنیا میں کچھ ہی دیر کا مہمان ہے۔اس کے بچے، زوجہ اور ماں باپ اِردگرد کھڑے آنسو بہا رہے تھے۔اس نے اپنے والد سے پوچھا:''ابا جان! آپ کو کس چیز نے رُلایا؟'' کہنے لگے:''میرے جِگر کے ٹکڑے! جدائی کا غم رُلا رہا ہے،تمہارے مرنے کے بعد ہمارا کیا بنے گا؟''اس شخص

نے اپنی والدہ سے پوچھا: ''پیاری امّی جان! آپ کیوں رو رہی ہیں؟'' ماں نے جواب دیا: ''میرے لال! دنیا سے تیری رُخصتی کا سوچ کر رو رہی ہوں، میں تیرے بغیر کیسے رہ پاؤں گی؟'' پھر اپنی بیوی سے پوچھا: ''تمہیں کس چیز نے رونے پر مجبور کیا؟'' اس نے بھی کہا: ''میرے سَر تاج! آپ کے بغیر ہماری زندگی اَجیرن ہو جائے گی، جُدائی کا غم میرے دل کو گھائل کر رہا ہے، آپ کے بعد میرا کیا بنے گا؟'' پھر اپنے روتے ہوئے بچوں کو قریب بلایا اور پوچھا: ''میرے بچو! تمہیں کس چیز نے رُلایا ہے؟'' بچے کہنے لگے: ''آپ کے وِصال کے بعد ہم یتیم ہو جائیں گے، ہمارے سر سے باپ کا سایہ اٹھ جائے گا، آپ کے بعد ہمارا کیا بنے گا؟'' ان سب کی یہ باتیں سن کر وہ شخص کہنے لگا: ''تم سب اپنی دنیا کے لئے رو رہے ہو، تم میں سے ہر شخص میرے لئے نہیں بلکہ اپنا نفع ختم ہو جانے کے خوف سے رو رہا ہے، کیا تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جسے اس بات نے رُلایا ہو کہ مرنے کے بعد قبر میں میرا کیا حال ہوگا، عنقریب مجھے وحشت ناک، تنگ و تاریک قبر میں چھوڑ دیا جائے گا، کیا تم میں سے کوئی اس بات پر بھی رویا کہ مجھے مرنے کے بعد مُنْکَر نَکِیْر (یعنی قبر میں سوالات کرنے والے فرشتوں) سے واسطہ پڑے گا! کیا تم میں سے کوئی اس خوف سے بھی رویا کہ مجھے میرے پرورد گار عَزَّوَجَلَّ کے سامنے حساب و کتاب کے لئے کھڑا کیا جائے گا! آہ! تم میں سے کوئی بھی میری اُخْرَوی پریشانیوں کی وجہ سے نہیں رویا بلکہ ہر ایک اپنی دنیا کی وجہ سے رو رہا ہے۔'' اس گفتگو کے کچھ ہی دیر بعد اس کی رُوح قَفَسِ عُنْصَری سے پرواز کر گئی۔

(عیون الحکایات ص ۸۹ ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت میں ہمارے لئے عبرت ہی عبرت ہے کہ وہ اہل وعیال جن کے عیش وآرام کے لئے ہم اپنی نیندیں قربان کردیتے ہیں، جنہیں آسائشیں دینے کے لئے ہم بڑی خوشی سے مشقتیں برداشت کرتے ہیں، جن کی راحتوں کے لئے ہم خود کو غموں کے حوالے کردیتے ہیں، جونہی ہمارا سفرِ زندگی ختم ہوتا ہے انہیں ہماری نہیں اپنی فکر ستانے لگتی ہے کہ اِس کے جانے کے بعد ہمارا کیا بنے گا؟ کاش وہ یہ بھی سوچتے کہ مرنے کے بعد اِس کا کیا بنے گا؟ اور ہمارے لئے دعائے مغفِرت وایصالِ ثواب کی کثرت کرتے۔ ؎

جبکہ پیکِ اَجل روح لے جائیگا ۔۔۔ جسمِ بے جاں تڑپ کر ٹھہر جائیگا
لَحد میں کوئی تیری نہیں آئے گا ۔۔۔ تجھ کو دفنا کے ہر اِک پلٹ جائے گا

(وسائلِ بخشش، ص ۳۵۵)

عمل نے کام آنا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دوسروں کی دُنیا روشن کرنے کے لئے اپنی قبر میں اندھیرا مت کیجئے، دَولت ومال اور اَہلِ وعِیال کی مَحَبَّت میں نیکیاں چھوڑیئے نہ گناہوں میں پڑیئے کہ ان سب کا ساتھ تو آنکھ بند ہوتے ہی چھوٹ جائے گا جبکہ نیکیاں **اِن شآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ قبر وآخرت بلکہ دنیا میں بھی کام آئیں گی، مگر افسوس! کہ آج ہماری اکثریت کی توانائیاں صبح سے لے کر شام تک اپنی دُنیوی زندگی کو ہی بہتر سے بہتر اور مزیدار بنانے کی دوڑ دھوپ میں صرف ہورہی ہیں، سامانِ آخرت کی فکر بہت کم دکھائی

دیتی ہے، یاد رکھئے! نیک اعمال کی قدر آج نہیں تو کل ضرور معلوم ہوجائے گی مگر اس وقت سوائے حسرت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا، جیسا کہ

مُردے کی حسرت!

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 32 صفحات پر مشتمل رسالے ''**قبر کا امتحان**'' کے صفحہ 4 پر شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرتِ علاّمہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت برکاتہم العالیہ نقل کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عطاء بن یَسار رَضِیَ اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ''جب میِّت کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو سب سے پہلے اُسکا عمل آ کر اسکی بائیں ران کو حَرَکت دیتا اور کہتا ہے: میں تیرا **عمل** ہوں۔ وہ مُردہ پوچھتا ہے: ''میرے **بال بچّے** کہاں ہیں؟ میری **نعمتیں**، میری دَ**ولتیں** کہاں ہیں؟'' تو عمل کہتا ہے: ''یہ سب تیرے پیچھے رَہ گئے اور میرے سوا تیری قبر میں کوئی نہیں آیا۔'' وہ مُردہ حسرت سے کہتا ہے: ''اے کاش! میں نے اپنے بال بچوں، اپنی نعمتوں اور دولتوں کے مقابلے میں تجھے ترجیح دی ہوتی کیونکہ تیرے سوا میرے ساتھ کوئی نہیں آیا۔''

(شرح الصدور، باب ضمۃ القبر لکل احد، ص ١١١،١١٢)

گُھپ اندھیری قبر میں جب جائے گا　　بے عمل! بے انتہا گھبرائے گا
کام مال و زَر وہاں نہ آئے گا　　غافِل انساں یاد رکھ پچھتائے گا

(وسائلِ بخشش، ص ٣٧٦)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نیک وبد دونوں کو حسرت ہوگی

محبوبِ ربِّ ذوالجلال، صاحبِ جُودونَوال، پیکرِ حسن وجمال صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو بھی یہاں سے مرکر جاتا ہے نادِم ضرور ہوتا ہے۔ صحابہ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: ''یارسولَ اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! نَدامت کس بات کی؟ فرمایا: اگر وہ نیک ہو تو نادِم ہوتا ہے کہ کاش کچھ اور نیکی کرلیتا اور اگر خطا کار ہو تو ندامت اور حسرت کرتا ہے کہ وہ (گناہوں سے) کیوں باز نہ آیا۔

(جامع الترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء فی ذھاب البصر، الحدیث ٢٤١١، ج٤، ص ١٨١)

مُفَسِّرِشَہِیر حَکِیْمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان ''مراۃُ المناجیح'' جلد 7 کے صفحہ 378 پر اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: لہٰذا ہر شخص کو چاہیے کہ موت سے پہلے زندگی کو، بیماری سے پہلے تندرستی کو، مشغولیت سے پہلے فراغت کو غنیمت جانے جتنا موقع ملے (نیکی) کرگزرے ؎

اُترتے چاند ڈھلتی چاندنی جو ہوسکے کرلے — اندھیرا پاکھ آتا ہے یہ دو دن کی اُجالی ہے

اِس دنیا کا ایک ہی پھیرا مڑ نہیں آنا دُوجی وار — جو کرنا ہے کرلے یار! ہوجا سمجھدار

حتّٰی کہ اگر کوئی شخص اپنی ساری زندگی سجدہ سجود میں گزار دے وہ یہ کہے گا کہ میری عمر اور زیادہ کیوں نہ ہوئی کہ میں سجدے سُجُود اور زیادہ کرلیتا اور آج اس سے بھی اونچا دَرَجہ پاتا! اس فرمان میں کفار اور گنہگار سب داخل ہیں، کفار کو شرمندگی ہوگی کہ ہم مسلمان کیوں نہ بنے؟ گنہگاروں کو شرمندگی ہوگی، ہم نیکو کار پرہیزگار کیوں نہ

بنے؟ گناہوں سے باز کیوں نہ آئے، مگر کفار کو اس وقت کی یہ ندامت کام نہ دے گی۔(مراٰۃ المناجیح،ج۷،ص ۳۷۸)

ہم بھی تمہارے پیچھے آنے والے ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس دُنیا میں روزانہ متعدِّد بچے پیدا ہوتے ہیں تو کچھ انسان یہاں سے رُخصت بھی ہوتے ہیں، یوں آنا جانا لگا رہتا ہے، اس لئے یہ سمجھنا نادانی ہے کہ ہم ہمیشہ دوسروں کے جنازے ہی دیکھتے رہیں گے، بھولئے مت! ایک دن وہ بھی آئے گا کہ ہمارا بھی جنازہ اٹھایا جائے گا۔ حضرتِ سیِّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ جب کوئی جنازہ دیکھتے تو فرماتے: **''چلو ہم بھی تمہارے پیچھے آنیوالے ہیں۔''** (البدایۃ والنھایۃ، سنۃ ستین من الھجرۃ، ج۸، ص۶۱۶) واقعی آئے دن اُٹھنے والے جنازے ہمارے لئے **خاموش مبلّغ** کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ؎

جنازہ آگے آگے کہہ رہا ہے اے جہاں والو
مِرے پیچھے چلے آؤ تمھارا رہنما میں ہوں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دھوکے میں نہ رہئے

جُوں جُوں دن، مہینے اور سال گزرتے جارہے ہیں زندگی ہم سے دور اور موت قریب تر ہوتی چلی جارہی ہے، لہٰذا اپنی سانسوں کو غنیمت جانئے اور گناہوں سے توبہ کرکے نیکیاں کمانے میں مصروف ہو جایئے، کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جو آنے والے

کل کے مُنْتَظِر ہوتے ہیں کہ ''یہ کریں گے وہ کریں گے'' پھر وہ ''کل'' تو آتا ہے مگر اس کا اِنتظار کرنے والے اپنی **قَبْــــر** میں اُتر چکے ہوتے ہیں، جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا منصور بن عمّار علیہ رحمۃ اللہ الغفّار نے ایک نوجوان کو نصیحت کرتے ہوئے کہا: ''اے نوجوان! تجھے تیری جوانی دھوکے میں نہ ڈالے، کتنے ہی جوان ایسے تھے جنہوں نے توبہ میں تاخیر کی اور لمبی لمبی اُمیدیں باندھ لیں، **موت** کو بھلا کر یہ کہتے رہے کہ کل **توبہ** کرلیں گے، پرسوں توبہ کرلیں گے یہاں تک کہ اسی غفلت کی حالت میں انہیں موت آ گئی اور وہ اندھیری **قَبْــر** میں جاسوئے، انہیں ان کے مال، غلاموں، اولاد اور ماں باپ نے کوئی فائدہ نہ دیا، فرمانِ الٰہی ہے:

یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّ لَا بَنُوْنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ﴿۸۹﴾ (پ۱۹، الشعراء: ۹۸)

ترجمۂ کنزالایمان: جس دن نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے مگر وہ جو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے حضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر۔

(مکاشفة القلوب، باب فی العشق، ص۴۳)

آہ! ہر لمحہ گُنہ کی کثرت و بھرمار ہے غلبۂ شیطان ہے اور نفسِ بداَطوار ہے
زندگی کی شام ڈھلتی جارہی ہے ہائے نَفس! گرم روز و شب گناہوں کا ہی بس بازار ہے

(وسائلِ بخشش، ص۴۷)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّى اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمَّد

قَبْر کی پُکار

محترم نبی، مکّی مدنی، محبوبِ ربِّ غنی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان عِبرت نشان ہے: ''قَبْر روزانہ پکار کر کہتی ہے کہ میں مسافرت کا گھر ہوں، میں تنہائی کا گھر ہوں، میں مٹّی کا گھر ہوں اور میں کیڑوں کا گھر ہوں۔'' جب مؤمن بندہ دفنایا جاتا ہے تو قَبْر کہتی ہے: ''مَرْحَبا! تُو اپنے ہی گھر آیا! میری پیٹھ پر چلنے والوں میں سے تم مجھے زیادہ محبوب ہو، آج جب تم میرے حوالے کردیئے گئے ہو تو تم عنقریب دیکھو گے میں تم سے کیا (اچھا) سلوک کرتی ہوں۔'' چنانچہ قبر اس کے لئے حدِ نگاہ تک کُشادہ ہوجاتی ہے اور اس کیلئے جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ مگر جب گنہگار یا کافر آدمی دفن کیا جاتا ہے تو قَبْر کہتی ہے: ''نہ تو تجھے مبارک ہو اور نہ ہی یہ تیرا گھر ہے۔ میری پیٹھ پر چلنے والوں میں سے میرے نزدیک تو سب سے بُرا ہے، آج جب کہ تو میرے سپرد کیا گیا تو عنقریب تُو دیکھے گا میں تیری کیسی خبر لیتی ہوں!'' یہ کہہ کر قَبْر اُسے اس طرح دباتی ہے کہ مُردے کی پسلیاں ایک دوسرے میں پَیوَست ہوجاتی ہیں۔ راوی کہتے ہیں: یہ بات فرماتے ہوئے رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں ڈالا، پھر فرمایا: ''اس کیلئے ستّر اژدھے مُسَلَّط کردیئے جاتے ہیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی زمین پر پھُونک ماردے تو رہتی دنیا تک زمین سے کچھ نہ اُگے، یہ اژدھے اُسے ڈَستے اور نوچتے رہیں گے یہاں تک کہ اسے حساب کے لئے لے جایا جائے۔'' (جامع الترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، الحدیث ۲۴۶۸، ج ٤، ص ۲۰۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہائے ہمارا کیا بنے گا! ہم تو اپنی **قَبْــــر** کو یکسر بھولے ہوئے ہیں۔ فَتْحُ الْبَارِی میں ہے: ''**اِنَّ الْبَرْزَخَ مُقَدَّمَۃُ الْاٰخِرَۃِ** یعنی بے شک بَرزَخ آخرت کی پیش گوئی ہے۔'' (فتح الباری، کتاب الادب، تحت الحدیث ٦٠٥٥، ج١٠، ٣٩٩) آہ! ہماری غفلت کہ نزع کی سختیوں، قبر کے اندھیروں، اس میں موجود کیڑے مکوڑوں، منکر نکیر کے سخت لہجے میں کئے جانے والے سوالوں، بوسیدہ ہوجانے والی ہڈیوں، عذابِ قبر کی شدتوں سے آگاہ ہونے کے باجود نیکیاں کمانے کی جستجو نہیں کرتے!

گو پیشِ نظر قبر کا پُر ہَول گڑھا ہے   افسوس مگر پھر بھی یہ غفلت نہیں جاتی
اے رحمتِ کونَین! کمینے پہ کرم ہو   ہائے! نہیں جاتی بُری خصلت نہیں جاتی

(وسائلِ بخشش، ص ۱۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !   صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تنہائی ہی کافی ہے

بالفرض اگر قبر میں کوئی **عذاب** نہ بھی ہو تو تنگ و تاریک قبر میں طویل عرصے تک **تنہا** رہنا ہی شدید آزمائش ہے کیونکہ ہماری نازُک مزاجی کا تو یہ عالَم ہے کہ اگر ہمیں تمام تَر سہولیات و آسائشات سے آراستہ و پیراستہ عالیشان بنگلے یا کوٹھی میں کچھ دنوں کے لئے **تنہا** قید کر دیا جائے تو گھبرا جائیں۔ ؎

کہہ رہی ہے شاہوں سے قبر کی یہ تنہائی
تاج و تخت کے مالک آج کیوں اکیلے ہیں

دُنیا سے جانے والوں کو یاد کیجئے

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں: ''میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کبھی کبھی تنہائی میں دل کو ہر طرح کے دُنیاوی خیالات سے پاک کر کے اپنے اُن دوستوں، رشتے داروں کو یاد کیجئے جو وفات پا چکے ہیں، اپنے قُرب وجوار میں رہنے والے فوت شُدگان میں سے ایک ایک کو یاد کیجئے اور تصوُّر ہی تصوُّر میں ان کے چہرے سامنے لایئے اور خیال کیجئے کہ وہ کس طرح دنیا میں اپنے اپنے مَنصب و کام میں مشغول تھے، لمبی لمبی اُمّیدیں باندھے دُنیاوی تعلیم کے ذَرِیعے مُستقبِل کی بہتری کیلئے کوشاں تھے اور ایسے کاموں کی تدبیر میں لگے تھے جو شاید سالہا سال تک مکمَّل نہ ہوسکیں، دنیاوی کاروبار کیلئے وہ طرح طرح کی تکلیفیں اور مَشقَّتیں برداشت کیا کرتے تھے، وہ صِرف اِس دنیا ہی کیلئے کوشِشوں میں مَصروف تھے، اِسی کی آسائشیں انہیں محبوب اور اِسی کا آرام انہیں مرغوب تھا۔ وہ یوں زندگی گزار رہے تھے گویا انہیں کبھی مرنا ہی نہیں، چُنانچِہ وہ موت سے غافِل، خوشیوں میں بدمَست اور کھیل تماشوں میں مگن تھے۔ ان کے کَفَن بازار میں آچکے تھے لیکن وہ اس سے بے خبر دنیا کی رنگینیوں میں گُم تھے۔ آہ! اِسی بے خبری کے عالَم میں انہیں یکا یک موت نے آلیا اور وہ قبروں میں پہنچا دیئے گئے۔ اُن کے ماں باپ غم سے نِڈھال ہوگئے، اُن کی بیوائیں بے حال ہوگئیں، اُن کے بچّے بِلکتے رہ گئے، مستقبل کے حسین خوابوں کا آئینہ چکنا چور ہوگیا۔ اُمّیدیں مَلیامیٹ ہوگئیں، اُن کے کام اَدھورے رہ گئے، دنیا کے لئے اُن کی سب محنتیں رائیگاں گئیں۔ وُرَثاء اُن کے اموال تقسیم کر کے مزے سے کھا رہے ہیں اور

اُن کو بھول چکے ہیں۔

جب اس بزم سے اُٹھ گئے دوست اکثر　　اور اٹھتے چلے جارہے ہیں برابر
یہ ہر وقت پیشِ نظر جب ہے منظر　　یہاں پر ترا دل بہلتا ہے کیونکر
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(ویران محل، ص ۱۷)

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دن اور رات گویا دو سواریاں ہیں جن پر ہم باری باری سوار ہوتے ہیں، یہ سواریاں مسلسل اپنا سفر جاری رکھے ہوئے ہیں اور ہمیں موت کی منزِل پر پہنچا کر ہی دَم لیں گی، کیا کبھی آپ نے غور کیا کہ ہم دن کے گزرنے اور رات کے کٹنے پر بہت خوش ہوتے ہیں حالانکہ ہماری زندگی کا ایک دن یا ایک رات کم ہو جاتی ہے اور ہم موت کے مزید قریب ہو جاتے ہیں، ہماری حیثیت تو اُس بلب کی سی ہے جس کی ساری چکا چوند اور توانائی پلاسٹک کے ایک بٹن میں چھپی ہوتی ہے، اُس بٹن پر پڑنے والا انگلی کا ہلکا سا دباؤ اس کی روشنیاں گُل کر دیتا ہے، اسی طرح موت کا وقت آنے پر ہمارا چاک چوبند جسم اتنا بے بس ہو جاتا ہے کہ ہم اپنی مرضی سے ہاتھ بھی نہیں ہلا سکتے، اگرچہ یہ طے ہے کہ ایک دن ہمیں بھی مرنا ہے مگر ہم نہیں جانتے کہ موت میں کتنا وقت باقی ہے؟ کیا معلوم کہ آج کا دن ہماری زندگی کا آخری دن یا آنے والی رات ہماری زندگی کی

آخری رات ہو! بلکہ ہمارے پاس تو اس کی بھی ضمانت نہیں کہ ایک کے بعد دوسرا سانس لے سکیں گے یا نہیں؟ کیونکہ سانس پھیپھڑوں میں جاتے اور باہر نکلتے وقت انسان کے اختیار میں نہیں ہوتا اور نہ ہی اس پر اعتبار کیا جاسکتا ہے، عین ممکن ہے کہ جو سانس ہم لے رہے ہیں وہی آخری ہو دوسرا سانس لینے کی نوبت ہی نہ آئے! کیا خبر یہ سطور پڑھنے کے دوران ہی ملک الموت علیہ السلام ہماری رُوح قبض فرمالیں! آئے دن یہ خبریں ہمیں سُننے کو ملتی ہیں کہ فلاں اسلامی بھائی اچھے خاصے تھے، بظاہر انہیں کوئی مرض بھی نہ تھا لیکن اچانک ہارٹ فیل ہوجانے کی وجہ سے چند منٹ کے اندر اندر اُن کا انتقال ہوگیا، یونہی کسی بھی لمحے ہمیں اس دُنیا سے رخصت ہونا پڑسکتا ہے کیونکہ جو رات قبر میں گزرنی ہے وہ باہر نہیں گزر سکتی۔

بوقتِ نزع سلامت رہے مِرا ایماں
مجھے نصیب ہو کلمہ ہے اِلتجا یارب (وسائلِ بخشش، ص۵۵)

موت کو یاد کرنے کا فائدہ

حضرتِ سیدنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جسے موت کی یاد خوفزدہ کرتی ہے قبر اس کے لئے جنّت کا باغ بن جائے گی۔''

(جمع الجوامع، الحدیث ۳۵۱۶، ج۲، ص۱۴)

اپنی موت کو یاد کیجئے

ذرا تصوُّر کی نگاہ سے دیکھئے کہ میری موت کا وقت آن پہنچا ہے، مجھ پر غَشی

طاری ہو چکی ہے،لوگ بے بسی کے عالَم میں مجھے موت کے منہ میں جاتا ہوا دیکھ رہے ہیں مگر کچھ کر نہیں سکتے ،نزع کی سختیاں بھی شروع ہو گئیں مگر میں اپنی تکلیف کسی کو بتا نہیں سکتا کیونکہ ہر وقت چہکنے والی زبان اب خاموش ہو چکی ہے،سخت پیاس محسوس ہو رہی ہے مگر کسی سے دو گھونٹ پانی نہیں مانگ سکتا،اِسی دوران کوئی مجھے تلقین کرنے (یعنی میرے سامنے کلمۂ پاک پڑھنے)لگا ،پھر رفتہ رفتہ سامنے کے مناظر دُھندلے ہونے لگے، گلے سے خرخراہٹ کی آوازیں آنا شروع ہو گئیں اور بالآخر رُوح نے جسم کا ساتھ چھوڑ دیا یعنی میرا اِنتقال ہو گیا۔عزیز و اَقارب پر گر یہ طاری ہو گیا۔اہل وعیال مثلاً بیوی بچوں، بہن بھائی ، ماں باپ وغیرہ کی آنکھیں شدتِ غم سے نَم ہیں۔کسی نے آگے بڑھ کر میری آنکھیں بند کر دیں، پاؤں کے دونوں انگوٹھے اور دونوں جبڑوں کو کپڑے کی پٹی سے باندھ کر مجھ پر چادر اَوڑھا دی گئی۔میری موت کے اِعلانات ہونے لگے،رشتہ داروں اور دوستوں کو اِطلاعات دی جانے لگیں۔کچھ لوگ میری تکفین و تدفین کے انتظامات میں لگ گئے۔غسل کا اِنتظام ہونے پر مجھے تختۂ غسل پر لٹا کر غسل دیا گیا اور کفن پہنا کر میری میّت آخری دیدار کے لئے رکھ دی گئی۔میرے چاہنے والوں نے آخری مرتبہ مجھے دیکھا کہ یہ چہرہ اب دنیا میں دوبارہ ہمیں دکھائی نہ دے گا، گھر کی فضا سوگوار ہے اور دَرو دیوار پر اُداسی چھائی ہوئی ہے۔پھر میرے ناز اٹھانے والوں نے میرا جنازہ اپنے کندھوں پر اٹھا لیا اور جنازہ گاہ کی طرف بڑھنا شروع ہو گئے۔وہاں پہنچ کر میری نمازِ جنازہ ادا کی گئی اور میرے جنازے کا رُخ اُس قبرستان کی طرف کر دیا گیا جہاں مجھے اپنی زندگی میں رات کے وقت تنہا آنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی مگر اب نہ جانے کتنی راتیں اِس

قبرستان میں گزارنی ہوں گی ! یہ وہی قبرستان ہے جو اپنے نئے مکینوں کا منتظر ہوتا ہے، جہاں پر انسانوں کے ساتھ ان کی خواہشات بھی دفن ہوجاتی ہیں۔ لوگوں نے میری لاش کو چارپائی سے اٹھا کر اُس قَبْر میں منتقل کردیا جس کے بارے میں حدیث پاک میں آیا کہ جنت کا ایک باغ ہے.. یا.. دوزخ کا گڑھا ! (اَلتَّرْغِیْب وَالتَّرْھِیْب ج ٤ ص ٢٠١ ،الحدیث ٥١١٥) قَبْر پر مٹّی ڈال کر جب میرے ساتھ آنے والے لَوٹ کر چلے تو میں نے اُن کے قدموں کی چاپ سُنی ، اُن کے جانے کے بعد قَبْر مجھ سے ہم کلام ہوئی اور کہنے لگی : اے آدمی ! کیا تُو نے میرے حالات نہ سُنے تھے؟ کیا میری تنگی ، بدبو، ہولناکی اور کیڑوں سے تجھے نہیں ڈرایا گیا تھا؟ اگر ایسا تھا تو پھر تُو نے کیا تیاری کی؟

قبر میں مجھ کو لٹا کر اور مٹّی ڈال کر چل دیئے ساتھی نہ پاس اب کوئی رِشتے دار ہے
خواب میں بھی ایسا اندھیرا کبھی دیکھا نہ تھا جیسا اندھیرا ہماری قبر میں سرکار ہے

(وسائلِ بخشش، ص ٧٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہم پر کیا گزرے گی ؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انسان کے دو گھر ہوتے ہیں : ایک زمین کے اوپر اور ایک زمین کے اندر (یعنی قبر)، آج ہم اپنے گھر کو آرام دہ وپُرسکون بنانے کے لئے کیسے کیسے جتن کرتے ہیں ، اندھیرے کو دور کرنے کے لئے جگہ جگہ بَلْب روشن کرتے ہیں ، گرمی میں ٹھنڈک کے لئے اِیَر کَنڈِیشنَر (Air conditioner) اور سردی کے موسم میں سردی سے بچنے کے لئے ہیٹر (Heater) تک لگواتے ہیں ، بجلی چلی جائے تو مُتَبادِل

اِنتظام کے طور پر جنریٹر اور یو.پی.ایس (ups) تیار رکھتے ہیں، مگر ایک دن سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر خالی ہاتھ دوسرے گھر یعنی قبْــر میں منتقل ہو جائیں گے۔ سوچئے تو سہی اُس وقت ہم پر کیا گزرے گی جب قبْــر کی وحشتوں، گہری تاریکیوں اور اجنبی ماحول کی اُداسیوں میں تنہا ہوں گے، کوئی ہمدرد نہ مددگار، کسی کو بُلا سکیں نہ خُود کہیں جاسکیں، ہم پر کیسی گھبراہٹ طاری ہوگی! ؎

اندھیرا کاٹ کھاتا ہے اکیلے خوف آتا ہے — تو تنہا قبر میں کیونکر رہوں گا یارسولَ اللّٰہ
نکیرَین امتحاں لینے کو جب آئینگے تُربت میں — جوابات اُن کو آقا کیسے دوں گا یارسولَ اللّٰہ
برائے نام دردِ سر سہا جاتا نہیں مجھ سے — عذابِ قبر کیسے سہ سکوں گا یارسولَ اللّٰہ
یہاں چیونٹی بھی تڑپا دے مجھے تو قبر کے اندر — شہا بچھّو کے ڈنک کیسے سہوں گا یارسولَ اللّٰہ

(وسائلِ بخشش، ص ۱۴۰)

مُردے کے صدمے

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ''فیضانِ سنت'' جلد 2 کے 499 صَفحات پر مشتمل باب، ''**غیبت کی تباہ کاریاں**'' صَفْحہ 67 پر ہے: اوّل تو موت کے صدمے کا تصوُّر ہی جان کو گھلانے والا ہے اور اوپر سے **خداو مصطَفٰے** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی ناراضی کی صورت میں عذاب ہوا تو کیسے برداشت ہوسکے گا! **مُردے کے صدمے** کا نقشہ کھینچتے ہوئے **میرے آقا اعلیٰ حضرت**، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے

ہیں: وہ موت کا تازہ صدمہ اٹھائے ہوئے رُوح (کہ نکلتے وقت) جس کا ادنیٰ جھٹکا سَو ضربِ شمشیر (یعنی تلوار کے سووار) کے برابر، جس کا صدمہ ہزار ضربِ تیغ (یعنی تلوار کے ہزار وار) سے سخت تر، بلکہ ملکُ الموت (علیہ السلام) کا دیکھنا ہی ہزار تلوار کے صدمے سے بڑھ کر۔ وہ نئی جگہ، وہ نِری تنہائی، وہ ہر طرف بھیانک بے کسی چھائی، اِس پر وہ نکیرَین (یعنی منکر نکیر) کا اچانک آنا، وہ سخت ہیبت ناک صورتیں دکھانا کہ آدمی دن کو ہزاروں کے مجمع میں دیکھے تو حواس بَجا نہ رہیں، کالا رنگ، نیلی آنکھیں دیگوں کے برابر بڑی، اَبرَق (چمکیلی دھات) کی طرح شُعلہ زن، سانس جیسے آگ کی لَپٹ، بیل کے سینگوں کی طرح لمبے نوک دار کیلے (یعنی اگلے دانت)، زمین پرَ گھسٹتے سر کے پیچیدہ بال، قد و قامت جسم و جَسامت بلا و قیامت کہ ایک شانے (یعنی کندھے) سے دوسرے (کندھے) تک منزلوں (یعنی بے شمار کلومیٹرز) کا فاصِلہ، ہاتھوں میں لوہے کا وہ گُرز (یعنی ہتھوڑا) کہ اگر ایک بستی کے لوگ بلکہ جنّ و اِنس جمع ہو کر اٹھانا چاہیں نہ اٹھا سکیں، وہ گرج کڑک کی ہولناک آوازیں، وہ دانتوں سے زمین چیرتے ظاہر ہونا، پھر ان آفات پر آفت یہ کہ سیدھی طرح بات نہ کرنا، آتے ہی جھنجھوڑ ڈالنا، مُہلَت نہ دینا ، کَڑَکتی جھڑَکتی آوازوں میں امتحان لینا۔ وَ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ اِرْحَمْ ضُعْفَنَا یَا کَرِیْمُ یَا جَمِیْلُ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰی نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ وَاٰلِہِ الْکِرَامِ وَ سَائِرِ الْاُمَّۃِ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ (ترجمہ: اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ہمارے لئے کافی ہے اور وہ سب سے بڑا کارساز ہے۔ اے کرم فرمانے والے! ہماری کمزوری پر رَحم و کرم فرما، اے

ربِّ جمیل! دُرُود و سلام بھیج نبی رحمت (صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) پر اور ان کی عزّت والی آل اور بقِیَّہ تمام اُمّت پر۔ قَبول فرما، قَبول فرما، اے سب سے زیادہ رَحم و کرم فرمانے والے!)

(فتاوٰی رضویہ ج۹ ص ۹۳۴ تا ۹۳۷)

گھُپ اندھیرا ہی کیا وحشت کا بسیرا ہو گا	قبر میں کیسے اکیلا میں رہوں گا یا رب!
گر کفن پھاڑ کے سانپوں نے جمایا قبضہ	ہائے بربادی! کہاں جا کے چُھپوں گا یارب!
ڈنک مچھر کا بھی مجھ سے تو سَہا جاتا نہیں	قبر میں بچھو کے ڈنک کیسے سہوں گا یارب!
گرتُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہوگی	ہائے! میں نارِ جَہنَّم میں جلوں گا یارب!

عَفو کر اور سدا کے لئے راضی ہو جا
گر کرم کردے تو جنّت میں رہوں گا یارب!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !	صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۶۷)

قبْر والے کس پر رشک کرتے ہیں؟

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے: ''کوئی دن ایسا نہیں کہ جس میں ملک الموت (علیہ السلام) قبرستان میں یہ اعلان نہ کرتے ہوں: ''اے قبر والو! آج تمہیں کن لوگوں پر **رشک** ہے؟'' تو وہ جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں: ''ہمیں مسجد والوں پر رشک ہے کہ وہ مسجدوں میں **نماز** پڑھتے ہیں اور ہم نماز نہیں پڑھ سکتے۔ وہ **روزے** رکھتے ہیں اور ہم نہیں رکھ سکتے۔ وہ **صدقہ** کرتے ہیں اور ہم نہیں کر

سکتے۔وہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے ہیں اور ہم نہیں کر سکتے۔'' پھر اہلِ قبر اپنے گذشتہ زمانے پر نادِم (یعنی شرمسار) ہوتے ہیں۔''

(الروض الفائق،المجلس الثالث فی ذکر الموت ......الخ،ص ٢٧)

وہ ہے عیش و عشرت کا کوئی محل بھی جہاں تاک میں ہر گھڑی ہو اَجل بھی
بس اب اپنے اس جَہل سے تُو نکل بھی یہ جینے کا انداز اپنا بدل بھی
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ابھی سے تیاری کر لیجئے

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ ہمیں قبر وحشر کی تیاری کا ذہن عطا کرتے ہوئے فرماتے ہیں'': میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی عَقْلمَنْد وہی ہے جو موت سے قَبْل موت کی تیاری کرتے ہوئے نیکیوں کا ذخیرہ اِکٹّھا کرلے اور سُنّتوں کا مَدَنی چَراغ قَبْر میں ساتھ لے جائے اور یوں قَبْر کی روشنی کا اِنْتِظام کرلے، ورنہ قَبْر ہرگز یہ لحاظ نہ کرے گی کہ میرے اندر کون آیا؟ امیر ہو یا فقیر، وزیر ہو یا اُس کا مُشِیر، حاکم ہو یا محکوم، افسر ہو یا چپراسی، سیٹھ ہو یا مُلازِم، ڈاکٹر ہو یا مریض، ٹھیکیدار ہو یا مزدور۔ اگر کسی کے ساتھ بھی توشۂ آخرت میں کمی رہی، نمازیں قصداً قضاء کیں، رَمَضان شریف کے روزے بلاعُذرِ شَرْعی نہ رکھے، فَرض ہوتے ہوئے بھی زکوٰۃ نہ دی، حج فرض تھا مگر ادا نہ کیا، باوُجُودِ قدرت شَرْعی پردہ نافِذ نہ کیا، ماں باپ کی نافرمانی

کی، جھوٹ، غیبت، چُغلی کی عادت رہی، فلمیں، ڈِرامے دیکھتے رہے، گانے باجے سنتے رہے، داڑھی مُنڈواتے یا ایک مٹّھی سے گھٹاتے رہے۔ اَلْغَرَض خوب گناہوں کا بازار گرم رکھا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ناراضگی کی صورت میں سوائے حَسرت وندامت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ **جس** نے فرائض کے ساتھ ساتھ نوافِل کی بھی پابندی کی، رَمَضَانُ الْمُبارَک کے عِلاوہ نفلی روزے بھی رکھے، کُوچہ کُوچہ، گلی گلی نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیں، قرآنِ پاک کی تعلیم نہ صِرف خود حاصِل کی بلکہ دوسروں کو بھی دی، چوک دَرس دینے میں ہچکچاہٹ محسوس نہ کی، گھر دَرس جاری کیا، سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلوں** میں باقاعِدگی سے سَفَر کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر مسلمانوں کو بھی اسکی ترغیب دلائی، روزانہ **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر ماہ اپنے ذِمّہ دار کو جَمع کروایا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اُسکے پیارے رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فضل وکرم سے ایمان سلامت لیکر دنیا سے رُخصتی ہوئی تو **اِن شاءَاللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کی قَبر میں حَشر تک رَحمتوں کا دریا موجیں مارتا رہے گا اور نورِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چشمے لہراتے رہیں گے۔

قَبر میں لہرائیں گے تاحَشر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہوگی جب طَلعَت رسولُ اللہ کی (حدائقِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(بادشاہوں کی ہڈیاں، ص ۱۷)

جنت کا باغ یا جہنم کا گڑھا

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب ،دانائے غُیُوب ، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: قبر یا تو جہنَّم کا گڑھا ہے یا جنت کے باغوں میں سے ایک باغ۔ (اَلتَّرغِیب وَالتَّرهِیب ج ٤ ص ١١٨ دارالفکر بیروت)

قبر کو جہنم کا گڑھا بنانے والے اعمال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یوں تو ہر گناہ عذابِ قبر کا سبب بن سکتا ہے مگر چند ایسی روایات وحکایات ملاحظہ کیجئے جن میں عذابِ قبر میں مبتلا کرنے والے گناہوں کا خصوصیت کے ساتھ ذکر ہے:

(1) چُغْل خوری

حضرتِ سیِّدُ نا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنھما سے مروی ہے کہ سرکارِ دو عالَم، نُورِ مجَسَّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم دو قبروں کے پاس سے گزرے (تو غیب کی خبر دیتے ہوئے) فرمایا: یہ دونوں قَبْر والے عذاب دیئے جا رہے ہیں اور کسی بڑی چیز میں (جس سے بچنا دشوار ہو) عذاب نہیں دیئے جا رہے بلکہ ایک تو **پیشاب کے چھینٹوں** سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا **چُغَل خوری** کیا کرتا تھا پھر آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے کھجور کی تازہ ٹہنی منگوائی اور اسے آدھوں آدھ چِیرا اور ہر ایک کی قَبْر پر ایک ایک حصّہ گاڑ دیا اور فرمایا: جب تک یہ خشک نہ ہوں تب تک ان دونوں کے **عذاب میں تخفِیف** ہوگی۔

(سُنَنُ النَّسائی ص ١٣ حدیث ٣١ صَحِیحُ البُخارِیّ ج ١ ص ٩٥ حدیث ٢١٦)

قبر میں آگ بھڑک رہی تھی

حضرت سیّدنا عمرو بن دینار عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْغَفَّار کہتے ہیں کہ مدینہ طیبہ میں ایک شخص رہتا تھا جس کی بہن مدینہ کے نواح میں رہتی تھی۔ وہ بیمار ہوئی تو یہ شخص اس کی تیمارداری میں لگا رہا مگر وہ اسی مرض میں انتقال کرگئی۔ اس شخص نے اپنی بہن کی تجہیز و تکفین کا انتظام کیا، جب دفن کرکے واپس آیا تو اُسے یاد آیا کہ وہ رقم کی ایک تھیلی قبر میں بھول آیا ہے۔ اس نے اپنے ایک دوست سے مدد طلب کی دونوں نے جا کر اس کی قبر کھود کر تھیلی نکال لی۔ تو اس نے دوست سے کہا: ''ذرا ہٹنا میں دیکھوں تو سہی میری بہن کس حال میں ہے؟'' اس نے لحد میں جھانک کر دیکھا تو وہاں آگ بھڑک رہی تھی، وہ چپ چاپ واپس چلا آیا اور ماں سے پوچھا: ''کیا میری بہن میں کوئی خراب عادت تھی؟'' ماں نے کہا: تیری بہن کی عادت تھی کہ وہ **ہمسایوں کے دروازوں سے کان لگا کر ان کی باتیں سنتی تھی اور چغل خوری کیا کرتی تھی۔''**

(مکاشفة القلوب، ص ۷۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لوگوں میں فساد کروانے کے لئے اُن کی باتیں ایک دوسرے تک پہنچانا **چغلی** ہے۔ (شرح مسلم للنووی ج ۱، ص ۳۱۱) **چغل خور محبتوں کا چور** ہے، آج ہمارے معاشرے میں محبتوں کی فضا آلودہ ہونے کا ایک بڑا سبب چغل خوری بھی ہے، لوگوں کے درمیان چغلیاں کھا کر فساد برپا کرکے اپنے کلیجے میں ٹھنڈک محسوس کرنے والے کو کل جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں جلنا پڑے گا، اگر کبھی زندگی میں یہ گناہ ہوا ہو تو توبہ

کر کے یہ نیت کر لیجئے کہ ہم چغلی کھائیں گے نہ سُنیں گے، **ان شآءاللہ** عَزَّوَجَلَّ۔

سنوں نہ فُحش کلامی نہ غیبت وچغلی
تری پسند کی باتیں فقط سنا یارب

(وسائلِ بخشش، ص ۵۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(2) غِیبت

حضرت سیِّدُنا ابی بکرہ رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم علیہ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسلیم کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میرا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔ ایک آدمی آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بائیں طرف تھا۔ اسی دوران ہم نے اپنے سامنے **دو قبریں** پائیں تو نبُوَّت کے آفتاب، جنابِ رسالت مآب صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''ان دونوں کو **عذاب** ہو رہا ہے اور کسی بڑے اَمر کی وجہ سے نہیں ہو رہا، تم میں سے کون ہے جو مجھے ایک ٹہنی لا دے۔'' ہم نے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کی تو میں سبقت لے گیا اور **ایک ٹہنی** (یعنی شاخ) لے کر حاضرِ خدمت ہو گیا۔ آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کے دو ٹکڑے کر دیئے اور دونوں قبروں پر ایک ایک ٹکڑا رکھ دیا پھر ارشاد فرمایا: ''یہ جب تک تَر (یعنی سبز و تر و تازہ) رہیں گے ان پر عذاب میں کمی رہے گی اور ان دونوں کو **غیبت** اور **پیشاب** کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے۔'' (مُسند اِمام احمد ج۷ ص ۳۰٤ حدیث ۲۰۳۹۵)

غِیبت کسے کہتے ہیں؟

صدرُ الشَّریعہ،بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علاّمہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے **غیبت کی تعریف** اس طرح بیان کی ہے: ''کسی شخص کے پوشیدہ عیب کو اس کی برائی کرنے کے طور پر ذکر کرنا۔'' (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۱۷۵)

اکثرِیَّت غیبت کی لپیٹ میں ہے

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علاّمہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی لکھتے ہیں: ماں باپ، بھائی بہن، میاں بیوی، ساس بَہو، سُسَر داماد، نَند بھاوَج بلکہ اہلِ خانہ وخاندان نیز استاد وشاگرد، سیٹھ ونوکر، تاجر وگاہک، افسر ومزدور، مالدار و نادار، حاکم ومحکوم، دنیادار ودیندار، بوڑھا ہو یا جوان اَلْغَرَض تمام دینی اور دُنیوی شُعبوں سے تعلُّق رکھنے والے **مسلمانوں کی بھاری اکثریّت اِس وقت غیبت کی خوفناک آفت کی لپیٹ میں ہے**، افسوس! صد کروڑ افسوس! بے جا بک بک کی عادت کے سبب آج کل ہماری کوئی مجلس (بیٹھک) عُموماً **غیبت** سے خالی نہیں ہوتی۔

غیبت وچُغلی کی آفت سے بچیں یہ کرم یامصطفٰے فرمائیے
ظاہر و باطن ہمارا ایک ہو یہ کرم یامصطفٰے فرمائیے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

(غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۲۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیبت کے بارے میں مزید معلومات اور اس سے

بچنے کا ذہن بنانے کے لئے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب **"غیبت کی تباہ کاریاں"** کا ضرور مطالعہ کیجئے، غیبت کے خلاف اعلانِ جنگ بھی کیجئے کہ **"غیبت کریں گے نہ سُنیں گے، ان شآءَاللہ** عَزَّوَجَلَّ۔"

(3) نماز نہ پڑھنا

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے "مکتبۃ المدینہ" کی مطبوعہ 853 صفحات پر مشتمل کتاب **"جہنم میں لے جانے والے اعمال"** جلد اوّل کے صفحہ 444 پر ہے: "بے نمازی کو قبر میں دی جانے والی سزائیں یہ ہیں (۱) اس کی قبر کو اتنا تنگ کر دیا جائے گا کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جائیں گی (۲) اس کی قبر میں آگ بھڑکا دی جائے گی پھر وہ دن رات انگاروں پر لوٹ پوٹ ہوتا رہے گا اور (۳) قبر میں اس پر ایک اژدھا مسلط کر دیا جائے گا جس کا نام **اَلشُّجَاعُ الْاَقْرَع** ہے، اس کی آنکھیں آگ کی ہوں گی جبکہ ناخن لوہے کے ہوں گے، ہر ناخن کی لمبائی ایک دن کی مسافت تک ہوگی، وہ میت سے کلام کرتے ہوئے کہے گا: "میں **اَلشُّجَاعُ الْاَقْرَع** یعنی گنجا سانپ ہوں۔" اس کی آواز کڑک دار بجلی کی سی ہوگی، وہ کہے گا: "میرے رب عزوجل نے مجھے حکم دیا ہے کہ نمازِ **فجر** ضائع کرنے پر طلوعِ آفتاب کے بعد تک مارتا رہوں اور نمازِ **ظہر** ضائع کرنے پر عصر تک مارتا رہوں اور نمازِ **عصر** ضائع کرنے پر مغرب تک مارتا رہوں اور نمازِ **مغرب** ضائع کرنے پر عشاء تک مارتا رہوں اور نمازِ **عشاء** ضائع کرنے پر فجر تک مارتا رہوں۔" جب بھی وہ اسے مارے گا تو وہ 70 ہاتھ تک

زمین میں دھنس جائے گا اور وہ قیامت تک اس عذاب میں مبتلا رہے گا۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج ۱، ص ۲۹۵)

اے فجر کے وقت غفلت کی چادر تان کر گہری نیند سونے والو! ہوش میں آؤ، اے ظہر کے وقت مسجد کا رُخ کرنے کے بجائے اپنے کاروبار اور نوکری میں مگن رہنے والو! مرنے کے بعد تمہارے پاس فرصت ہی فرصت ہوگی مگر نیکیاں کرنے کی مہلت ختم ہو چکی ہوگی! عصر اور مغرب کی نماز پر اپنے کام کاج کو ترجیح دینے والو! ایک دن تمہاری زندگی کی شام ڈھل جائے گی، گھر والوں اور یار دوستوں کی بیٹھک میں دل لگا کر عشاء کی نماز چھوڑ دینے والو! گناہوں کی تاریکی تمہاری قبر کو مزید تاریک کر دے گی، اے دُنیا کا ہر کام پابندی سے کرنے مگر سالہا سال سے نمازوں سے منہ موڑنے والو! اپنی آخرت کی فکر کرو، اس سے پہلے کہ موت تم سے زندگی چھین لے، جلدی کرو جتنی نمازیں قضا ہوئی ہیں، توبہ بھی کر و اور ان کا حساب لگا کر ادا کرلو۔

سیاہ خَچَّر نُما بِچُّھو

منقول ہے، جہنَّم میں ایک وادی ہے جس کا نام ''**لَمْلَم**'' ہے، اس میں اونٹ کی گردن کی طرح **موٹے موٹے سانپ** ہیں، ہر سانپ کی لمبائی ایک ماہ کی مَسافت کے برابر ہے۔ جب یہ سانپ **بے نَمازی** کو ڈسے گا تو اُس کا زہر اس کے جسم میں **ستَّر سال** تک جوش مارتا رہے گا اور **جہنَّم** میں ایک وادی ہے جس کا نام ''جُبُّ الْحُزْن'' ہے اس میں **کالے خَچَّر کی مانند بچّھو** ہیں۔ اس کے ستَّر ڈنک ہیں اور

ہر ڈنک میں زہر کی تھیلی ہے۔ وہ **بچھو** جب **بے نمازی** کو ڈنک مارتا ہے تو اُس کا زہر اس کے سارے جسم میں سَرایت کر جاتا ہے اور اس زَہر کی گرمی **ایک ہزار سال** تک رہتی ہے۔ اس کے بعد اس کی ہڈّیوں سے گوشت جَھڑتا ہے اور اس کی شرمگاہ سے پیپ بہنے لگتی ہے اور تمام جہنَّمی اُس پر لعنت بھیجتے ہیں۔

(قُرَّۃُ العُیُون معہ الرَّوضُ الفائِق ص ۳۸۵، کوئٹہ)

بے نَمازی تیری شامت آئیگی قبر کی دیوار بس مل جائیگی
توڑ دیگی قبر تیری پسلیاں دونوں ہاتھوں کی ملیں جُوں اُنگلیاں
عمر میں چُھوٹی ہے گر کوئی نَماز جلد ادا کر لے تُو آ غفلت سے باز

(وسائلِ بخشش، ص ۳۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نَماز کے تفصیلی مسائل جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 499 صفحات پر مشتمل کتاب ''**نَماز کے احکام**'' کا مطالعہ کیجئے۔

(4) والدین کی نافرمانی

حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَوْ لاک، سیّاحِ اَفلاک صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جس نے **والدین کی نافرمانی** کی اس نے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نافرمانی کی، اور والدین کے نافرمان کو جب قبر میں دفن کر دیا جائے گا تو قبر اس کو اس طرح دبائے گی کہ اس

کی پسلیاں ٹوٹ پھوٹ کر ایک دوسرے میں پیوست ہو جائیں گی۔''

(حاشیہ اعانۃ الطالبین،فصل فی الشھادات،ج ٤، ٤٦٢)

رینکنے والا گدھا

حضرت سیِّدُ نا عوام بن حَوشَب رحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ **فرماتے ہیں ایک** مرتبہ میں ایک قبیلہ میں گیا، وہاں پر ایک طرف کچھ قبریں تھیں، عَصْر کے بعد اس قبرستان کی ایک قبر پھٹتی اور اس سے ایک شخص نمودار ہوتا جس کا سر گدھے اور جسم انسان کی طرح ہوتا تھا وہ تین بار گدھے کی سی آواز نکال کر پھر قبر میں غائب ہو جاتا تھا۔ میں نے اس بارے میں لوگوں سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ یہ **شراب کا عادی** تھا، جب یہ شراب پیتا تو اس کی ماں کہتی کہ ''بیٹے! **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈر!'' تو وہ جواب دیتا: ''تو گدھے کی طرح رینکتی رہتی ہے۔'' پھر عصر کے بعد وہ مر گیا، اب ہر روز عصر کے بعد نکلتا ہے اور تین مرتبہ **رینکتا** ہے اور پھر غائب ہو جاتا ہے۔

(شرح الصدور بشرح حال الموتیٰ والقبور،باب عذاب القبر،ص ١٧٢)

اپنے والدین کی شفقتیں، محبتیں اور عنایتیں بُھلا کر ان کے سامنے زبان درازی بلکہ دَست دَرازی کی جرأت کرنے والے اِس روایت سے عبرت پکڑیں اور قبر وحشر اور دنیا کی پریشانیوں سے بچنے کے لئے جتنی جلدی ہو سکے اپنے والدین سے معافی مانگیں، ہاتھ جوڑ کر پاؤں پکڑ کر رو رو کر اُن کو منالیں اور اگر ماں باپ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک فوت ہو چکا ہو تو ہر **جُمُعہ** کو اُن کی قبر پر حاضری دینے کی کوشش کریں، **سرکارِ** نامدار، دو عالم کے مالِک **ومختار**، شَہَنْشاہِ اَبرار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کا فرمانِ خوشگوار ہے، جو اپنے ماں باپ دونوں یا ایک کی قبر پر ہر جُمُعہ کے دن زِیارت کو حاضِر ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے گناہ بخش دے اور ماں باپ کے ساتھ اچّھا برتاؤ کرنے والا لکھا جائے۔ (نوا درالاصول للترمذی، ص ٤٢ دار صادر بیروت)

کن باتوں میں اطاعت کی جائے گی؟

یاد رہے کہ اطاعت صرف جائز باتوں میں کی جائے گی جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: جائز باتوں میں والدین کی اِطاعت فرض ہے اور اگر وہ کسی ناجائز بات کا حکم دیں تو اِس میں اُن کی اِطاعت جائز نہیں۔ (فتاوٰی رضویہ ج ١٢ص ١٥٧) مثلاً اگر والدین نماز نہ پڑھنے، فرض روزہ بلا عذرِ شرعی ترک کرنے یا داڑھی منڈانے کا حکم دیں تو اب اُن کی بات نہ ماننے والے کو نافرمان نہیں کہا جائے گا بلکہ ایسی باتیں ماننے والا شریعت کا نافرمان قرار پائے گا۔

گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی بُری عادتیں بھی چُھڑا یاالٰہی
مُطیع اپنے ماں باپ کا کر میں اُنکا ہر اِک حکم لاؤں بجا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص ٤٧، ٤٨)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(5) زکوٰۃ نہ دینے کا وبال

حضرت سیدنا محمد بن یُوسُف فریابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی کہتے ہیں: ''ہم حضرتِ سیِّدنا ابی سِنان رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ کے ساتھ ان کے ہمسائے کی تَعْزِیَت کے لئے گئے تو دیکھا کہ اس کا بھائی بہت آہ و بکاء کر رہا تھا، ہم نے اسے کافی تسلیاں دیں،

صَبْــــــر کی تلقین کی مگر اس کی گر یہ وزاری برابر جاری رہی۔'' ہم نے کہا: ''کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہر شخص کو آخر مر جانا ہے؟'' وہ کہنے لگا: ''یہ صحیح ہے، مگر میں اپنے بھائی کے **عذاب** پر روتا ہوں۔'' ہم نے پوچھا: ''کیا **اللّٰہ** تعالیٰ نے تمہیں غیب سے تمہارے بھائی کے عذاب کی خبر دی ہے؟'' کہنے لگا: ''نہیں، بلکہ ہوا یوں کہ جب سب لوگ میرے بھائی کو دَفن کر کے چل دیئے تو میں وہیں بیٹھا رہا، میں نے اس کی قبر سے آواز سُنی وہ کہہ رہا تھا'' **آہ! وہ مجھے تنہا چھوڑ گئے اور میں عذاب میں مبتلا ہوں، میری نمازیں اور روزے کہاں گئے؟** ''مجھ سے برداشت نہ ہوسکا، میں نے اس کی قبر کھودنا شروع کر دی تا کہ دیکھوں کہ میرا بھائی کس حال میں ہے؟ جونہی قبر کھلی، میں نے دیکھا اس کی قبر میں **آگ** دہک رہی ہے اور اُس کی گردن میں آگ کا طَوق پڑا ہوا ہے، میں مَحَبَّت میں دیوانہ وار آگے بڑھا اور اس طَوق کو اُتارنا چاہا مگر ناکام رہا اور میرا یہ ہاتھ انگلیوں سمیت جل گیا ہے۔'' راوی کا کہنا ہے کہ ہم نے دیکھا واقعی اس کا ہاتھ بالکل سیاہ ہو چکا تھا۔ اس نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا: میں نے اس کی قبر پر مٹّی ڈالی اور واپس لوٹ آیا، اب اگر میں نہ روؤں تو اور کون روئے گا؟ ہم نے پوچھا: ''تیرے بھائی کا کوئی ایسا کام بھی تھا جس کے باعث اسے یہ سزا ملی؟'' اس نے کہا: شاید اس لئے کہ وہ اپنے **مال کی زکوٰۃ** نہیں دیتا تھا۔ (مکاشفۃ القلوب، ص ۷۳ بتصرف)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زکوٰۃ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک ہے، زکوٰۃ کی اَدائی میں مال کی حفاظت، نجاتِ آخرت اور رِزْق میں بَرَکت جیسے فوائد بھی

پوشیدہ ہیں، مگر کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو ہر وقت مال، مال اور مال کی رٹ لگانے والے فرض ہونے کے باوجود زکوٰۃ ادا نہیں کرتے، ایسوں کو خوب سمجھ لینا چاہئے کہ کل بروزِ قیامت یہی مال ان کے لئے وبالِ جان بن جائے گا، چُنانچِہ

گنجا سانپ گلے میں ڈال دیا جائے گا

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مال دیا اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن وہ مال **گنجے سانپ** کی صورت میں کر دیا جائے گا جس کے سر پر دو چتیاں ہوں گی (یعنی دو نشان ہوں گے)، وہ سانپ اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا۔ پھر اس (یعنی زکوٰۃ نہ دینے والے) کی باچھیں پکڑے گا اور کہے گا: **"میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔"**

(صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب اثم مانع الزکوٰۃ، الحدیث ١٤٠٣، ج ١، ص ٤٧٤)

عذابات کا دردناک نقشہ

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن قرآن وحدیث میں بیان کردہ **عذابات** کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں: "خُلاصہ یہ ہے کہ جس **سونے چاندی** کی زکوٰۃ نہ دی جائے، روزِ قیامت جہنّم کی آگ میں تپا کر اُس سے اُن کی پیشانیاں، کروٹیں، پیٹھیں داغی جائیں گی۔ اُن کے سر، پستان پر جہنّم کا گرم پتّھر رکھیں گے کہ چھاتی توڑ کر شانے سے نکل جائیگا اور شانے کی ہڈّی پر رکھیں

گے کہ ہڈّیاں توڑتا سینے سے نکل آئے گا، پیٹھ توڑ کر کروٹ سے نکلے گا، گُدّی توڑ کر پیشانی سے اُبھرے گا۔جس **مال** کی زکوٰۃ نہ دی جائے گی روزِ قیامت پُرانا خبیث **خونخوار اَژدہا** بن کر اُس کے پیچھے دوڑے گا، یہ ہاتھ سے روکے گا، وہ ہاتھ چبالے گا، پھر گلے میں طوق بن کر پڑے گا،اس کا مُنہ اپنے مُنہ میں لے کر چبائے گا کہ میں ہوں تیرا مال، میں ہُوں تیرا خزانہ۔پھر اسکا سارا بدن چباڈالے گا۔'' والعِیاذ باللّٰہ رب العٰلمین(فتاوٰی رضویہ تخریج شدہ ج ۱۰ ص ۱۵۳) **میرے آقا اعلیٰحضرت** رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ زکوٰۃ نہ دینے والے کو قِیامت کے عذاب سے ڈرا کر سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں:

اے عزیز! کیا خدااور رسول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فرمان کو یونہی ہنسی ٹَھٹّھا سمجھتا ہے یا (قِیامت کے ایک دن یعنی) پچاس ہزار برس کی مدّت میں یہ جانکاہ مُصیبتیں جَھیلنی سَہل جانتا ہے، ذرا یہیں کی آگ میں ایک آدھ روپیہ (چھوٹا سا سکّہ) گرم کر کے بدن پر رکھ کر دیکھ، پھر کہاں یہ خفیف (ہلکی سی) گرمی، کہاں وہ قہر آگ، کہاں یہ **ایک ہی روپیہ** کہاں وہ ساری عمر کا جوڑا ہوا مال، کہاں یہ مِنَٹ بھر کی دیر کہاں وہ ہزار دن برس کی آفت، کہاں یہ ہلکا سا چہکا(یعنی معمولی سا داغ) کہاں وہ ہڈّیاں توڑ کر پار ہونے والا غضب۔**اللہ تعالیٰ** مسلمان کو ہدایت بخشے۔(اَیضاً ص ۱۷۵)

ایک اور مقام پر اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العزّت لکھتے ہیں:غرض زکوٰۃ نہ دینے کی جانکاہ (یعنی انتہائی تکلیف دہ) آفتیں وہ نہیں جن کی تاب آسکے(یعنی طاقت رکھی جاسکے)، نہ دینے والے کو ہزار سال ان سخت عذابوں میں گرفتاری کی اُمید رکھنا چاہئے کہ ضَعِیْفُ الْبُنْیان (یعنی بہت کمزور) انسان کی کیا جان، اگر پہاڑوں پر ڈالی جائیں سُرمہ ہوکر خاک

میں مل جائیں۔(فتاوٰی رضویہ ج ۱۰ ص ۸۷۱)

نَماز و روزہ وحَجّ و زکوٰۃ کی توفیق

عطا ہو اُمّتِ محبوب کوسدا یاربّ

(وسائلِ بخشش،ص ۵۵)

زکوٰۃ کس پرفرض ہے؟

زکوٰۃ دینا ہراُس **عاقل، بالغ** اور **آزاد مسلمان** پر **فرض** ہے جس میں یہ **شرائط** پائی جائیں: (1) **نصاب** کا مالک ہو۔ (2) یہ نصاب **نامی** ہو۔ (3) نصاب اس کے **قبضے** میں ہو۔ (4) نصاب اس کی **حاجتِ اصلیہ** (یعنی ضروریاتِ زندگی) سے **زائد** ہو۔ (5) نصاب دَین سے **فارغ** ہو (یعنی اس پر ایسا قرض نہ ہو جس کا مطالبہ بندوں کی جانب سے ہو، کہ اگر وہ قرض ادا کرے تو اس کا نصاب باقی نہ رہے۔) (6) اس نصاب پر **ایک سال** گزر جائے۔ (ملخصاً، بہارِشریعت، ج ا حصہ ۵،ص ۸۷۵ تا ۸۸۴)

ان شرائط کی تفصیل اور زکوٰۃ کے بارے میں مزید معلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی 149 صفحات پر مشتمل کتاب **"فیضانِ زکوٰۃ"** کا ضرور مطالعہ کیجئے۔

لُوٹ کے مال سے حج کرنے والے کا انجام

ایک قافلہ حج کو جارہا تھا کہ راستے میں ایک مسافر چل بسا۔ قافلے والوں نے کسی سے ایک پھاوڑا اُدھار لیا اور اس سے قبر کھود کر اسے وہیں دفن کردیا۔ جب قبر

بند کر چکے تو انہیں یاد آیا کہ پھاوڑا بھی قبر ہی میں رہ گیا۔ انہوں نے اسے نکالنے کے لئے قبر کھودی ۔ اب جو اندر دیکھا تو اس شخص کے ہاتھ پیر پھاوڑے کے حلقہ میں جکڑے ہوئے ہیں۔ یہ خوفناک منظر دیکھ کر قبر فوراً بند کر دی اور پھاوڑے والے کو کچھ پیسے دے کر جان چھڑائی۔ حج سے واپسی پر اس کی بیوی سے اس کے اعمال کے بارے میں سوال کیا تو اس نے بتایا کہ ایک مرتبہ اس کے ہمراہ ایک مال دار شخص نے سفر کیا۔ راستے میں اس نے اس کو مار ڈالا، اب تک یہ حج اور جہاد سب کچھ اسی کے مال سے کرتا رہا ہے۔'' (شرح الصدور، ص ١٧٤)

مِٹا دے ساری خطائیں مری مِٹا یا رب   بنادے نیک بنا نیک دے بنا یارب
اندھیری قبر کا دل سے نہیں نکلتا ڈر   کروں گا کیا جو تُو ناراض ہو گیا یا رب
گنا ہ گار ہوں میں لائقِ جہنّم ہوں   کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یارب

(وسائلِ بخشش، ص ۵۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !   صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(6تا10) شراب، زنا، غیبت، جھوٹی قسمیں کھانا اور روزہ نہ رکھنا

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 32 صفحات پر مشتمل رسالے ''**کفن چوروں کے انکشافات**'' میں ہے: **ایک** بار خلیفہ عبدالملک کے پاس ایک شخص گھبرایا ہوا حاضر ہوا اور کہنے لگا: **عالی جاہ!** میں بے حد گنہگار ہوں اور جاننا چاہتا ہوں کہ میرے لئے مُعافی بھی ہے یا نہیں؟ **خلیفہ** نے کہا: کیا تیرا گناہ زمین

وآسمان سے بھی بڑا ہے؟ اُس نے کہا: بڑا ہے۔ **خلیفہ** نے پوچھا: کیا تیرا گناہ لَوح وقلم سے بھی بڑا ہے؟ جواب دیا: بڑا ہے۔ پوچھا: کیا تیرا گناہ عرش وکرسی سے بھی بڑا ہے؟ جواب دیا: بڑا ہے۔ **خلیفہ** نے کہا: بھائی یقیناً تیرا گناہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے تو بڑا نہیں ہوسکتا۔ یہ سن کر اس کے سینے میں تھما ہوا طوفان آنکھوں کے ذَرِیعے اُمنڈ آیا اور وہ دھاڑیں مار مار کر رونے لگا۔ **خلیفہ** نے کہا: بھئی آخر مجھے پتا بھی تو چلے کہ تمہارا گناہ کیا ہے؟ اِس پر اُس نے کہا: **حضور!** مجھے آپ کو بتاتے ہوئے بے حد نَدامت ہو رہی ہے تاہم عرض کیے دیتا ہوں، شاید میری توبہ کی کوئی صورت نکل آئے۔ یہ کہہ کر اس نے اپنی **داستانِ دہشت نشان** سنانی شروع کی۔ کہنے لگا: عالی جاہ! میں ایک **کفن چور** ہوں۔ آج رات میں نے **پانچ قبروں** سے عبرت حاصل کی اور توبہ پر آمادہ ہوا۔

شرابی کا انجام

کفن چُرانے کی غرض سے میں نے جب **پہلی قبر** کھودی تو مُردے کا منہ قبلہ سے پھرا ہوا تھا۔ میں خوفزدہ ہوکر جوں ہی پلٹا کہ ایک غیبی آواز نے مجھے چونکا دیا۔ کوئی کہہ رہا تھا: ''اِس مُردے سے عذاب کا سبب تو دریافت کرلے۔'' میں نے گھبرا کر کہا: مجھ میں ہمّت نہیں، تم ہی بتاؤ! آواز آئی: یہ شخص **شرابی** اور **زانی** تھا۔

خنزیر نُما مردہ

دوسری قبر کھودی تو ایک دل ہلا دینے والا منظر میری آنکھوں کے سامنے تھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ **مُردے کا منہ خِنزیر جیسا ہوچکا ہے اور طوق وزنجیر میں جکڑا ہوا ہے۔** غیب سے آواز آئی: یہ **جھوٹی قسمیں** کھاتا اور **حرام روزی** کماتا تھا۔

آگ کی کِیلیں

تیسری قبْــر کھودی تو اس میں بھی ایک بھیانک منظر تھا۔ مردہ گُدّی کی طرف زَبان نکالے ہوئے تھا اور اس کے جسم میں آگ کی کیلیں ٹھکی ہوئی تھیں۔ غیبی آواز نے بتایا: یہ **غیبت** کرتا، **چغلی** کھاتا اور لوگوں کو آپس میں لڑواتا تھا۔

آگ کی لپیٹ میں

چوتھی قبْــر کھودی تو میری نگاہوں کے سامنے ایک بے حد سنسنی خیز منظر تھا! مُردہ آگ میں اُلٹ پلٹ ہو رہا تھا اور فرشتے اس کو آگ کے گُرزوں (یعنی آتشیں ہتھوڑوں) سے مار رہے تھے۔ مجھ پر ایک دم دہشت طاری ہوگئی اور میں بھاگ کھڑا ہوا مگر میرے کانوں میں ایک غیبی آواز گونج رہی تھی کہ یہ بدنصیب **نَماز** اور **روزۂ رَمَضان** میں سُستی کیا کرتا تھا۔

جوانی میں توبہ کا اِنعام

پانچویں قبْــر جب کھودی تو اسکی حالت گزشتہ چاروں قبروں سے بالکل برعکس تھی۔ قبْر حدِ نظر تک وسیع تھی، اندر ایک تخت پر خُوبرُو نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ غیبی آواز نے بتایا: اِس نے جوانی میں توبہ کرلی تھی اور نماز و روزہ کا سختی سے پابند تھا۔

(ماخوذ از تذکرۃ الواعظین ص۲۱۶ کوئٹہ) (کفن چوروں کے انکشافات، ص۲۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(11) پیشاب سے نہ بچنا

حضرت سیّدُ نا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نَبیِّ مُعَظَّم، رَسُولِ مُحتَرم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''**عذابِ قبر** عموماً پیشاب سے (نہ بچنے کی وجہ سے) ہوتا ہے۔''

(ابن ماجہ، کتاب الطھارت، باب التشدید فی البول، الحدیث ۳۴۸، ج ۱، ص ۲۱۹)

(12) ملاوٹ کرنے کی سزا

ایک مرتبہ حضرت سیدنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہما کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی: ''حضور! ہم بہت سے لوگ حج کرنے آئے ہیں۔ صفا ومروہ کی سعی کے دوران ہمارے ایک دوست کا انتقال ہو گیا۔ غسل وتکفین وغیرہ کے بعد اسے قبرستان لے جایا گیا۔ جب اس کے لئے **قبر** کھودی تو ہم یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ایک بہت بڑا **اژدھا** قبر میں موجود ہے۔ ہم نے اسے چھوڑ کر دوسری **قبر** کھودی۔ وہاں بھی وہی اژدھا موجود تھا۔ پھر تیسری **قبر** کھودی تو اس میں بھی وہی خوفناک سانپ کنڈلی مارے بیٹھا تھا۔ ہمیں بڑی پریشانی لاحق ہوئی۔ اب میں اس میّت کو وہیں چھوڑ کر آپ کی بارگاہ میں مسئلہ دریافت کرنے آیا ہوں کہ اس خوفناک صورت حال میں کیا کریں؟'' حضرت سیدنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: ''وہ اژدہا اس کا بُرا عمل ہے جو وہ دنیا میں کیا کرتا تھا تم جاؤ اور ان تین قبروں میں سے کسی ایک میں اسے دفن کر دو، اگر تم اس شخص کے لئے ساری زمین بھی کھود ڈالو تب

بھی وہاں اس اژدہے کو ضرور پاؤ گے۔'' وہ شخص واپس چلا گیا اور اس فوت شدہ شخص کو ان کھودی ہوئی قبروں میں سے ایک قبر میں دفن کر دیا گیا اور اژدہا بدستور اس قبر میں موجود تھا۔ پھر جب ہمارا قافلہ حج کے بعد اپنے علاقے میں پہنچا تو لوگوں نے اس شخص کی زوجہ سے پوچھا: ''تمہارا شوہر ایسا کون سا گناہ کرتا تھا جس کی وجہ سے اس کو ایسی دردناک سزا ملی ؟'' اس عورت نے افسوس کرتے ہوئے کہا: ''میرا شوہر غلّے کا تاجر تھا اور وہ غلّے میں ملاوٹ کیا کرتا تھا۔ روزانہ گھر والوں کی ضرورت کے مطابق گندم نکال لیتا اور اتنی مقدار میں جَو کا بھوسا گندم میں ملا دیتا، یہ اس کا روز کا معمول تھا، لگتا ہے اسے اسی (یعنی ملاوٹ کے) گناہ کی سزا دی گئی ہے۔''

(عیون الحکایات:الحکایة الرابعة عشرة بعد المأة،ص ١٣٢)

ملاوٹ کا شرعی حکم

ملاوٹ والا مال بیچنے کی جائز صورتیں بھی ہیں اور ناجائز بھی، چُنانچِہ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن سے ملاوٹ والے گھی کی خرید و فروخت کے بارے میں سوال ہوا تو فتاوٰی رضویہ جلد 17 صَفْحَہ 150 پر فرمایا: اگر یہ مصنوع جعلی (یعنی نقلی) گھی وہاں عام طور پر بکتا ہے کہ ہر شخص اس کے جعل (یعنی نقلی) ہونے پر مُطَّلع ہے اور باوُجُودِ اِطلاع خریدتا ہے تو بشرطیکہ خریدار اسی بَلَد (یعنی بستی) کا ہو، نہ غریب الوطن تازہ وارِد ناواقف (یعنی مسافر، نیا آنے والا اور انجان نہ ہو) اور گھی میں اس قدر مَیل (یعنی ملاوٹ) سے جتنا وہاں عام

طور پر لوگوں کے ذِہن میں ہے اپنی طرف سے اور زائد نہ کیا جائے نہ کسی طرح اس کا جعلی (یعنی نقلی) ہونا چھپایا جائے۔خُلاصہ یہ کہ جب خریداروں پر اس کی حالت مَکشُوف (یعنی ظاہر) ہو اور فریب ومُغالَطہ راہ نہ پائے (یعنی دھوکہ دینے کی کوئی صورت نہ پائی جائے) تو اس (یعنی ملاوٹ والے گھی) کی تجارت جائز ہے، گھی بیچنا بھی جائز اور جو چیز اس میں ملائی گئی اُس کا بیچنا بھی، جیسے **بازاری دودھ** کہ سب جانتے ہیں کہ اس میں پانی ہے اور باوصفِ علم (یعنی جاننے کے باوُجود) خریدتے ہیں، **یہ** (یعنی ناجائز ہونا تو) اس صورت میں ہے جبکہ بائِع (یعنی بیچنے والا) وقتِ بَیع (یعنی بیچتے وقت) اصلی حالت خریدار پر ظاہر نہ کر دے اور اگر خود بتادے تو ظاہرُ الرّوایہ[1] ومذہبِ امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ میں مطلقاً جائز ہے خواہ (گھی میں) کتنا ہی مَیل (یعنی ملاوٹ) ہو، اگرچہ خریدار غریبُ الوطن (یعنی پردیسی) ہو کہ بعدِ بیان فریب (یعنی دھوکہ) نہ رہا۔ بالجملہ مدارِ کار ظہورِ امر (یعنی ہر چیز کا دارومدار ظاہر) پر ہے خواہ خود ظاہر ہو جیسے گیہوں میں جَو (نظر آرہے ہوں)، یا بجہتِ عرف واشتہار (یعنی عرف وشہرت کے اعتبار سے) مُشتری (یعنی خریدار) پر واضح ہو جیسے (کہ) دودھ کا معمولی پانی، خواہ یہ (بیچنے والا) خود حالت واقعی (یعنی حقیقت حال) تمام وکمال (یعنی اچھی طرح) بیان کرے۔" (فتاوی رضویہ، ج ۱۷، ص ۱۵۰)

---

[1]: فقہ حنفی میں ظاہرُ الرِّوایہ ان مسائل کو کہا جاتا ہے جو حضرتِ سیِّدنا امام مُحمّد بِن حَسَن شَیْبانِی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی کی چھ کتابوں (1) جامِع صَغِیر (2) جامِع کَبِیر (3) سِیَر کَبِیر (4) سِیَر صَغِیر (5) زِیادات (6) مَبسُوط میں مذکور ہوں

(13) غسلِ جنابَت میں تاخیر

حضرتِ سیِّدُ نا ابان بن عبد اللّٰہ بَجلی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الولی فرماتے ہیں: ہمارا ایک پڑوسی مرگیا تو ہم کفن ودفن میں شریک ہوئے۔ جب **قبر** کھودی گئی تو اس میں **بِلّی** کی مِثل ایک جانور تھا، ہم نے اس کو مارا مگر وہ نہ ہٹا۔ چُنانچِہ **دوسری قبر** کھودی گئی تو اس میں بھی وُہی **بِلّا** موجود تھا! اس کے ساتھ بھی وُہی کیا گیا جو پہلے کے ساتھ کیا گیا تھا لیکن وہ اپنی جگہ سے نہ ہِلا۔ اس کے بعد **تیسری قبر** کھودی گئی تو اس میں بھی یِہی مُعامَلہ ہوا، آخر لوگوں نے مشورہ دیا کہ اب اس کو اِسی قبر میں **دَفن** کردو، جب اس کو **دَفن** کردیا گیا تو قبر میں سے ایک **خوفناک آواز** سنی گئی! تو ہم اس شخص کی بیوہ کے پاس گئے اور اس سے مرنے والے کے بارے میں دریافت کیا کہ اس کا **عمل** کیا تھا؟ بیوہ نے بتایا: ''**وہ غسلِ جنابت** (یعنی فرض غسل) **نہیں کرتا تھا۔**''

(شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور، ص ١٧٩)

غسلِ جنابَت میں تاخیر کب حرام ہے

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اپنی کتاب ''اسلامی بہنوں کی نماز'' کے صفحہ 48 پر اس روایت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: دیکھا آپ نے! وہ بدنصیب غسلِ جنابَت کرتا ہی نہیں تھا۔ غسلِ جنابَت میں دیر کر دینا گناہ نہیں البتّہ اتنی تاخیر حرام ہے کہ نَماز کا وَقت نکل جائے۔ چُنانچِہ **بہارِ شریعت** میں ہے: ''جس پر غُسل واجِب ہے وہ اگر اتنی دیر کر چکا کہ نَماز کا آخر وَقت آگیا تو اب فوراً نہانا فرض

ہے، اب تاخیر کرے گا گنہگار ہوگا۔" (بہارِ شریعت ج ۱ حصّہ ۲ ص ۵۲۱)

جَنابت کی حالت میں سونے کے احکام

حضرتِ سیِّدُنا ابوسَلَمہ رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں: اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہا سے پوچھا گیا، کیا نبیِّ رحمت، شفیعِ امّت، تاجدارِ رسالت صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم جَنابت کی حالت میں سوتے تھے؟ انہوں نے بتایا: "ہاں اور وُضو فرما لیتے تھے۔" (صَحِیحُ البُخارِی ج ۱ ص ۱۱۷ حدیث ۲۸۶)

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ نے رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم سے تذکرہ کیا: رات میں کبھی جَنابت ہو جاتی ہے (تو کیا کیا جائے؟) رسولُ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: وُضو کر کے عُضوِ خاص کو دھو کر سو جایا کرو۔ (ایضاً ص ۱۱۸ حدیث ۲۹۰)

شارِحِ بخاری حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مذکورہ احادیثِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: جُنبی ہونے (یعنی غسل فرض ہونے) کے بعد اگر سونا چاہے تو مُسْتَحَب ہے کہ وُضو کرے، فوراً غسل کرنا واجِب نہیں البتّہ اتنی تاخیر نہ کرے کہ نَماز کا وَقت نکل جائے۔ یہی اِس حدیث کا مَحْمَل (یعنی معنیٰ) ہے۔ حضرتِ علی رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ سے ابوداؤد ونَسائی وغیرہ میں مروی ہے کہ فرمایا: اُس گھر میں فِرِشتے نہیں جاتے جس میں تصویر یا کتّا یا جُنبی (یعنی بے غُسلا) ہو۔ (سُنَنُ اَبِی دَاوٗد، ج ۱ ص ۱۰۹ حدیث ۲۲۷) اِس حدیث سے مُراد یہی ہے کہ اتنی دیر تک غسل نہ کرے کہ نَماز کا وَقت نکل جائے اور وہ جُنبی (یعنی بے غُسلا) رہنے کا عادی ہو اور یہی

مطلب بُزُرگوں کے اس ارشاد کا ہے کہ حالتِ جنابت میں کھانے پینے سے رِزق میں تنگی ہوتی ہے۔ (نُزھۃُ الْقاری ج ۱ ص ۷۷۰۔۷۷۱)

(14) سُود خور کا انجام

حضرت علامہ ابن حجر مکّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ جب میں چھوٹا تھا تو پابندی سے اپنے والد ماجد رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ کی قَبْر پر حاضری دیتا اور قرآن پاک کی تلاوت کیا کرتا تھا۔ایک مرتبہ رمضان المبارک میں نماز فجر کے فوراً بعد قبرستان گیا۔ اس وقت قبرستان میں میرے علاوہ کوئی نہ تھا۔میں نے اپنے والد صاحب رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ کی قَبْر کے قریب بیٹھ کر قرآن پاک کی تلاوت شروع کردی، کچھ ہی دیر گزری تھی کہ اچانک مجھے کسی کے زور زور سے رونے کی آواز سنائی دی۔یہ آواز ایک قَبْر سے آرہی تھی۔میں گھبرا گیا اور تلاوت چھوڑ کر قَبْر کی طرف دیکھنے لگا،ایسا لگتا تھا جیسے قَبْر کے اندر کسی کو عذاب دیا جارہا ہو،قَبْر میں دفن مردے کی آہ وزاری سن کر مجھے خوف محسوس ہونے لگا۔جب دن خوب چڑھ گیا تو وہ آواز سنائی دینا بند ہوگئی۔ایک شخص میرے قریب سے گزرا تو میں نے اس سے قَبْر کے بارے میں پوچھا،اس نے مجھے بتایا کہ یہ فلاں کی قَبْر ہے۔میں اس شخص کو پہچان گیا، یہ بڑا پکا نمازی تھا اور بے جا گفتگو سے پرہیز کیا کرتا تھا۔ایسے نیک شخص کی قَبْر سے رونے پیٹنے کی آوازیں سن کر میں بڑا حیران تھا۔میں نے معلومات کیں تو پتا چلا کہ وہ سُود خور تھا،شاید اسی وجہ سے اسے قَبْر میں عذاب ہورہا تھا۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج ۱:ص ۲۳،۱۳)

اس حکایت سے چند سِکّوں کی خاطِر اپنے آپ کو جہنّم کے شُعلوں کی نذر کرنے کی جِسارت کرنے والے سُود خوروں کو عبرت پکڑنی چاہیئے کہ کہیں مرنے کے بعد ان کا بھی یہی انجام نہ ہو!

مُردہ اُٹھ بیٹھا

جوہر آباد (ٹنڈو آدم) کے ایک کپڑے کے تاجر کی لرزہ خیز داستان سنئے اور کانپیئے: اخباری اِطّلاع کے مطابِق قبرِستان میں ایک جنازہ لایا گیا۔ امام صاحِب نے جُوں ہی نمازِ جنازہ کی نیّت باندھی مُردہ اُٹھ کر بیٹھ گیا! لوگوں میں بھگدڑ مچ گئی۔ امام صاحِب نے بھی نیّت توڑ دی اور کچھ لوگوں کی مدد سے اس کو پھر لٹا دیا۔ **تین مرتبہ مُردہ اُٹھ کر بیٹھا**۔ امام صاحِب نے مرحوم کے رشتہ داروں سے پوچھا: کیا مرنے والا **سود خور** تھا؟ انہوں نے اِثبات (یعنی تصدیقاً ہاں) میں جواب دیا۔ اِس پر امام صاحِب نے نَمازِ جنازہ پڑھانے سے انکار کر دیا! لوگوں نے جب لاش قَبْر میں رکھی تو قَبْر زمین کے اندر دھنس گئی۔ اس پر لوگوں نے لاش کو مٹّی وغیرہ سے دبا کر بغیر فاتحہ ہی گھر کی راہ لی۔ **ہم قَہرِ قہّار اور غَضَبِ جبّار سے اُسی کی پناہ کے طلبگار ہیں۔**

سُود و رِشوت میں نحوست ہے بڑی
اور دوزخ میں سزا ہوگی کڑی

(پُراسرار بھکاری ص۱۲)

ماں سے زِنا کرنے والا

نبی اکرم، نُورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: **سُود** تہتر گناہوں کا مجموعہ ہے، ان میں سب سے ہلکا یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں سے زِنا کرے۔ (سنن ابن ماجہ ج۳ ص۷۲ حدیث ۲۲۷۴، ۲۲۷۵ مُلتَقطاً مِنَ الْحَدِیْثَین)

پیٹ میں سانپ

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، جنابِ احمدِ مختار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: معراج کی رات میرا گزر کچھ ایسے لوگوں پر ہوا، جن کے پیٹ مکانوں کی طرح تھے، ان میں سانپ تھے، جو پیٹوں کے باہر سے بھی نظر آتے تھے۔ میں نے پوچھا کہ اے جبرئیل! (علیہ السلام) یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے عرض کی: "**سُود کھانے والے**۔" (سنن ابن ماجہ ج۳ ص ۷۱، ۷۲ حدیث ۲۲۷۳)

مُفَسِّرِشہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: آج اگر ایک معمولی کیڑا پیٹ میں پیدا ہو جائے، تو تندرستی بگڑ جاتی ہے، آدمی بیقرار ہو جاتا ہے، تو سمجھ لو! کہ جب اُس کا پیٹ سانپوں بچھوؤں سے بھر جائے، تو اُس کی تکلیف و بیقراری کا کیا حال ہوگا، رب (عَزَّوَجَلَّ) کی پناہ۔ (مرأۃ المناجیح ج٤ ص٢٥٩ ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاھور)

(15) مسجد میں ہنسنا

حضرت سیدنا انس رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ خَاتَمُ النَّبِیِّین، صاحِبِ قراٰنِ مُبین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مسجد میں ہنسنا قَبْر میں تاریکی کا باعث ہے۔ (مسند الفردوس، الحدیث ۳۷۰٦، ج ۲، ص ٤١)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسجد میں سنجیدہ رہنے کے لئے مسجد سے باہر بھی بے جا ہنسی مذاق اور فُضول گوئی کی عادت ترک کر دیجئے۔ ؎

مسجدوں کا کچھ ادب ہائے! نہ مجھ سے ہوسکا
درگزر فرما الٰہی بہرِ شاہِ بحروبَر

(وسائلِ بخشش، ص ۷۴۳)

لذت پر نہیں ہلاکت پر نظر رکھئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج گناہوں میں لذّت ضرور محسوس ہوتی ہے مگر ان کی ہلاکت خیزیاں ہمیں اُس جہان میں بھگتنی ہوں گی جہاں سے واپسی کی کوئی صورت نہیں ہے! ان گناہوں کو چھوڑنا کڑوی گولی کی مثل سہی مگر صحت کا خواہشمند دوا کی کڑواہٹ کی پرواہ نہیں کرتا بلکہ شفا کو اپنا مقصود جانتا ہے۔ اس بات کو ایک حکایت سے سمجھنے کی کوشش کیجئے، چُنانچہ

ایک شخص جسے دال بڑی پسند تھی اور وہ کسی دوسرے کھانے حتی کہ گوشت کو بھی

خاطر میں نہ لاتا تھا۔اس کا دوست اسے مرغی کھانے کی دعوت دیتا لیکن وہ یہ کہہ کر اس دعوت کوٹھکرا دیتا کہ اس دال میں جولذت ہے کسی اور کھانے میں کہاں؟ آخر کار ایک دن جب اس کے دوست نے اسے مرغی کھانے کی دعوت دی تو اس نے سوچا کہ آج مرغی بھی کھا کر دیکھ لیتے ہیں کہ اس کا ذائقہ کیسا ہے اور مرغی کھانے لگا۔ جب اس نے پہلا لقمہ منہ میں رکھا تو اسے اتنی لذت محسوس ہوئی کہ اپنی من پسند دال کو بھول گیا اور کہنے لگا: ''ہٹاؤ اس دال کو،اب میں مرغی ہی کھایا کروں گا۔'' بلاتشبیہ جب تک کوئی شخص محض گناہوں کی لذت میں مبتلا اور نیکیوں کے سکون سے ناآشنا ہوتا ہے،اسے یہ گناہ ہی رونقِ زندگی محسوس ہوتے ہیں لیکن جب اسے نیکیوں کا نور حاصل ہوجاتا ہے تو وہ گناہوں کی لذت کو بھول جاتا ہے اور نیکیوں کے ذریعے سکونِ قلب کا متلاشی ہوجاتا ہے۔

نیکیوں میں یارسولَ اللہ دل لگ جائے کاش! اور گناہوں سے مجھے ہوجائے نفرت یارسول

لمحہ لمحہ بڑھ رہی ہیں ہائے! نافرمانیاں اور گناہوں کی نہیں جاتی ہے عادت یارسول

(وسائلِ بخشش،ص ۷۷)

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کرو)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ (میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قبر کو جنت کا باغ بنانے والے اعمال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ دُنیا دارُ الْعَمَل (یعنی عمل کرنے کی جگہ) اور آخرت دارُ الْجزَاء (یعنی بدلہ ملنے کی جگہ) ہے، جو ہم یہاں بوئیں گے وہی آخرت میں کاٹیں گے، گندم بَو کر چاول کی فصل حاصل کرنے کی چاہت کو دیوانے کا خواب ہی کہا جاسکتا ہے۔ اس لئے سمجھداری کا تقاضا یہی ہے کہ جو آپ کاٹنا چاہتے ہیں اُسی کا بیج بوئیے۔ لہٰذا جنّت میں جانے کے لئے جنّت میں لے جانے والے اعمال کرنے ہوں گے، وہ جنّت جہاں ایک انتہائی خوب صورت جہان آباد ہے، جس میں موت کا آزار نہیں، بیماریاں اور قرض داریاں نہیں، جس میں بڑھاپے کی کمزوری نہیں، غریبی، ناداری، معذوری اور مجبوری نہیں بلکہ یہ وہ مقام ہے جہاں زندگی کی ساری رعنائیاں جمع کردی گئی ہیں۔ حسین حُوریں، مزیدار کھانے اور پھل ایسے کہ لوگ تَصَوُّر نہیں کرسکتے، بستر اور لباس ایسے عمدہ کہ آج بادشاہوں کو نصیب نہیں، کمرے اور محل ایسے شاندار کہ دُنیا کے بڑے بڑے محلات ان کے سامنے چھوٹے دکھائی دیں۔ پھر یہ سب کچھ ہمیشہ کے لئے ملے گا، اس میں کمی کا اندیشہ ہے نہ چِھن جانے کا کھٹکا، لیکن نیکیاں کمانے کے لئے کچھ تو محنت کرنی پڑے گی، انسان روزگار میں بھی تو مشقت اٹھاتا ہے کہ اس کے نتیجے میں روزی ملتی ہے۔ آج ہم مال کو بہت اہم سمجھتے ہیں مگر یاد رکھئے کہ بِالْفرض ہماری **قبر** سونے سے بھر دی جائے، ہمارا سارا سرمایہ اس میں منتقل کردیا جائے تو بھی ہمیں راحت کا ایک لمحہ نہیں دلوا سکتا، یہ زمین یہ پلاٹ بھی ہمارے کسی کام نہ آئیں

گے ، ہم سمجھتے ہیں کہ یہ زمین ہماری ہے؟ نہیں ! بلکہ ہم اس کے ہیں کہ ایک دن اسی میں سَما جائیں گے ۔ اولاد و احباب اور رشتہ دار صرف خاک میں لِٹانا جانتے ہیں ، پھر صرف اعمال ہی ہمارے رفیقِ قبر ہوں گے ۔ دنیا والوں کی اَشک باریاں اور اُداسیاں بَرزَخ میں ہمارے کیا کام آئیں گی ، سوگواروں کی کثرت کیا فائدہ دے گی ! کبھی آپ نے سوچا ؟ اے کاش ! فکرِ آخرت ہم پر ایسی غالِب ہو جائے کہ جب تاریکی دیکھیں تو **قبر** کا اندھیرا یاد آ جائے ، کوئی تکلیف پہنچے تو قبر و حشر کی پریشانیاں سامنے آ جائیں ، سونے لگیں تو موت اور **قبر** میں لیٹنا یاد آ جائے ، اے کاش ! ہمارا دل نیکیوں میں ایسا لگ جائے کہ گناہ کے خیال سے بھی دُور بھاگیں ! آیئے ! **قبر** کو رونق بخشنے اور اسے آرام دہ بنانے والے چند اعمال کے بارے میں جانتے ہیں : چُنانچِہ

﴿1 تا 5﴾ نماز ، روزہ ، حج اور زکوٰۃ وغیرہ

حضرتِ سیِّدُنا کَعب رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ سے **مروی** ہے کہ جب نیک آدمی کو **قبر** میں رکھا جاتا ہے تو اس کے اعمالِ صالحہ ، نماز ، روزہ ، حج ، جہاد اور صدقہ وغیرہ اس کے پاس جمع ہو جاتے ہیں ، جب عذاب کے فِرِشتے اس کے پیروں کی طرف سے آتے ہیں تو **نماز** کہتی ہے : اس سے دور رہو ، تمہارا یہاں کوئی کام نہیں ، یہ ان پیروں پر کھڑا ہو کر **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کیا کرتا تھا ۔ پھر وہ فِرِشتے سَر کی طرف سے آتے ہیں تو **روزہ** کہتا ہے : تمہارے لئے اس طرف کوئی راہ نہیں ہے کیونکہ دنیا میں **اللّٰہ** تعالٰی کی خوشنودی کے لئے اس نے بہت روزے رکھے اور طویل بھوک پیاس برداشت کی ،

فرشتے اس کے جسم کے دوسرے حصوں کی طرف سے آتے ہیں تو **حج** اور **جہاد** کہتے ہیں کہ ہٹ جاؤ، اس نے اپنے جسم کو تکلیف میں ڈال کر **اللہ** تعالٰی کی رضا کے لئے حج اور جہاد کیا تھا لہٰذا تمہارے لئے یہاں کوئی جگہ نہیں ہے۔ پھر وہ ہاتھوں کی طرف سے آتے ہیں تو **صدقہ** کہتا ہے: میرے دوست سے ہٹ جاؤ، ان ہاتھوں سے کتنے صدقات نکلے ہیں جو محض **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے دیئے گئے اور ان ہاتھوں سے نکل کر وہ بارگاہِ الٰہی میں مقبولیت کے درجے پر فائز ہوئے لہٰذا یہاں تمہارا کوئی کام نہیں ہے۔ پھر اس میِّت کو کہا جاتا ہے کہ تیری زندگی اور موت دونوں بہترین ہیں اور رحمت کے فِرِشتے اس کی **قَبْر** میں جنّت کا فرش بچھاتے ہیں، اس کے لئے جنّتی لباس لاتے ہیں، حدِ نگاہ تک اس کی **قَبْر** کو فراخ کر دیا جاتا ہے اور جنّت کی ایک قِندِیل اس کی **قَبْر** میں روشن کر دی جاتی ہے جس سے وہ قیامت کے دن تک روشنی حاصل کرتا رہے گا۔ (مکاشفة القلوب، باب فی بیان القبر و سؤاله، ص ١٧١)

مجھے نَماز پڑھنے دو

حدیث مبارکہ میں ہے کہ جب میِّت **قَبْر** میں داخل کی جاتی ہے تو اُسے (یعنی میِّت کو) سورج ڈوبتا (یعنی غروب ہوتا) ہوا معلوم ہوتا ہے تو وہ آنکھیں ملتا ہوا بیٹھتا ہے اور کہتا ہے: **مجھے چھوڑو میں نَماز پڑھ لوں۔** (سنن ابن ماجه، کتاب الزهد، الحدیث ٤٢٧٢، ج٤، ص٥٠٣)

حضرتِ مُلّا علی قاری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْبَارِی لکھتے ہیں: ''گویا وہ اس وقت اپنے آپ کو دنیا ہی میں تَصَوُّر کرتا ہے کہ سوال وجواب رہنے دو مجھے فرض ادا کرنے دو، وقت

ختم ہوا جارہا ہے، میری نماز جاتی رہے گی۔'' پھر لکھتے ہیں: ''یہ بات وہی کہے گا جو دنیا میں نماز کا پابند تھا اور اس کو ہر وقت نماز کا خیال لگا رہتا تھا۔''

(مرقاۃ المفاتیح،تحت الحدیث: ۱۳۸،ج۱،ص ۳٦۱)

قبر میں نماز پڑھنے والے بُزرگ

حضرت سیدنا ثابت بنانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے ایک مرتبہ دعا مانگی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر تو کسی کو قبر میں نماز پڑھنے کی اجازت دے تو مجھے ضرور دینا۔'' جب ان کا انتقال ہوا تو قبر میں اُتارنے والوں کا بیان ہے کہ جب ہم اینٹیں رکھ چکے تو اچانک ایک اینٹ گر پڑی، ہم نے دیکھا کہ حضرت ثابت بنانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔ حضرتِ سیّدنا ابراہیم بن صمہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے آپ کے مزار کے قریب سے گزرنے والے کئی لوگوں نے بتایا کہ جب ہم حضرتِ ثابت بنانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کی قبر کے پاس سے گزرتے ہیں تو قران پڑھنے کی آواز سُنائی دیتی ہے۔ (شرح الصدور، ص۱۸۸)

دو اندھیرے دور ہوں گے

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ ''فیضانِ سنت'' جلد 1 کے صفحہ 872 پر لکھتے ہیں: منقول ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سَیّدُنا مُوسٰی کَلِیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے فرمایا کہ میں نے اُمّتِ مُحَمّدِیہ علٰی صاحِبِہا الصَّلٰوۃ وَالسَّلام کو دو نور عطا کئے ہیں تا کہ وہ دو اندھیروں کے ضَرَر (یعنی نقصان) سے محفوظ

رہیں۔سَیِّدُ نا مُوسٰی کَلِیمُ اللّٰہ علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ نے عَرض کی: **یااللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! وہ **دونور** کون کون سے ہیں؟ اِرشاد ہوا: ''**نورِ رَمَضان اور نُورِقُرا ان**۔'' عَرض کی: **دو اندھیرے** کون کون سے ہیں؟ فرمایا، ''**ایک قَبْر کا اور دُوسرا قِیامت کا**۔''

(دُرَّۃُ النَّاصِحِین ص۹)

خوشبودار قبر

حضرت سیدنا عبداللّٰہ بن غالب حدانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی کو جب دفْن کیا گیا تو ان کی قَبْــــر سے مشک کی مہک آنے لگی۔ ایک مرتبہ کسی نے ان کو خواب میں دیکھا تو پوچھا: ''آپ کی **قَبْر** سے خوشبو کیسی آتی ہے؟'' فرمایا: ''**تِلْكَ رَائِحَةُ التِّلَاوَةِ وَالظَّمَاءِ** یعنی یہ **تلاوت اورروزے کی برکت ہے**۔'' (حلیة الاولیاء ،الحدیث۸۵۵۳، ج٦، ص٢٦٦)

نَماز وروزہ وحَــــجّ وزکوٰۃ کی توفیق
عطا ہو اُمّتِ محبوب کوسدا یا رب

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قبر میں تلاوت کرنے والے بزرگ

حضرتِ علّامہ جلالُ الدّین سُیُوطی الشّافِعی علیہ رحمۃ اللّٰہِ القوی نقل کرتے ہیں کہ کسی نے حضرتِ سیدنا ابوبکر بن مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد کو خواب میں دیکھا کہ وہ قران پڑھ رہے ہیں۔ پوچھا: آپ تو انتقال فرما چکے ہیں، کیسے پڑھ رہے ہیں؟ جواب دیا: ''اس لئے کہ میں ہرنماز اور ختم قران کے بعد دعا کیا کرتا تھا: ''اے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! تو مجھے **قَبْر** میں **تلاوتِ قران کی توفیق دینا**۔'' (شرح الصدور ،ص ۱۹۱)

﴿6﴾ صَبْر کے انوار

ایک طویل حدیث پاک میں یہ بھی ہے کہ جب مرنے والے کو قَبْر میں رکھا جاتا ہے تو نماز اس کی دائیں طرف آتی ہے اور روزے بائیں طرف اور قران وذکرواذکار اس کے سر کے پاس اور اس کا نمازوں کی طرف چلنا قدموں کی طرف اور صَبْر قَبْر کے ایک گوشہ میں آتا ہے۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ عذاب بھیجتا ہے تو نماز کہتی ہے: ''پیچھے ہٹ کہ یہ تمام زندگی تکالیف برداشت کرتا رہا، اب آرام سے لیٹا ہے۔'' پھر عذاب بائیں طرف سے آتا ہے تو روزے یہی جواب دیتے ہیں، سَر کی جانب سے آتا ہے تو یہی جواب ملتا ہے۔ پس عذاب کسی جانب سے بھی اس کے پاس نہیں پہنچتا۔ جس راہ سے جانا چاہتا ہے اُسی طرف سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دوست کو محفوظ پاتا ہے لہٰذا وہ وہاں سے چلا جاتا ہے۔ اس وقت صَبْر تمام اعمال سے کہتا ہے کہ میں اس لیے نہ بولا کہ اگر تم سب عاجز ہوجاتے تو میں بولتا، لیکن میں اب پُل صِراط اور میزان پر کام آؤں گا۔ (الموسوعة لابن ابی الدنیا ،الحدیث٤٢٥٤، ج٥، ص٤٧٢)

بدعقیدَگی سے توبہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کامل مسلمان بننے، غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنّتوں کی عادت ڈالنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہردم وابستہ رہئے، سنّتوں کی تربیت کیلئے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے مَدَنی انعامات کے مطابِق عمل کر کے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے رسالہ پُر کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمّے دار کو جمع کروایئے اور ہفتہ وار سنّتوں

بھرے اجتماع میں اوّل تا آخِر شرکت کیجئے۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایمان افروز **مَدَنی بہار** پیش کی جاتی ہے چُنانچِہ **لطیف آباد** حیدرآباد (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح بتایا: بعض لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے کی بِنا پر میرا ذِہن خراب ہوگیا اور میں تین سال تک **نیاز شریف** اور **مِیلاد شریف** وغیرہ پر گھر میں اعتراض کرتا رہا مجھے پہلے **دُرُود شریف** سے بَہُت شَغَف تھا (یعنی بے حد دلچسپی و رغبت تھی) مگر غَلَط صحبت کے سبب **دُرُودِ پاک** پڑھنے کا جذبہ ہی دم توڑ گیا۔ اِتّفاق سے ایک بار میں نے **دُرُود شریف** کی فضیلت پڑھی تو وہ جذبہ دوبارہ جاگا اور میں نے کثرت کے ساتھ **دُرُودِ پاک** پڑھنے کا معمول بنالیا۔ ایک رات جب **دُرُود شریف** پڑھتے پڑھتے سوگیا تو **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** مجھے خواب میں **سبز گُنبد** کا دیدار ہوگیا اور بے ساختہ میری زَبان سے **الصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ علیكَ یا رسولَ اللّٰہ** جاری ہوگیا۔ صبح جب اُٹھا تو میرے دل کے اندر ہل چل مچی ہوئی تھی، میں اِس سوچ میں پڑ گیا کہ آخِر حق کا راستہ کون سا ہے؟ حُسنِ اتِّفاق سے **دعوتِ اسلامی** والے عاشقانِ رسول کا سنّتوں کی تربیّت کا **مَدَنی قافِلہ** ہمارے گھر کی قریبی مسجِد میں آیا تو کسی نے مجھے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی دعوت دی ، میں چُونکہ مُتَذَبْذِب (Confuse) تھا اِس لئے تلاشِ حق کے جذبے کے تحت **مَدَنی قافِلے** کا مسافر بن گیا۔ میں نے سفید عمامہ باندھا تھا مگر سبز عمامے والے **مَدَنی قافِلے** والوں نے سفر کے دَوران مجھ پر نہ کسی قسم کی تنقید کی نہ ہی طَنْز کیا بلکہ اجنبیت ہی محسوس نہ ہونے دی۔ **امیرِ قافِلہ** نے **مَدَنی اِنعامات** کا تعارُف کروایا اور اسکے مطابِق معمول رکھنے کا مشورہ دیا۔ میں نے **مَدَنی انعامات** کا بغور مُطالَعہ کیا

تو چونک اٹھا کیوں کہ میں نے اتنے زبردست تربیتی **مَدَنی پھول** زندگی میں پہلی ہی بار پڑھے تھے۔ **عاشقانِ رسول** کی صحبت اور **مَدَنی انعامات** کی بَرَکت سے مجھ پر **ربِّ لَمْ یَزَل** عَزَّوَجَلَّ کا فضل ہوگیا۔ میں نے مَدَنی قافِلے کے تمام مسافِروں کو جمع کر کے اعلان کیا کہ کل تک میں بدعقیدہ تھا آپ سب گواہ ہو جائیے کہ آج سے **توبہ** کرتا ہوں اور **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہنے کی نیّت کرتا ہوں۔ اسلامی بھائیوں نے اِس پر فرحت و مُسرّت کا اظہار کیا۔ دوسرے دن **30** روپے کی نُکتی (بَیسن کی مٹھائی جو موتی کے دانوں کی طرح بنی ہوتی ہے) منگوا کر میں نے سرکارِ بغداد حُضُور رِغوثِ اعظم شیخ **عبدالقادِر جیلانی** قُدِّسَ سرُّہُ الرَّبّانی کی نیاز دِلوائی اور اپنے ہاتھوں سے تقسیم کی۔ میں 35 سال سے **سانس کے مَرَض** میں مبتَلا تھا، کوئی رات بِغیر تکلیف کے نہ گزرتی تھی، نیز میری سیدھی **داڑھ میں تکلیف** تھی جس کے باعِث صحیح طرح کھا بھی نہیں سکتا تھا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! **مَدَنی قافِلے** کی بَرَکت سے دورانِ سفر مجھے سانس کی کوئی تکلیف نہ ہوئی اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! میں سیدھی داڑھ سے بِغیر کسی تکلیف کے کھانا بھی کھا رہا ہوں۔ میرا دل گواہی دیتا ہے کہ **عقائدِ اَہلسنّت** حق ہیں اور میرا حُسنِ ظن ہے کہ **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی ماحول **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے **پیارے رسول** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں مقبول ہے۔

چھائے گر شیطنَت، تو کریں دیر مت ۔۔۔ قافلے میں چلیں، قافِلے میں چلو
صحبتِ بد میں پڑ، کر عقیدہ بگڑ ۔۔۔ گر گیا ہو چلیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! ۔۔۔ صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(غیبت کی تباہ کاریاں ص٦٠)

﴿7﴾ مسجد روشن کرنے کی برکت

حضرت سیِّدُ نا عمر رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ نے مرفوعاً روایت کی کہ ''جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مساجد کو روشن کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی قبر کو روشن فرمائے گا اور جس نے اس میں خوشبوئیں رکھیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ جنّت میں اس کے لئے خوشبو مہیا کرے گا۔''

(شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور، ص۱۵۹)

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اس روایت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: معلوم ہوا مسجِدیں بنانا اور انہیں عُود، لُوبان اور اگربتّی وغیرہ سے خوشبودار رکھنا کارِثواب ہے۔ مگر مسجِد میں دِیا سلائی (یعنی ماچس کی تیلی) نہ جلایئے کہ اس سے بارُود کی **بدبُو** نکلتی ہے اور مسجِد کو **بد بُو** سے بچانا واجِب ہے۔ بارُود کا **بَدبُودار** دُھواں اندر نہ آنے پائے اتنی دُور باہَر سے لُوبان یا اگربتّی وغیرہ سُلگا کر مسجِد میں لایئے۔ اگربتّیوں کو کسی بڑے طَشت وغیرہ میں رکھنا ضَروری ہے تاکہ اِس کی راکھ مسجِد کے فرش وغیرہ پر نہ گرے۔ اگربتّی کے پیکِٹ پر اگر جاندار کی تصویر بنی ہوئی ہو تو اُس کو کُھرچ ڈالئے۔ مسجِد (نیز گھروں اور کاروں وغیرہ) میں ''ایئر فریشنر'' (AIR FRESHNER) سے خوشبو کا چِھڑکاؤ مت کیجئے کہ اُس کے کیمیاوی مادّے فَضاء میں پھیل جاتے اور سانس کے ذَریعے **پھیپھڑوں** میں پُہنچ کر نقصان پہنچاتے ہیں۔ ایک طِبّی تحقیق کے مطابِق ایئر فریشنر کے استِعمال سے جِلد کا سرطان یعنی (SKIN CANCER) ہو سکتا ہے۔ (مسجِدیں خوشبودار رکھئے، ص۲،۳)

مزید معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالہ ''**مسجدیں خوشبودار رکھئے**'' کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿8﴾ مریض کی عِیادت

حضرت سیِّدُ نا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''حضرتِ سیِّد نا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سے عرض کی کہ ''مریض کی **عیادت** کرنے والے کو کیا اجر ملے گا؟'' تو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''اس کے لئے دو فرشتے مقرر کئے جائیں گے جو قیامت تک اس کی **قبر** میں روزانہ اس کی **عیادت** کریں گے۔'' (شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور، ص۱۵۹)

عِیادت کے مَدَنی پھول

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 310 صَفحات پر مشتمل کتاب ''**بہارِ شریعت**'' کے حصہ 16 صَفْحَہ 148 پر صدرُ الشَّریعہ بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ❁ مریض کی عِیادت کرنا سنت ہے ❁ اگر معلوم ہے کہ عِیادت کو جائے گا تو اس بیمار پر گراں گزرے گا ایسی حالت میں عِیادت نہ کرے ❁ عِیادت کو جائے اور مرض کی سختی دیکھے تو مریض کے سامنے یہ ظاہِر نہ کرے کہ تمھاری حالت خراب ہے اور نہ سر

ہلائے جس سے حالت کا خراب ہونا سمجھا جاتا ہے ❁ اس کے سامنے ایسی باتیں کرنی چاہئیں جو اس کے دل کو بھلی معلوم ہوں ❁ اس کی مزاج پُرسی کرے ❁ اس کے سر پر ہاتھ نہ رکھے مگر جبکہ وہ خود اس کی خواہش کرے۔ ❁ فاسق کی عیادت بھی جائز ہے کیونکہ عیادت حقوقِ اسلام سے ہے اور فاسق بھی مُسلِم ہے۔

(بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۴۸)

مریض کے لئے ایک دُعا

حضرتِ سیِّدنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ "جس نے کسی ایسے مریض کی عِیادت کی جس کی موت کا وقت قریب نہ آیا ہو اور سات مرتبہ یہ الفاظ کہے تو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اسے اس مرض سے شفا عطا فرمائے گا:

اَسْئَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ یعنی میں عظمت والے، عرش عظیم کے مالک یعنی **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سے تیرے لئے شفاء کا سوال کرتا ہوں۔

(سنن ابی داوٗد ، کتاب الجنائز ، باب الدعاء للمریض عند العیادۃ ، الحدیث ۳۱۰۶ ، ج ۳ ، ص ۲۵۱)

مَدَنی انعامات اور عیادت

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے اِس پُر فتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقۂ کار پر مشتمل شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ بنام "**مَدَنی انعامات**" بصورتِ سُوالات مُرتّب کیا ہے۔ اِسلامی بھائیوں کیلئے **72**، اسلامی بہنوں کیلئے **63**، طَلَبۂ علمِ دین کیلئے **92**، دینی طالِبات کیلئے **83**، مَدَنی

مُنّوں اور مَدَ نی مُنّیوں کیلئے **40** جبکہ خُصُوصی اسلامی بھائیوں (یعنی گونگے بہروں) کے لئے **27 مَدَ نی اِنعامات** ہیں۔ بے شمار اسلامی بھائی، اسلامی بہنیں اور طلَبہ **مَدَ نی اِنعامات** کے مطابِق عمل کر کے روزانہ سونے سے قبل "**فکرِ مدینہ کرتے ہوئے**" یعنی اپنے اعمال کا جائزہ لے کر **مَدَ نی اِنْعامات** کے جیبی سائز رسالے میں دیئے گئے خانے پُر کرتے ہیں۔ ان مَدَ نی اِنْعامات کو اِخلاص کے ساتھ اپنا لینے کے بعد نیک بننے اور گناہوں سے بچنے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں **اللہ** تعالیٰ کے فضل وکرم سے اکثر دُور ہوجاتی ہیں اور اس کی بَرَکت سے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذِہن بھی بنتا ہے۔ ان مَدَ نی انعامات میں سے ایک مَدَ نی انعام مریض کی عیادت بھی ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 23 صفحات پر مشتمل رسالے "**مَدَ نی انعامات**" کے صفحہ 17 پر مدنی انعام نمبر 53 ہے: کیا آپ نے اس ہفتہ کم از کم ایک مریض یا دُکھی کی گھر یا اسپتال جا کر سنت کے مطابق **غمخواری** کی اور اسکو تحفہ (خواہ مکتبۃ المدینہ کا شائع کردہ رسالہ یا پمفلٹ) پیش کرنے کے ساتھ ساتھ **تعویذاتِ عطّاریہ** کے استعمال کا مشورہ دیا؟

اُتار دے مری نَس نَس میں "مَدَ نی اِنعامات"
نصیب ہوتا رہے "مَدَ نی قافِلہ" یا رب

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

﴿9﴾ سورۂ مُلک پڑھنے کا انعام

حضرتِ سیِّدُ نا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ''جب بندہ قَبْــر میں جائے گا تو عذاب اس کے قدموں کی جانب سے آئے گا تو اس کے قدم کہیں گے: ''تیرے لئے میری طرف سے کوئی راستہ نہیں، کیونکہ یہ رات میں **سورۂ مُلْک** پڑھا کرتا تھا۔'' پھر عذاب اس کے سینے یا پیٹ کی طرف سے آئے گا تو وہ کہے گا کہ ''تمہارے لئے میری جانب سے کوئی راستہ نہیں، کیونکہ یہ رات میں **سورۂ مُلْک** پڑھا کرتا تھا۔'' پھر وہ اس کے سر کی طرف سے آئے گا تو سر کہے گا کہ ''تمہارے لئے میری طرف سے کوئی راستہ نہیں، کیونکہ یہ رات میں **سورۂ مُلْک** پڑھا کرتا تھا۔'' تو یہ سورت روکنے والی ہے، عذابِ قبر سے روکتی ہے، توراۃ میں اس کا نام **سورۂ مُلْک** ہے۔ جو اسے رات میں پڑھتا ہے بہت زیادہ اور اچھا عمل کرتا ہے۔

(المستدرك، كتاب التفسير، باب المانعة من عذاب القبر، الحديث ٣٨٩٢، ج٣، ص ٣٢٢)

قبر میں سورۂ مُلک پڑھی جارہی تھی

خطیبِ سامرہ حضرت سیدنا ابوالحسن سامری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی بہت پرہیز گار بُزرگ تھے، انہوں نے لوگوں کو سامرہ کے قبرستان میں ایک قَبْــر دکھائی کہ مجھے یہاں سے مسلسل سورۂ ملک پڑھنے کی آواز سنائی دی تھی۔ (شرح الصدور، ص ۱۹۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سورۂ ملک کی تلاوت کرنا ایک مَدَنی انعام بھی ہے چنانچہ مدنی انعام نمبر 3 ہے: کیا آج آپ نے نمازِ پنجگانہ کے بعد نیز سوتے وقت

کم از کم ایک ایک بار آیَتُ الکُرسی،سورۃُ الْاِخلاص اور تسبیحِ فاطِمہ رَضِیَ اللہ تعالٰی عنہا پڑھی؟ نیز روزانہ رات میں سورۃُ الملك پڑھ یا سُن لی؟

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قبر میں فرشتہ قران پڑھائے گا

رسولِ ثَقَلَین، سلطانِ کونَین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا:''جو شخص قران پڑھنا شروع کرے اور اسے اَزْبَر کرنے سے پہلے ہی مرجائے تو اس کی قَبْر میں ایک فرشتہ اسے قران شریف سکھاتا ہے تو اس حال میں وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات کرے گا کہ اسے پورا قران حِفْظ ہوگا۔'' (کنز العمال،الحدیث ٢٤٤٢٦،ج ١،ص ٣٧٢)

﴿10﴾ سورۂ یٰسٓ شریف کی برکت

مُلک یمن میں جب لوگ ایک مُردے کو دفن کرکے واپس ہونے لگے تو انہوں نے قَبْر میں مارنے پیٹنے کی آواز سنی۔ پھر اچانک قَبْر سے ایک کالا کتا نمودار ہوا۔ ایک شخص نے پوچھا:''تو کون ہے؟'' اس نے جواب دیا:''میں میِّت کا بُرا عمل ہوں۔'' پوچھا:''پٹائی تمہاری ہو رہی تھی یا اس مردے کی؟'' اس نے کہا:''میری ہی ہو رہی تھی، سورۂ یٰسٓ اور دوسری سورتیں اس کے پاس تھیں، وہ میرے اور اس کے درمیان حائل ہو گئیں اور مجھ کو مار بھگایا۔'' (شرح الصدور ص ١٨٦)

﴿11﴾ سورۂ سجدہ شَفاعت کرے گی

حضرت خالد بن مَعْدان تابِعی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سورۂ

سجدہ قبر میں اپنے پڑھنے والے کے بارے میں جھگڑا کرے گی اور عرض کرے گی: ''یااللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر میں تیری کتاب میں سے ہوں تو اس کے بارے میں میری سِفارش قبول فرمالے اور اگر میں تیری کتاب میں سے نہیں ہوں تو مجھے اپنی کتاب سے مٹا دے۔'' سورۂ سجدہ پرندے کی مانند ہوگی اور اپنے پروں کو پڑھنے والے پر پھیلا دے گی، اس کے حق میں شفاعت کرے گی اور اسے قبر کے عذاب سے بچائے گی۔ (درمنثور ج٦ ص ٥٣٥)

﴿12﴾ سورۂ زِلزال پڑھنے کی برکتیں

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے: جس نے جمعہ کے دن مغرب کے بعد دو رکعت نماز پڑھی اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ''اِذَا زُلْزِلَت'' (یعنی سورۂ زِلْزَال) پندرہ مرتبہ پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس پر سکراتِ موت کی سختی نرم کر دے گا، اسے عذابِ قبر سے محفوظ فرما دے گا اور پُلْ صِراط پر ثابِت قدمی عطا فرمائے گا۔ (شرح الصدور ص١٨٦)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب میّت قبر میں دفن کی جاتی ہے تو قبر اسے دباتی ہے، قبر کے دبانے سے نہ مؤمن بچتا ہے نہ کافر، نہ نیک نہ بَد، بچہ نہ جوان، فرق صرف یہ ہے کہ کافر سخت دباؤ میں پکڑا جاتا ہے اس کی پسلیاں اِدھر اُدھر ہو جاتی ہیں اور مؤمن کے لئے دباؤ ایسا ہوتا ہے جس طرح ماں اپنے بچے کو پیار سے دباتی ہے، بلی اپنے بچے کو بھی منہ میں دباتی ہے اور چوہے کو بھی مگر دونوں میں فرق ہے۔

(ماخوذ از مرأۃ المناجیح ج اص ۱۴۱ و ج ۲ ص ۴۵۷، ۴۵۶)

﴿13﴾ سورۂ اخلاص پڑھنے کا فائدہ

حضورِ اکرم، نورِ مجسّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مرض الموت میں سورۃُ الْاِخلاص پڑھی تو وہ قبر کے فتنے اور اس کے دبانے سے محفوظ رہے گا۔ (المعجم الاوسط ج٤ ص٢٢٢ حدیث٥٧٨٥)

﴿14﴾ شبِ جمعہ کا دُرُود

بُزُرگانِ دین علیہم رحمۃُ اللّٰہِ الْمُبِین نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

وہ موت کے وقت سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زِیارت کرے گا اور قبْر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اسے قبْر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔

(اَفضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السّادات ص ١٥١ ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿15﴾ قبر کی غم گُسار

حضرت سیدنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم فرماتے ہیں کہ میں نے ایک جنازہ کو کندھا دینے کے بعد کہا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ میرے لیے موت میں بَرَکت

دے۔تو ایک غیبی آواز سُنائی دی: ''اور موت کے بعد بھی۔'' یہ سن کر مجھ پر بہت خوف طاری ہوا۔ جب لوگ اسے دفن کر چکے تو میں قبر کے پاس بیٹھ کر احوالِ آخرت پر غور و فکر کرنے لگا۔ اچانک قبر سے ایک حسین و جمیل شخص باہر نکلا، اس نے صاف ستھرے کپڑے پہن رکھے تھے جن سے خوشبو مہک رہی تھی۔ اس نے مجھ سے کہا کہ: ''اے ابراہیم!'' میں نے کہا: ''لَبَّیْك۔'' پھر میں نے ان سے پوچھا: ''خدا عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے، آپ کون ہیں؟'' انہوں نے جواب دیا: تخت پر سے ''موت کے بعد بھی'' کہنے والا میں ہی ہوں۔ میں نے کہا کہ آخر آپ کا نام کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ میرا نام سنّت ہے میں دنیا میں انسان کی ہمدرد ہوتی ہوں اور قبر میں نور و مُونس و غم گُسار اور قیامت میں جنت کی طرف رہنما اور قائد بنتی ہوں۔ (شرح الصدور، ص ۲۰٤)

﴿16﴾ تَہَجُّد کا نور

تَاجدارِ حَرَم، سَرَاپا جُود و کرم صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ایک مرتبہ حضرت ابوذر غفاری رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ سے فرمایا: ''جب تم کہیں سفر پر روانہ ہوتے ہو تو کتنی تیاری کرتے ہو! قیامت کی تیاری کا عالَم کیا ہوگا! اے ابوذر (رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ)! کیا میں تم کو ایسی شے کی خبر نہ دوں جو تمہیں قیامت کے دن نفع دے؟'' حضرت سیدنا ابوذر غفاری رَضِیَ اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم پر قربان ضرور ارشاد فرمائیے تو آپ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''سخت گرمی کے موسم میں حَشر کے لئے روزہ رکھو اور رات کی تاریکی میں دو

رکعتیں پڑھوتا کہ قبر میں روشنی ہو۔"

(موسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب التھجد وقیام اللیل، الحدیث ۱۰، ج۱، ص ۲۴۷)

حضرتِ سیِّدُنا شَفیق بلخی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ البارِی فرماتے ہیں، ہم نے پانچ چیزوں کو پانچ میں پایا(۱) گناہوں کے علاج کو نمازِ چاشت میں (۲) قبروں کی روشنی کو تَہَجُّد میں (۳) مُنکَر نکیر کے جوابات کو تلاوتِ قُران میں (٤) پُلِ صِراط پر سے سلامت گزرنے کو روزہ اور صَدَقہ وخیرات میں (۵) حَشر میں سایۂ عَرش پانے کو گوشہ نشینی میں۔(مُلَخَّصاً مِنْ شَرْحِ الصُّدُور، ص١٤٦)

نمازِ تَہَجُّد ادا کرنا ایک مَدَنی انعام بھی ہے چنانچہ مدنی انعام نمبر 19 ہے:

کیا آج آپ نے نماز تہجُّد، اِشراق و چاشت اور اَوَّابِین ادا فرمائے؟

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿17﴾ ایک ہزار اَنوار

سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں کہ "جس شخص نے عید کے دن تین سو مرتبہ سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ پڑھا اور فوت ہوجانے والے مسلمانوں کی روحوں کو اس کا ثواب ہدیہ کیا تو ہر مسلمان کی قبر میں ایک ہزار انوار داخل ہوتے ہیں اور جب وہ مرے گا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی قبر میں ایک ہزار انوار داخل فرمائے گا۔" (مکاشفة القلوب، ص۳۰۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿18﴾ نیکی کی دعوت

اللہ تبارَکَ وَ تَعالٰی نے حضرتِ سیِّدُ نا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ عَلیٰ نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام کی طرف وحی فرمائی: **''بھلائی کی باتیں خود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وحشت نہ ہو۔''** (حلیۃ الاولیاء ج٦،ص٥،رقم٧٦٢٢)

مُبلّغین کی قبریں اِن شآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جگمگائیں گی

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اس روایت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: **اِس** روایت سے نیکی کی بات سیکھنے سکھانے کا اجر وثواب معلوم ہوا۔ **سنّتوں بھرا بیان** کرنے یا **درس** دینے اور سننے والوں کے تو وارے ہی نیارے ہو جائیں گے، **اِنْ شآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اُن کی قبریں اندر سے جگمگ جگمگ کر رہی ہوں گی اور انہیں کسی قسم کا خوف محسوس نہیں ہوگا۔ **انفرادی کوشش** کرتے ہوئے **نیکی کی دعوت** دینے والوں، **مَدَنی قافِلے** میں سفر اور **فکرِ مدینہ** کرکے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ روزانہ پُر کرنے کی ترغیب دلانے والوں اور **سنّتوں بھرے اجتماع** کی دعوت پیش کرنے والوں نیز مُبلّغین کی **نیکی کی دعوت** کو سننے والوں کی قُبور بھی **اِن شآءَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ حُضُور مُفِیضُ النُّور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نور کے صدقے نورٌ علٰی نور ہوں گی۔

عطا ہو ''نیکی کی دعوت'' کا خوب جذبہ کہ
دوں دھوم سنّتِ محبوب کی مچا یا رب

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿19﴾ دنیا میں مصیبت اٹھانا

کسی بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے حضرتِ سیِّدُ نا حسن بن ذکوان علیہ رحمۃالرحمٰن کواُن کی وَفات کے ایک سال بعد خواب میں دیکھا تواِستِفسار کیا: کونسی قَبر یں زِیادہ روشن ہیں؟ فرمایا، دُنیا میں مصیبتیں اُٹھانے والوں کی۔

(تنبیہ المغترین،الباب الثالث، ص١٦٦)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے !وہ گُھپ اندھیری قَبر جسے دنیا کا کوئی برقی بلب روشن نہیں کرسکتا **ان شآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ وہ میٹھے میٹھے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے نور کے صدقے پریشان حالوں کیلئے نور نور ہوکر جگمگا اُٹھے گی۔

خواب میں بھی ایسا اندھیرا کبھی دیکھا نہ تھا جیسا اندھیرا ہماری قبر میں سرکار ہے

یــــارسـولَ الـلّٰــہ آ کر قبر روشن کیجئے ذات بے شک آپ کی تو مَنبَعِ انوار ہے

صَــلُّــوا عَلَــی الْـحَبِیب ! صــلَّــی الـلّٰهُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿20﴾ لوگوں کو تکلیف نہ پہنچانے کا انعام

حضرت سیِّد نا ابو کاہل رَضِیَ اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ جولوگوں کو تکلیف پہنچانے سے باز رہا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُسے **قبْر** کی تکلیف سے بچائے گا۔

(المعجم الکبیر،الحدیث ٩٢٨، ج١٨، ص ٣٦١)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی مسلمان کی بلاوجہ شرعی دل آزاری کبیرہ گناہ

حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ سلطانِ دوجہان صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''مَنْ اٰذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہ یعنی جس نے (بلاوجہ شرعی) کسی مسلمان کو اِیذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ایذا دی۔''

(المعجم الاوسط، ج ٢ ص ٣٨٦ الحدیث ٣٦٠٧)

﴿21﴾ ایصالِ ثواب

شفیعُ الْمُذْنِبِیْن، جنابِ رحمۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ قَبْــــر میں میّت ڈوبتے ہوئے فریادی کی طرح ہوتی ہے کہ ماں باپ بھائی یا دوست کی دعائے خیر کے پہنچنے کی منتظر رہتی ہے، پھر جب اُسے دعا پہنچ جاتی ہے تو یہ اسے دنیا کی تمام نعمتوں سے زیادہ پیاری ہوتی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ زمین والوں کی دعا سے قبْر والوں کو ثواب کے پہاڑ دیتا ہے اور یقیناً زندہ کا مُردوں کے لئے دعائے مَغْفِرت کرنا ان کے لئے تحفہ ہے۔ (شعب الایمان، باب فی برالوالدین، الحدیث ٧٩٠٥، ج٦، ص٢٠٣)

زندوں کا تحفہ

حضرتِ سیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم سے سنا کہ ''جب کوئی میّت کو ایصالِ ثواب کرتا ہے تو جبرائیل (عَلَیْہِ السَّلام) اسے ایک نورانی طباق میں رکھ کر قبْر کے کنارے کھڑے ہوجاتے ہیں اور کہتے ہیں: ''اے گہری قبْر کے ساتھی! یہ تحفہ تیرے گھر والوں نے بھیجا ہے، اسے قبول کر لے۔'' پھر جب وہ ثواب اس کی قبر میں داخل ہوتا ہے تو وہ

مُردہ اس سے بے حد خوشی محسوس کرتا ہے اور اس کے وہ پڑوسی غمگین ہو جاتے ہیں جن کی طرف کوئی شے ہدیہ نہیں کی گئی ہوتی۔"

(المعجم الاوسط للطبرانی، باب من اسمه محمد، الحديث ٦٥٠٤، ج ٥، ص ٣٧)

"کَرَم" کے تین حُروف کی نسبت سے ایصالِ ثواب کی 3 حکایات

(۱) باغ صدقہ کر دیا

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰه تعالٰی عنهما سے روایت ہے کہ ایک صحابی نے عرض کی: "یا رسولَ اللہ صلَّی اللّٰه تعالٰی علیه واٰلہٖ وسلَّم! میری ماں فوت ہو چکی ہے اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں تو کیا وہ اسے **نفع** پہنچائے گا؟" رحمتِ دارین، تاجدارِ حَرَمَین صلَّی اللّٰه تعالٰی علیه واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "ہاں۔" انہوں نے عرض کی: "میرے پاس ایک باغ ہے، آپ صلَّی اللّٰه تعالٰی علیه واٰلہٖ وسلَّم گواہ رہئے میں نے یہ **باغ** اُس کی طرف سے صدقہ کر دیا۔"

(الترمذی، کتاب الزکوة، باب ماجاء فی الصدقة، الحديث ٦٦٩ ج ٢، ص ١٤٨)

(۲) فسادی کی مغفرت

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن صالح رحمة اللّٰه تعالٰی علیه فرماتے ہیں کہ میں نے ابونواس کو (اس کے مرنے کے بعد) خواب میں دیکھا کہ وہ بڑی نعمتوں میں ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟" اس نے جواب دیا کہ "اللہ تعالٰی نے میری بخشش فرمانے کے ساتھ ساتھ یہ نعمتیں بھی عطا فرمائی ہیں۔"

میں نے دریافت کیا کہ ''تیری مغفرت کا سبب کیا چیز بنی حالانکہ تُو تو فسادی تھا؟'' اس نے کہا کہ ''دراصل ایک نیک شخص رات کو قبرستان میں آیا اور اپنی چادر بچھا کر اس پر دو رکعت نماز پڑھی اور ان دونوں رکعتوں میں دو ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص یعنی **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ** پڑھ کر اس کا ثواب تمام قبرستان والوں کو بخش دیا۔ چنانچہ اس کی برکت سے **اللّٰه** عَزَّوَجَلَّ نے تمام قبرستان والوں کی مغفرت فرما دی اور چونکہ میں بھی ان تمام میں شامل تھا لہٰذا مجھے بھی بخش دیا۔ (شرح الصدور، ص ۲۹۲)

(۳) روزانہ ایک قرانِ پاک ایصالِ ثواب کرنے والا نوجوان

ایک بزرگ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ کسی شخص نے خواب میں دیکھا کہ قبرستان کی تمام قبریں پھٹ گئی ہیں اور مردے ان سے باہر نکل کر جلدی جلدی زمین سے کوئی چیز سمیٹ رہے ہیں، لیکن مُردوں میں سے ایک شخص فارغ بیٹھا ہوا ہے، وہ کچھ نہیں چنتا۔ اس شخص نے اسے جا کر سلام کیا اور پوچھا: ''یہ لوگ کیا چُن رہے ہیں؟'' اس نے جواب دیا: ''زندہ لوگ جو کچھ صدقہ، دُعا یا دُرُود وغیرہ اس قبرستان والوں کو بھیجتے ہیں، اس کی برکات سمیٹ رہے ہیں۔'' اس نے کہا: تم کیوں نہیں چُنتے؟'' جواب دیا: ''مجھے اس وجہ سے فراغت ہے کہ میرا ایک بیٹا حافظِ قرآن ہے جو فلاں بازار میں حلوہ بیچتا ہے، وہ روزانہ ایک قرآنِ پاک پڑھ کر مجھے بخشتا (یعنی ایصالِ ثواب کرتا) ہے۔'' یہ شخص صبح اُسی بازار میں گیا، دیکھا کہ ایک نوجوان حلوہ بیچ رہا ہے اور اس کے ہونٹ ہل رہے ہیں۔ اس شخص نے جب نوجوان سے پوچھا ''تم کیا پڑھ

رہے ہو؟'' تو اس نے جواب دیا کہ میں روزانہ ایک قرآن پاک پڑھ کر اپنے والدین کو بخشتا (یعنی ایصالِ ثواب کرتا) ہوں، اسی کی تلاوت کر رہا ہوں۔ کچھ عرصے بعد اس نے خواب میں دوبارہ اسی قبرستان کے مُردوں کو کچھ چنتے ہوئے دیکھا، اس مرتبہ وہ شخص بھی چننے میں مصروف تھا کہ جس کا بیٹا اسے قرآن پاک پڑھ کر بخشتا (یعنی ایصالِ ثواب) کرتا تھا، اُسے چنتے دیکھ کر اِسے بہت تعجب ہوا، اتنے میں اس کی آنکھ کھل گئی۔ صبح اٹھ کر اسی بازار میں گیا اور تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ حلوہ بیچنے والے نوجوان کا بھی انتقال ہو چکا ہے۔ (روض الرياحين، الحكاية السابعة والخمسون بعد المائة، ص١٧٧)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّى اللّٰهُ تعالٰى على محمَّد

﴿22﴾ صدقہ دینے سے قبر کی گرمی دور ہوتی ہے

حضرتِ سیِّدُنا عُقْبَہ رَضِیَ اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''بیشک کسی شخص کا **صدقہ** اس کی **قبر** سے **گرمی** کو دور کر دیتا ہے اور قیامت کے دن مؤمن اپنے **صدقے** کے سائے میں ہوگا۔'' (المعجم الكبير، الحديث ٧٨٨، ج ١٧، ص ٢٨٦)

راہِ خدا میں خرچ کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خرچ کرنے میں فائدہ ہی فائدہ ہے، آخرت میں اجر و ثواب کی حقداری تو ہے ہی، بعض اَوقات دنیا میں بھی اضافے کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ اس کا نِعْمَ الْبَدَل عطا کیا جاتا ہے اور یہ

یقینی بات ہے کہ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں دینے سے بڑھتا ہے گھٹتا نہیں جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: دو عالَم کے مالِک و مختار، مکّی مَدَنی سرکار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ مُعاف کرنے کی وجہ سے بندے کی عزّت ہی بڑھاتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی رِضا کی خاطِر انکساری کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بلندی عطا فرماتا ہے۔

(صحیح مسلم ص ۱۳۹۷ حدیث ۲۵۸۸)

اپنے صدقات دعوتِ اسلامی کو دیجئے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر تحریک دعوتِ اسلامی 41 سے زیادہ شعبہ جات میں مَدَنی کام کررہی ہے۔ برائے کرم! اپنی زکوٰۃ و عُشر اور صدقات و خیرات دعوتِ اسلامی کو دینے کے ساتھ ساتھ اپنے رشتہ داروں، پڑوسیوں اور دوستوں پر بھی اِنفرادی کوشش فرماکر ان کے زکوٰۃ و عشر اور دیگر عَطِیّات دعوتِ اسلامی کے مَدَنی مرکز پر پہنچا کر یا کسی ذمّہ دار اسلامی بھائی کو دے کر یا مَدَنی مرکز پر فون کر کے کسی اسلامی بھائی کو طلب فرما کر انہیں عنایت فرمادیجئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا سینہ مدینہ بنائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ کراچی، پاکستان

فون: 4921389-91

www.dawateislami.net / www.dawateislami.org

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿23تا29﴾ ختم نہ ہونے والے 7 عمل

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''مومن کے انتقال کے بعد اس کے عمل اور نیکیوں میں سے جو کچھ اسے ملتا رہے گا، وہ یہ ہے: (۱) اس کا وہ علم جسے اس نے سکھایا اور پھیلایا اور (۲) نیک بیٹا جسے اس نے چھوڑا، یا (۳) وہ قرآن پاک جسے وِرثہ میں چھوڑا، یا (۴) وہ مسجد جسے اس نے بنایا، یا (۵) مسافر خانہ بنایا، یا (٦) کسی نہر کو جاری کیا، یا (۷) وہ صدقہ جاریہ جسے اس نے حالتِ صحت اور زندگی میں اپنے مال سے دیا، ان کا ثواب اسے موت کے بعد بھی ملتا رہے گا۔''

(ابن ماجه ، كتاب السنة ،باب ثواب معلم الناس الخير،الحديث ۲٤۲،ج ۱، ص ۱۵۸)

عِلْم قبر میں ساتھ رہے گا

سیِّدُ الْمُرسَلِین، جنابِ رحمۃٌ لِّلْعٰلمِین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ جب عالم فوت ہوتا ہے تو اس کا علم قیامت تک قبر میں اس کو مانوس کرنے کے لئے مُتَشَکِّل ہو کر (یعنی شکل اختیار کرکے) رہتا ہے اور زمین کے کیڑوں کو دور کرتا ہے۔

(شرح الصدور للسیوطی،باب احادیث الرسول ﷺ فی عدة امور،ص ۱۵۸)

اولاد کو عِلْمِ دین سکھانے کی بَرَکت

حضرت سیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ایک قبر کے پاس سے گزرے تو دیکھا کہ قبر میں مُردے کو عذاب ہو رہا تھا۔ کچھ دیر بعد پھر گزرے تو دیکھا کہ قبر میں نور ہی نور ہے اور وہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت برس رہی ہے۔ آپ عَلَیْہِ

السّلام بہت حیران ہوئے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: **یااللہ** عَزَّوَجَلَّ! مجھے اس کا راز بتادے کہ پہلے اس پر عذاب کیوں ہو رہا تھا اور اب اسے جنت کی نعمتیں کیسے مل گئیں؟ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''اے عیسٰی! یہ سخت گنہگار اور بدکار تھا، اس وجہ سے عذاب میں گرفتار تھا، مرنے کے بعد اس کے گھر **لڑکا** پیدا ہوا اور آج اس کو مدرسے بھیجا گیا، استاذ نے اسے **بِسْمِ اللہ** پڑھائی، مجھے حیا آئی کہ میں زمین کے اندر اس شخص کو **عذاب** دوں جس کا بچہ زمین پر میرا نام لے رہا ہے۔''

(التفسیر الکبیر، الباب الحادی عشر، ج ۱، ص ۱۵۵)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ علم دین سکھانے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدارس المدینہ اور جامعات المدینہ بھی ہیں جہاں پر ہزارہا طلبہ وطالبات الگ الگ علمِ دین حاصل کرتے ہیں۔ ؎

مِری آنے والی نسلیں تیرے عشق ہی میں مچلیں
انہیں نیک تم بنانا مَدَنی مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿30﴾ مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنے کا ثواب

نبی رحمت، شفیعِ اُمت، قاسِمِ نعمت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص کسی مؤمن کے دل میں **خوشی** داخل کرتا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت اور ذکر میں مصروف رہتا ہے۔ جب وہ بندہ اپنی **قبر** میں چلا جاتا ہے تو وہ فرشتہ اس کے پاس آکر پوچھتا ہے: ''کیا تو

مجھے نہیں پہچانتا؟'' وہ کہتا ہے کہ ''تو کون ہے؟'' تو وہ فرشتہ کہتا ہے کہ ''میں وہ **خوشی** ہوں جسے تو نے فلاں کے دل میں داخل کیا تھا، آج میں تیری **وحشت** میں تجھے اُنس پہنچاؤں گا اور سوالات کے جوابات میں ثابت قدم رکھوں گا اور تجھے روزِ قیامت کے مناظر دکھاؤں گا اور تیرے لئے تیرے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سفارش کروں گا اور تجھے **جنت** میں تیرا ٹھکانا دکھاؤں گا۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب البر والصلۃ، باب الترغیب فی قضاء حوائج المسلمین، الحدیث ۲۳، ج ۳، ص ۲٦٦)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! کسی کے دل میں خوشی داخل کرنا کتنا آسان مگر اس کا انعام کتنا شاندار ہے، مگر یہ فضیلت اسی وقت حاصل ہو سکے گی جب وہ خوشی عین شریعت کے مطابق ہو چُنانچہ اگر عورت نے شوہر کو خوش کرنے کے لئے بے پردگی کی یا بیٹے نے باپ کو خوش کرنے کے لئے داڑھی منڈا دی یا ایک مٹھی سے گھٹا دی تو وہ اس فضیلت کا ہرگز حقدار نہیں ہوگا بلکہ مبتلائے عذابِ نار ہوگا۔ ہم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے غضب سے پناہ مانگتے ہیں اور اس سے رحمت کا سوال کرتے ہیں۔

کسی کے دل میں خوشی داخل کرنے کے چند کام

۞ کسی پیاسے کو پانی پلا دینا ۞ کسی بھوکے کو کھانا کھلا دینا ۞ کوئی دعا کے لئے کہے تو فوراً اس کے لئے دعا کر دینا ۞ ضرورت مند کی مدد کرنا ۞ حاجت مند کو قرض دینا ۞ تنگدست مقروض کو قرض ادا کرنے میں مہلت دینا ۞ غریب مریض کی عیادت کو جانا ۞ مسکرا کر بات کرنا ۞ کوئی غلطی کر بیٹھے تو اس سے درگزر

کرنا ۞ پسندیدہ چیز کھلانا ۞ اہم مواقع پر تحفہ دینا ۞ والدین کی خدمت کرنا ۞ مظلوم کی مدد کرنا ۞ دوران سفر بیٹھنے کے لئے جگہ دے دینا۔

رہیں بھلائی کی راہوں میں گامزن ہر دم
کریں نہ رُخ مرے پاؤں گناہ کا یارب

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عذابِ قبر سے محفوظ رہنے والے خوش نصیب

(۱)شہید عذابِ قبر سے محفوظ رہتا ھے

حضرتِ سیِّدُ نامِقدام بن مَعدِی کَرِبَ رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ''شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''بیشک **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ شہید کو چھ انعام عطا فرماتا ہے: (۱) اس کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اس کی مغفرت فرما دیتا ہے اور جنت میں اسے اس کا ٹھکانا دکھا دیتا ہے (۲) اسے **عذابِ قبر** سے محفوظ فرماتا ہے (۳) قیامت کے دن اسے بڑی گھبراہٹ سے امن عطا فرمائے گا (۴) اس کے سر پر وقار کا تاج رکھے گا جس کا یاقوت دنیا اور اس کی ہر چیز سے بہتر ہوگا (۵) اس کا حُوروں میں سے 72 حوروں کے ساتھ نکاح کرائے گا (٦) اس کی ستّر رشتہ داروں کے حق میں **شفاعت قبول** فرمائے گا۔''

(ابن ماجہ، کتاب الجهاد، باب فضل الشهادة فی سبیل الله، الحدیث ۲۷۹۹، ج۳، ص ۳٦۰)

(۲)پیٹ کے مرض میں مرنے والا

سیّدُ الصّٰلِحین،سیّدُ المُرسَلِین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ جسے اس کے پیٹ نے مارا(یعنی جسے پیٹ کی تکلیف کی وجہ سے موت آئی)تو اسے عذابِ قبر نہ ہوگا۔

(جامع الترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الشهداء من هم، الحدیث ۱۰۶٦، ج ۲، ص ۳۳٤)

مُفَسِّرِشَہیر حَکِیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: پیٹ کی بیماری سے مرنے والا عذابِ قبر سے محفوظ ہے کیونکہ اسے دنیا میں اس مرض کی وجہ سے بہت تکلیف پہنچ چکی ہے، یہ تکلیف قبر کا دَفعِیَہ بن گئی۔

(مراۃ المناجیح، ج ۲، ص ۴۲۵، ۴۲۶)

(۳)جمعہ کے دن فوت ہونے والا

مصطفٰی جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات فوت ہو جائے تو اللہ عزَّوَجَلَّ اس کو عذابِ قبر سے محفوظ رکھتا ہے۔''

(جامع الترمذی، کتاب الجنائز، باب فیمن مات یوم الجمعة، الحدیث ۱۰۷٦، ج ۲، ص ۳۳۹)

مُفَسِّرِشَہیر حَکِیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: یعنی جمعہ کی شب یا جمعہ کے دن مرنے والے مومن سے نہ حسابِ قبر ہو نہ عذابِ قبر کیونکہ اس دن کی موت شہادت کی موت ہے اور شہید حساب و عذاب سے

محفوظ ہے جیسا کہ دیگر روایات میں ہے ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ آٹھ شخصوں سے حساب قبر نہیں ہوتا جن میں سے ایک یہ بھی ہے۔(مراۃ المناجیح، ج ۲،ص ۳۲۸، ۳۲۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۴)قبر میں وحشت نہ ہوگی

شفیعُ الْمُذْنِبِیْن، انیسُ الْغَرِیْبِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے دن میں سومرتبہ ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْن'' پڑھا تو وہ فَقْر سے محفوظ رہے گا، اسے قَبْر میں وحشت نہ ہوگی اور جنت کے دروازے اس کیلئے کھل جائیں گے۔(کنز العمال، الحدیث ۳۸۹۳، ج ۲، ص ۱۰۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قبر میں خوشخبری پانے والوں کی حکایات

(۱) کلمۂ شہادت کی تصدیق کرنے والے کی بخشش ہوگئی

ایک بصری بزرگ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا بھتیجا غلط صحبت میں پڑ گیا اور طوائفوں کے پاس آنے جانے لگا۔ وہ جب بھی اپنے بھتیجے کو نصیحت کرتے وہ سُنی ان سُنی کر دیتا۔ بعدِ انتقال جب اس لڑکے کو قَبْر میں اتار دیا گیا تو لوگوں کو کچھ شُبہ ہوا، چنانچہ ایک اینٹ ہٹا کر اندر دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ اس کی قَبْر بصرہ کے گھڑ دوڑ کے میدان سے بھی وسیع ہے اور وہ درمیان میں کھڑا ہے۔ اینٹ کو اسی جگہ واپس لگا دیا گیا اور گھر آ کر جب اس کی بیوی سے اس کے اعمال کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اس نے کہا کہ یہ جب موذن کو یہ کہتے سنتا: ''اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ

مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ (یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے سوا کوئی معبود نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے رسول ہیں)'' تو کہا کرتا: '' وَاَنَا اَشْھَدُ بِمَا شَھِدْتَ بِہٖ یعنی جس کی تو گواہی دیتا ہے اسی کی گواہی میں بھی دیتا ہوں۔'' اور دوسروں سے بھی کہتا تھا کہ یہی کہو۔

(الموسوعة لابن ابی الدنیا ،الحدیث ۳۱۹، ج ۵، ص ۵۰۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح ہر برائی سے بچنا ضروری ہے اسی طرح چھوٹی سے چھوٹی نیکی چھوڑنی نہیں چاہئے کیا معلوم کہ وہ نیکی جو بظاہر بہت آسان نظر آتی ہے ہماری بخشش کا وسیلہ بن جائے۔ اِس حکایت سے کسی کو یہ غلط فہمی نہ ہو جائے کہ **مَعَاذَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ خوب جی بھر کے گناہ کرتے رہیں گے، تھوڑی بہت نیکیاں کر لیا کریں گے کوئی نہ کوئی نیکی بخشش کا سبب بن ہی جائے گی ،ایسا سوچنا نادانی ہے کیونکہ **اللّٰہ** تعالٰی بے نیاز ہے وہ چاہے تو نیکیوں کے پہاڑ کھڑے کرنے والے کو صرف ایک گناہ کی وجہ سے جہنم میں بھیج دے اور اگر چاہے تو گناہوں کے دفتر بھرے ہونے کے باوجود کسی کو محض ایک نیکی کی وجہ سے بخش دے، بہرحال یہ سب اس کی مرضی پر موقوف ہے، ہمیں خوب خوب نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کی سعی کرنی چاہئے۔ نیز اس حکایت سے ضمناً اذان کا جواب دینے کا فائدہ بھی معلوم ہوا، جوابِ اذان کی احادیثِ مبارکہ میں بڑی فضیلت آئی ہے چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالے ''فیضانِ اذان'' میں ہے:

اذان کے جواب کی فضیلت

مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ایکبار فرمایا: اے عورتو! جب تم بلال کو اذان واقامت کہتے سنو تو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تمہارے لئے ہر کَلِمہ کے بدلے **ایک لاکھ** نیکیاں لکھے گا اور **ایک ہزار** دَرَجات بُلند فرمائے گا اور **ایک ہزار** گناہ مٹائے گا۔ خواتین نے یہ سُن کر عرض کی، یہ تو عورتوں کیلئے ہے مردوں کیلئے کیا ہے؟ فرمایا: مردوں کیلئے دُگنا۔

(تاریخ دِمشق لابنِ عَساکِر ج ۵۵ ص ۷۵)

3 کروڑ 24 لاکھ نیکیاں کمایئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت پر قربان! اُس نے ہمارے لئے نیکیاں کمانا، اپنے دَرَجات بڑھوانا اور گناہ بخشوانا کس قدر آسان فرمادیا ہے مگر افسوس! اتنی آسانیوں کے باوُجُود بھی ہم غفلت کا شِکار رہتے ہیں۔ پیش کردہ حدیثِ مبارَک میں **جوابِ اذان** کی جو فضیلت بیان ہوئی ہے اُس کی تفصیل مُلاحظہ فرمایئے:

"اَللّٰہُ اَکۡبَر اَللّٰہُ اَکۡبَر" یہ دو کلمات ہیں اسطرح پوری اذان میں **۱۵ کلِمات** ہیں۔ اگر کوئی اسلامی بہن ایک اذان کا جواب دے یعنی مُؤَذِّن جو کہتا جائے اسلامی بہن بھی دوہراتی جائے تو اُس کو **۱۵ لاکھ** نیکیاں ملیں گی۔ **۱۵ ہزار** دَرَجات بُلند ہونگے اور **۱۵ ہزار** گناہ مُعاف ہونگے۔ اور اسلامی بھائیوں کیلئے یہ سب دُگنا ہے۔

فجر کی اذان میں دومرتبہ اَلصَّلٰوۃُ خَیۡرٌ مِّنَ النَّوۡم ہے تو فجر کی اذان میں ۱۷ **کلمات** ہوگئے اور یوں فجر کی اذان کے جواب میں ۱۷ لاکھ نیکیاں، ۱۷ ہزار دَرَجات کی بُلندی اور ۱۷ ہزار گناہوں کی مُعافی ملی اور اسلامی بھائیوں کیلئے دُگنا۔ اِقامت میں دومرتبہ قَدۡ قَامَتِ الصَّلٰوۃ بھی ہے یوں اِقامت میں بھی ۱۷ کلمات ہوئے تو اِقامت کے جواب کا ثواب بھی فجر کی اذان کے جواب جتنا ہوا۔ الحاصِل اگر کوئی اسلامی بہن اِہتمام کیساتھ روزانہ پانچوں نمازوں کی اذانوں اور پانچوں اِقامتوں کا جواب دینے میں کامیاب ہوجائے تو اُسے روزانہ ایک کروڑ باسٹھ لاکھ نیکیاں ملیں گی، ایک لاکھ باسٹھ ہزار دَرَجات بُلند ہونگے اور ایک لاکھ باسٹھ ہزار گناہ مُعاف ہونگے اور اسلامی بھائی کو دُگنا یعنی 3 کروڑ 24 لاکھ نیکیاں ملیں گی، 3 لاکھ 24 ہزار دَرَجات بُلند ہونگے اور 3 لاکھ 24 ہزار گناہ مُعاف ہونگے۔

اذان واِقامت کے جواب کا طریقہ

مُؤَذِّن صاحِب کو چاہئے کہ اَذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہیں۔ اَللّٰہُ اَکۡبَر اَللّٰہُ اَکۡبَر دونوں مل کر (بغیر سَکتہ کئے ایک ساتھ پڑھنے کے اعتبار سے) ایک کَلِمہ ہیں دونوں کے بعد سَکتہ کرے (یعنی چُپ ہوجائے) اور سَکتہ کی مقدار یہ ہے کہ جواب دینے والا جواب دے لے، سَکتہ کا تَرک مکروہ ہے اور ایسی اذان کا اعادہ مُستَحَب ہے۔ (دُرِّمُختار ورَدُّالمُحتار ج۲ ص۶۶) جواب دینے والے کو چاہئے کہ جب مُؤَذِّن صاحِب اَللّٰہُ اَکۡبَر اَللّٰہُ اَکۡبَر کہہ کر سَکتہ کریں یعنی خاموش ہوں اُس وقت اَللّٰہُ اَکۡبَر

اَللّٰهُ اَكْبَر کہے۔ اِسی طرح دیگر کلِمات کا جواب دے۔ جب مُؤَذِّن پہلی بار اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه کہے یہ کہے: صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه ترجمہ: آپ پر دُرُود ہو یارسولَ اللّٰہ (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) (رَدُّالْمُحتار ج ٢ ص ٨٤)

جب دوبارہ کہے، یہ کہے:

قُرَّةُ عَيْنِىْ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يارَسُوْلَ الله! آپ سے میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے

اور ہر بار انگوٹھوں کے ناخن آنکھوں سے لگا لے، آخِر میں کہے:

اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِىْ بِالسَّمْعِ وَ الْبَصَرِ اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میری سننے اور دیکھنے کی قُوّت سے مجھے نَفع عطا فرما۔ (اَیضاً)

جو ایسا کرے سرکارِ مدینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اسے اپنے پیچھے پیچھے جنّت میں لے جائیں گے۔ (اَیضاً)

حَىَّ عَلَى الصَّلٰوة اور حَىَّ عَلَى الْفَلَاح کے جواب میں (چاروں بار) لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه کہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کہے (یعنی مُؤَذِّن نے جو کہا وہ بھی کہے اور لَاحَوْل بھی) بلکہ مزید یہ بھی مِلا لے:

مَاشَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَالَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ ترجَمہ: جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا ہوا، جو نہیں چاہا نہ ہوا

(دُرِّمُختار و رَدُّالْمُحتار ج ٢ ص ٨٢، عالمگیری ج ١ ص ٥٧)

اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْم کے جواب میں کہے:

صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ ترجَمہ: تُو سچّا اور نیکوکار ہے اور تُو نے حق کہا ہے۔

(دُرِّمُختار و رَدُّالْمُحتار ج ٢ ص ٨٣)

اِقامت کا جواب مُسْتَحَب ہے۔اس کا جواب بھی اسی طرح ہے فرق اتنا ہے کہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کے جواب میں کہے:

اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ

ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو قائم رکھے جب تک آسمان اور زمین ہیں۔

(بہارِشریعت ج ا ص ٤٧٣ ، عالمگیری ج ١ ص ٥٧) (نماز کے احکام، ص۴ تا۹)

(۲)سورۂ کہف کی تلاوت کی برکت

سیف الدین بَلْبَان کا بیان ہے کہ میں نے قبرستان میں ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک قبر کے پاس روتے ہوئے تلاوت کررہا ہے اور دعائیں مانگ رہا ہے،میرے پوچھنے پراس نے بتایا: یہ میرے دوست کی قبر ہے،اس نے تلاوت کرتے ہوئے میری نگاہوں کے سامنے دم توڑا،تدفین کے بعد میں نے اسے خواب میں دیکھا تو حال دریافت کیا،اس نے بتایا: جب تم لوگ مجھے قبر میں رکھ کر چلے گئے تو ایک غضبناک کتا میری طرف بڑھا،قریب تھا کہ وہ مجھ پر حملہ کردیتا مگر ایک انتہائی خوبصورت وپاکیزہ بزرگ وہاں تشریف لے آئے اور کتے کو وہاں سے بھگا دیا اور میرے پاس بیٹھ گئے،ان کی صحبت سے مجھے بہت سکون ملا،میں نے ان سے پوچھا: آپ کون ہیں؟ فرمایا: تم جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھا کرتے تھے میں اُسی کا ثواب ہوں۔(الدرالکامنة فی اعیان المائة لابن حجر عسقلانی ج٥ ص٣٥٢)

(۳)قبر میں لائبریری

حافظ ابو العلاء ہمدانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کو ان کی وفات کے بعد کسی نے ایک ایسے شہرِ علم میں دیکھا کہ جس کے درو دیوار سب کتابوں کے بنے ہوئے تھے۔ ان سے اس کا سبب پوچھا گیا تو بتایا کہ میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کی تھی کہ جس طرح میں دنیا میں علم میں مصروف ہوں اسی طرح آخرت میں بھی مصروف رہوں۔ لہٰذا یہاں پر بھی مجھے یہی مصروفیت نصیب ہوئی ہے۔ (شرح الصدور ص ۱۹۰)

(٤)شیخین کے دیوانے کی نجات

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے ''مردے کے صدمے'' صفحہ 38 پر لکھتے ہیں: ''ایک شخص کو انتِقال کے بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا گیا: ما فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ جواب دیا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفرت فرمادی۔ پوچھا: مُنکَر نکیر کے ساتھ کیسی گزری؟ جواب دیا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کرم سے میں نے اُن سے عرض کی، حضرات ابوبکر صِدّیق و عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہ تعالٰی عنہما کے وسیلے سے مجھے چھوڑ دیجئے۔ تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: اِس نے بہُت ہی بُزُرگ ہستیوں کا وسیلہ پیش کیا ہے لھذا اس کو چھوڑ دو۔ چُنانچِہ وہ مجھے چھوڑ کر تشریف لے گئے۔

(مُلَخّصاً مِنْ شَرْحِ الصُّدُور، باب فتنة القبر الخ، ص ۱٤۱)

(۵) اولیاء کے نام لیوا کی نجات

ایک نیک شخص جو حضرتِ سیِّدُنا ابو یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ المجید کے دیوانے اور

آپ کے غاشیہ بردار یعنی فرماں بردار خادِم تھے، اُن کی وفات ہوگئی، تدفین کے بعد قبْر شریف کے پاس موجود بعض افراد نے سُنا وہ مُنکَر نکیر سے کہہ رہے تھے: ''مجھ سے کیوں سُوالات کرتے ہو میں تو **ابویزید** کے غاشیہ برداروں میں سے ہوں۔'' چُنانچِہ مُنکر نکیر انہیں چھوڑ کر تشریف لے گئے۔ (مُلَخَّصاً مِنْ شَرْحِ الصُّدُور، باب فتنة القبر الخ، ص۱۴۲)

دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیّت کے لئے **مَدَنی قافِلوں** میں سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر ماہ اپنے یہاں کے ذَیلی نگران کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔ **ان شآءَاللہ** عَزَّوَجَلَّ اِس کی برکت سے ایمان کی حفاظت اور سنّتوں پر عمل کا ذہن بنے گا نیز عذابِ قبر سے نَجات کا سامان ہوگا۔ (مُردے کے صدمے، ص۹۳)

(۶) بے شک مجھے دو جنتیں عطا کی گئیں

امیرُالمؤمنین حضرتِ سیدنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ کے زمانہ مُبارک میں ایک نوجوان بہت متقی و پرہیز گار و عبادت گزار تھا۔ حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ بھی اس کی عبادت پر تعجب کیا کرتے تھے۔ وہ نوجوان نمازِ عشاء مسجد میں ادا کرنے کے بعد اپنے بوڑھے باپ کی خدمت کرنے کے لئے جایا کرتا تھا۔ راستے میں ایک خوبرو عورت اسے اپنی طرف بلاتی اور چھیڑتی تھی، لیکن یہ نوجوان اس پر توجہ دیئے بغیر نگاہیں جھکائے جایا کرتا تھا۔ آخر کار ایک دن وہ نوجوان شیطان کے وَرغلانے اور اس عورت کی دعوت پر برائی کے ارادے سے اس کی جانب بڑھا، لیکن جب

دروازے پر پہنچا تو اسے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانِ عالیشان یاد آ گیا:

اِنَّ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا اِذَا مَسَّہُمۡ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیۡطٰنِ تَذَکَّرُوۡا فَاِذَا ہُمۡ مُّبۡصِرُوۡنَ ﴿۲۰۱﴾ (پ ۹،الاعراف ۲۰۱)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک وہ جو ڈر والے ہیں جب انہیں کسی شیطانی خیال کی ٹھیس لگتی ہے ہوشیار ہوجاتے ہیں اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔

اس آیتِ پاک کے یاد آتے ہی اس کے دل پر اللہ تعالیٰ کا خوف اس قدر غالب ہوا کہ وہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر گیا۔ جب یہ بہت دیر تک گھر نہ پہنچا تو اس کا بوڑھا باپ اسے تلاش کرتا ہوا وہاں پہنچا اور لوگوں کی مدد سے اسے اٹھوا کر گھر لے آیا۔ ہوش آنے پر باپ نے تمام واقعہ دریافت کیا، نوجوان نے پورا واقعہ بیان کر کے جب اس آیتِ پاک کا ذکر کیا تو ایک مرتبہ پھر اس پر اللہ تعالیٰ کا شدید خوف غالب ہوا، اس نے ایک زوردار چیخ ماری اور اس کا دم نکل گیا۔ راتوں رات ہی اس کے غسل وکفن ودفن کا انتظام کر دیا گیا۔ صبح جب یہ واقعہ حضرتِ سیدنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ اس کے باپ کے پاس تعزیت کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ ''ہمیں رات کو ہی اطلاع کیوں نہیں دی، ہم بھی جنازے میں شریک ہو جاتے؟'' اس نے عرض کی، ''امیر المومنین! آپ کے آرام کا خیال کرتے ہوئے مناسب معلوم نہ ہوا۔'' آپ نے فرمایا کہ ''مجھے اس کی قبر پر لے چلو۔'' وہاں پہنچ کر آپ رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ نے یہ آیتِ مبارکہ پڑھی:

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ ترجمۂ کنزالایمان :اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔ (پ ۲۷، الرحمن: ٤٦)

تو قبر میں سے اس نوجوان نے بلند آواز کے ساتھ پکار کر کہا: ''یا امیر المومنین! بیشک میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے مجھے دو جنتیں عطا فرمائی ہیں۔''

(شرح الصدور ص ۲۱۳)

(۷) درجات میں فرق

ایک بُزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ مجھے اہلِ قبور کے مقامات دکھا دے۔ ایک روز کیا دیکھتا ہوں کہ قبریں پھٹ گئیں۔ اب ان میں سے کچھ مردے تو ''ریشم'' پر سو رہے ہیں اور کچھ ''دیباج'' پر، کچھ ''پھولوں کی سیج'' پر اور کچھ ''تختوں'' پر، کچھ ہنس رہے ہیں تو کچھ رو رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر میں نے عرض کی: **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ اگر تو چاہتا تو ان سب کو ایک ہی مقام عطا فرما دیتا! **تو قبر** والوں ہی میں سے کسی نے پکارا کہ اے فلاں! یہ قبریں اعمال کی منازل ہیں، جو ''سُندُس نشین'' ہیں وہ **خوش خلق** تھے، جو ''حریر و دِیباج نشین'' ہیں وہ **شہداء** ہیں، جو ''پھولوں کی سیج'' پر سونے والے ہیں وہ **روزہ دار** ہیں اور ''تخت والے'' **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے آپس میں مَحبّت کرنے والے ہیں، جبکہ **رونے والے** گنہگار اور **ہنسنے والے** توبہ شعار ہیں۔

(شرح الصدور، ص ۱۸۷)

(۸)مفتیِ دعوتِ اسلامی کی جب قبر کُھلی

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اپنی کتاب ''**غیبت کی تباہ کاریاں**'' صفحہ 466 پر لکھتے ہیں: تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی'' مرکزی مجلسِ شوریٰ'' کے رُکن مُفتیِ دعوتِ اسلامی الحاج اَلحافِظ اَلقاری حضرتِ علّامہ مولانا مفتی **محمد فاروق العطاری المدنی** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کے بارے میں میرا حُسنِ ظن ہے کہ وہ دعوتِ اسلامی کے مُخلِص مبلِّغ اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والے بزرگ تھے اور گویا اس حدیثِ پاک کے مصداق تھے: ''**کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ** یعنی دنیا میں اس طرح رہو کہ گویا تم مسافر ہو۔'' (صحیح البخاری ج ٤ ص ٢٢٣ حدیث ٦٤١٦) **۱۸ محرم الحرام ۱۴۲۷** ھ بمطابق 17-2-2006 بروز جُمُعہ نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے بعد اپنی قِیام گاہ (واقع گلشنِ اقبال، بابُ المدینہ کراچی) میں اچانک حَرَکتِ قلب بند ہونے کے سبب بعُمر تقریباً 30 برس جوانی کے عالم میں انتقال فرما گئے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو **صحرائے مدینہ**، بابُ المدینہ کراچی میں دفن کیا گیا۔ وِصال شریف کے تقریباً 3 سال 7 مہینے 10 دن بعد یعنی 25 رجب المرجّب سن ۱۴۳۰ ھ بمطابق 18-7-2009 ہفتہ اور اتوار کی درمیانی رات بابُ المدینہ کراچی میں کئی گھنٹے تک موسلا دھار برسات ہوئی جس کی وجہ سے مفتیِ دعوتِ اسلامی حافظ محمد فاروق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی کی **قبر** درمیان سے کُھل گئی۔ جو اسلامی بھائی **صحرائے مدینہ** میں حفاظتی اُمور پر مُتَعَیَّن ہیں اُنہوں نے صبح کے وقت دیکھا کہ **قبر سے سبز رنگ کی روشنی نکل رہی ہے**۔ عارضی طور پر **قبر** دُرُست کرنے والے اسلامی بھائیوں کا حلفیہ (یعنی قسم کھا کر) کچھ یوں بیان

ہے کہ ہم نے دیکھا کہ تدفین کے تقریباً ساڑھے تین سال بعد بھی مفتیِ دعوتِ اسلامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامی کی مبارک لاش اور کفن اِس طرح سلامت تھے کہ گویا ابھی ابھی انتقال ہوا ہو، تکفین کے وقت سر پر رکھا جانے والا سبز سبز عمامہ شریف آپ کے سرِ مبارک پر اپنے جلوے لٹا رہا تھا، عمامے شریف کی سیدھی جانب کان کے نزدیک آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی زُلفوں کا کچھ حصہ اپنی بہاریں دکھا رہا تھا، پیشانی نُورانی تھی اور چہرہ مبارک بھی قبلہ رُخ تھا۔ مفتیِ دعوتِ اسلامی کی قبر مبارک سے خوشبو کی ایسی لپٹیں آرہی تھیں کہ ہمارے مشامِ جاں مُعطَّر ہوگئے۔ قبر میں بارش کا پانی اتر جانے کی وجہ سے یہ امکان تھا کہ قبر مزید دھنس جائے اور سلیں مرحوم کے وجُودِ مسعود کو صدمہ پہنچائیں لہٰذا اس واقعے کے تقریباً دس روز بعد یعنی شبِ بدھ ٦ شعبانُ المعظم ۱۴۳۰ھ (28-7-2009) بشُمُول مفتیانِ کرام وعُلَمائے عِظام ہزارہا اسلامی بھائیوں کا کثیر مجمع ہوا، غلامزادہ ابواُسَید حاجی عُبَید رضا ابنِ عطّار مدنی سلّمہُ اللہ الغنی پہلے سے موجود شگاف کے ذریعے قبر کے اندر اترے تا کہ یہ اندازہ لگائیں کہ آیا منتقلی کیلئے جسمِ مبارک باہَر نکالنے کی حاجت ہے یا اندر رہتے ہوئے بھی قبر شریف کی تعمیرِ نو ممکن ہے۔ انہوں نے اندر کا جائزہ لیا اور اندر ہی سے دعوتِ اسلامی کے دارالافتاء اہلسنّت کے مفتی صاحِب کو صورتِ حال بیان کی انہوں نے بدن مبارک باہَر نہ نکالنے کا حکم فرمایا، غلامزادہ حاجی عُبَید رضا کو مُووی کیمرہ دیا گیا چنانچہ پُرانی قبر کے اندرونی ماحول اور اوپر سے مٹّی وغیرہ گرنے کے باوُجود اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہوں نے عمامہ شریف، پیشانی مبارک اور زُلفوں کے بعض حصّے کی کامیاب مووی بنالی جو کہ کچھ ہی دیر بعد ''صحرائے مدینہ'' میں لگائی گئی مختلف اسکرینوں پر

ہزاروں اسلامی بھائیوں کو دکھا دی گئی، اُس وقت لوگوں کے جذبات دِیدَنی تھے، یہ روح پرور منظر دیکھ کر بے شُمار اسلامی بھائی اشکبار ہوگئے۔ اس کے بعد آنے والی رات یعنی بدھ اور جمعرات کی درمیانی شب ۷ شعبانُ المعظّم ۱۴۳۰ھ (29-7-2009) کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی چینل پر براہِ راست ''خُصوصی مَدَنی مُکالمہ'' نشر کیا گیا جس میں دنیا کے مختلف مُمالِک کے لاکھوں ناظِرین کو کیمرے کے اندر محفوظ کردہ **قَبْر** کا اندرونی منظر اور مفتیِ دعوتِ اسلامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی کی تقریباً ساڑھے تین سال پُرانی صحیح سلامت لاش مبارک کے عمامہ شریف، پیشانی مبارک اور گیسو مبارک کے کچھ بالوں کی زیارت کروائی گئی۔ چونکہ یہ خبر ہر طرف جنگل کی آگ کی طرح پھیل چکی تھی لہٰذا مختلف شہروں کے جدا جدا علاقوں کے اسلامی بھائیوں کے بیانات کا لُبِّ لُباب ہے کہ **خُصوصی مدنی مکالمے** کے دوران کئی گلیاں اور بازار اس طرح سُونے ہوگئے تھے جس طرح مسلمانوں کے علاقوں میں رَمَضانُ الْمبارَک میں اِفطار کے وقت ہوتے ہیں اور T.V. پر گھر گھر سے ''خُصوصی مدنی مکالمے'' کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ ہوٹلوں، نائی کی دکانوں وغیرہ میں جہاں جہاں T.V. سیٹ موجود تھے وہاں عوام ہُجُوم در ہُجُوم جمع ہو کر **مَدَنی چینل** پر مفتیِ دعوتِ اسلامی قدّس سرہ السّامی کی مَدَنی بہاروں کے نظّارے کر رہے تھے۔ ایک اطّلاع کے مطابق مدنی چینل پر ''خُصوصی مدنی مُکالمہ'' سُن کر اور مفتیِ دعوتِ اسلامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی کی تقریباً ساڑھے تین سال پُرانی مبارک لاش کی رُوح پرور جھلکیاں دیکھ کر ایک غیر مسلم مشرّف بہ اسلام ہوگیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ نے اِس سلسلے میں شبِ براءت ۱۴۳۰ھ کے مبارک موقع

پر ایک تاریخی V.C.D بنام ''مفتیِ دعوتِ اسلامی کی جب قبر کھلی'' جاری کردی چند ہی روز میں بہت بڑی تعداد میں V.C.Ds فروخت ہوگئیں۔

جَبیں مَیلی نہیں ہوتی دَہَن مَیلا نہیں ہوتا
غلامانِ محمد کا کفن مَیلا نہیں ہوتا

اللہ ربُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو، اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلٰی محمَّد

قبر میں مَیِّت کے ساتھ تبرکات رکھئے

جب کسی اسلامی بھائی یا اسلامی بہن کا انتقال ہو جائے تو تدفین کے وقت کچھ نہ کچھ تبرکات مَیِّت کے ساتھ رکھ دیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ عمل مَیِّت کے لئے سکون واطمینان اور نکیرین کے سوالات کے جواب دینے میں مددگار ثابت ہوگا۔

حضرت سیِّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہ تعالٰی عنہ کی وصیَّت

حضرتِ سیِّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ نے اپنے اِنتقال کے وقت وصیت فرمائی: ''ایک دن حضور اقدس صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ میں لوٹا لے کر ہمراہ رکاب سعادت مآب ہُوا۔ حضور پُر نور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنا پہنا ہوا ایک کُرتا مجھے بطورِ انعام عطا فرمایا، وہ کُرتا میں نے آج کے لئے سنبھال رکھا تھا۔ اور ایک روز حضورِ انور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے

ناخن وموئے مبارک تراشے، وہ میں نے لے کر اس دن کے لئے سنبھال رکھے تھے، جب میں مرجاؤں تو قمیص سراپا تقدیس کو میرے کفن میں رکھنا اور موئے مبارک وناخن ہائے مقدسہ کو میرے منہ اور آنکھوں اور پیشانی وغیرہ مواضع سُجود پر رکھ دینا۔''

(الاستیعاب فی معرفة الاصحاب،ترجمه معاویه بن سفیان،ج۳،ص ۳۷٤)

تَبَرُّکات رکھنے کا طریقہ

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: ''شجرہ طَیِّبَہ (اور دیگر تبرکات) قَبْر میں طاق بنا کر رکھیں خواہ سرہانے کہ نکیرین پائینتی کی طرف سے آتے ہیں اُن کے پیشِ نظر ہو، خواہ جانبِ قبلہ کہ میّت کے پیش رو (یعنی سامنے) رہے اور اس کے سکون واطمینان واعانتِ جواب کا باعث ہو۔''

(فتاوی رضویہ،ج۹،ص۱۳۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

قَبْر پر تلقین کا طریقہ

حدیث میں ہے حضور سیّد عالم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: جب تمہارے کسی مسلمان بھائی کا انتقال ہو اور اس کی قَبْر پر مٹی برابر کر چکو تو تم میں سے ایک شخص اس کی قَبْر کے سرہانے کھڑا ہو کر کہے یَافُلَانَ ابْنَ فُلَانَۃٍ کہ وہ سُنے گا اور جواب نہ دے گا۔ پھر کہے: یَافُلَانَ ابْنَ فُلَانَۃٍ وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا، پھر کہے: یَافُلَانَ ابْنَ فُلَانَۃٍ، وہ کہے گا: ہمیں ارشاد کر، اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے۔ مگر

تمہیں اس کے کہنے کی خبر نہیں ہوتی۔ پھر کہے: اُذْکُرْ (اُذْکُرِی) مَاخَرَجْتَ (خَرَجْتِ) عَلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا شَهَادَةَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُه، صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمْ وَاَنَّكَ رَضِيْتَ (اَنَّكِ رَضِيْتِ) بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّم نَبِيًّاوَبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا" نکیرین ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے: چلو ہم اس کے پاس کیا بیٹھیں جسے لوگ اس کی حجت سکھا چکے۔ اس پر کسی نے عرض کی: **یارسولَ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! اگر اس کی ماں کا نام معلوم نہ ہو، فرمایا: تو حوّا کی طرف نسبت کرے۔"

(المعجم الکبیر للطبرانی ج۸، حدیث۷۹۷۹، ص ۲۵۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

قبر پر اذان دیجئے

مٹی برابر کرنے کے بعد **قبر** پر اذان دیجئے مفسرِ شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الرحمٰن فرماتے ہیں: "یہ وقت امتحانِ قبر کا ہے، اذان میں نکیرین کے سارے سوالات کے جوابات کی تلقین بھی ہے اوراس سے میت کے دل کو تسکین بھی ہوگی اور شیاطین کا دفعیہ بھی ہوگا اور اگر **قبر** میں آگ ہے تو اس کی برکت سے بجھا دی جائے گی، اسی لئے پیدائش کے وقت بچے کے کان میں، دل کی گھبراہٹ، آگ لگنے، جنات کے غلبے وغیرہ پر اذان سنّت ہے۔" (مراۃ المناجیح، ج۲، ص۴۴۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

کفن کیلئے تین انمول تُحفے

(۱) جو ہر نماز (یعنی فرض سنّتیں وغیرہ پڑھنے) کے بعد عہد نامہ پڑھے، فِرِشتہ اسے لکھ کر مُہر لگا کر قیامت کے لئے اٹھا رکھے، جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس بندے کو قَبْر سے اٹھائے، فِرِشتہ وہ نَوِشتہ (یعنی دستاویز) ساتھ لائے اور ندا کی جائے: **عہد والے** کہاں ہیں؟ انہیں وہ عہد نامہ دیا جائے۔ امام حکیم ترمذی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اسے روایت کر کے فرمایا: ''امام طاؤس رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کی وصیّت سے یہ عہد نامہ اُن کے کفن میں لکھا گیا۔'' (الدر المنثور، ج ۵، ص ۵٤۲ دارُ الفکر بیروت) امام فقیہ ابن عُجَیل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اسی دعائے عہد نامہ کی نسبت فرمایا، جب یہ عہد نامہ لکھ کر میّت کے ساتھ قَبْر میں رکھ دیں تو **اللہ** تعالٰی اُسے سُوالِ نکیرین وعذابِ قبر سے اَمان دے، عہد نامہ یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ، اَلرَّحْمٰنَ الرَّحِیْمَ اِنِّیْۤ اَعْھَدُ اِلَیْکَ فِیْ ھٰذِہِ الْحَیَاۃِ الدُّنْیَا بِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ فَلَا تَکِلْنِیْۤ اِلٰی نَفْسِیْ فَاِنَّکَ اِنْ تَکِلْنِیْۤ اِلٰی نَفْسِیْ تُقَرِّبْنِیْ مِنَ الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِیْ مِنَ الْخَیْرِ وَاِنِّیْ لَا اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِکَ فَاجْعَلْ رَحْمَتَکَ لِیْ عَھْدًا عِنْدَکَ تُؤَدِّیْہِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ'' (الدر المنثور، ج ۵، ص ۵٤۲ دارُ الفکر بیروت)

(۲) جو یہ دُعا میّت کے کفن میں لکھے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ قیامت تک اس سے عذاب اٹھا لے۔ وہ دعا یہ ہے: ''**اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَسْأَلُکَ یَا عَالِمَ السِّرِّ یَا عَظِیْمَ الْخَطَرِ یَا خَالِقَ**

الْبَشَرِ یَامُوْقِعَ الظَّفْرِ یَامَعْرُوْفَ الْاَثْرِ یَا ذَاالطَّوْلِ وَالْمَنِّ یَا کَاشِفَ الضَّرِّوَالْمِحَنِ یَااِلٰہَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ فَرِّجْ عَنِّیْ ھُمُوْمِیْ وَاکْشِفْ عَنِّیْ غُمُوْمِیْ وَصَلِّ اَللّٰھُمَّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ“

(فتاوی رضویہ مخرجہ بحوالہ فتاوی کبری، ج۹،ص ۱۱۰ مرکز الاولیاء لاھور)

(۳) جو یہ دُعا کسی پرچہ پر لکھ کر سینہ پر کفن کے نیچے رکھ دے اُسے عذابِ قبر نہ ہو نہ منکر نکیر نظر آئیں، اور وہ دعا یہ ہے ” لَا اِلٰـہَ اِلَّااللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَآاِلٰـہَ اِلَّااللّٰہُ وَحْدَہٗ، لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَااِلٰـہَ اِلَّااللّٰہُ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ لَااِلٰـہَ اِلَّااللّٰہُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ“

(فتاوی رضویہ مخرجہ بحوالہ فتاوی کبری، ج ۹،ص ۱۰۸ مرکز الاولیاء لاھور)

مَدَنی پھول: بہتر یہ ہے کہ عہد نامہ (بلکہ یہ پرچہ اور شجرہ وغیرہ) میّت کے منہ کے سامنے قبلہ کی جانب (قبر کی اندرونی دیوار میں) طاق کھود کر اس میں رکھیں۔

(بہار شریعت ،حصہ ٤،ص ١٦٤ مکتبہ رضویہ بابُ المدینہ کراچی)

مَدَنی مشورہ: دعوت اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ اور اس کی تمام شاخوں سے ”کفن کے تین انمول تحفے“ کے پرچے ہدیّۃً طلب کیجئے، کچھ پرچے اپنے پاس رکھ لیجئے اور مسلمانوں کی فوتگی کے مواقع پر پیش کر کے ثواب کمائیے نیز کفن فروشوں اور تجہیز وتکفین کرنے والے سماجی اداروں کو بھی پیش کیجئے کہ وہ ہر مسلمان کیلئے کفن کے ساتھ ایک پرچہ فِی سَبِیْلِ اللّٰہ دے دیا کریں۔

ماخذ ومراجع

(۱)	قرآن مجید	کلام باری تعالیٰ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
(۲)	کَنْزُالْاِیْمَان فِیْ تَرجَمَۃِالْقُرآن	اعلیحضرت امام احمد رضا خان متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
(۳)	اَلْجَامِعُ لِاَحْکَامِ الْقُرآن	ابو عبداللہ محمد بن احمد الانصاری قرطبی متوفّٰی ۶۷۱ھ	دار الفکر بیروت
(۴)	روح البیان	امام إسماعیل حقّی الحنفی متوفّی ۱۱۳۷ھ	کوئٹہ
(۵)	خزائن العرفان	سید نعیم الدین مراد آبادی متوفّی ۱۳۲۷ھ	ضیاء القرآن کراچی
(۶)	صَحِیْحُ الْبُخَارِی	امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفّٰی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
(۷)	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج بن مسلم القشیری متوفّٰی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم بیروت
(۸)	جامع الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی متوفّٰی ۲۸۹ھ	دار الفکر بیروت
(۹)	سُنَنُ اَبِیْ دَاوٗد	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث متوفّٰی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی
(۱۰)	اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیْر	امام سلیمان بن احمد طبرانی متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی
(۱۱)	اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط	امام سلیمان بن احمد طبرانی متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
(۱۲)	شُعَبُ الْاِیْمَان	امام احمد بن حسین بیہقی متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
(۱۳)	الجامع الصغیر	امام عبدالرحمٰن جلال الدین السیوطی متوفّٰی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
(۱۴)	کَنْزُ الْعُمَّال	علامہ علاء الدین علی المتقی الھندی متوفّٰی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
(۱۵)	اَلْمُسْنَدُ للامام احمد	امام احمد بن حنبل متوفّٰی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت
(۱۶)	اَلْمُسْنَدُ لِاَبِیْ یَعْلٰی الْمُوْصِلی	شیخ الاسلام ابو یعلیٰ احمد الموصلی متوفّٰی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
(۱۷)	المستدرک عَلَی الصَّحِیْحَیْن	امام ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ نیشاپوری متوفّٰی ۴۰۵ھ	دار المعرفہ بیروت
(۱۸)	مُصَنَّف ابن ابی شَیبۃ	ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبۃ الکوفی متوفّٰی ۲۳۵ھ	دار الفکر بیروت
(۱۹)	مَجْمَعُ الزَّوَائِد	حافظ نور الدین علی بن ابوبکر ھیثمی متوفّٰی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت
(۲۰)	الزُّھد	امام احمد بن حنبل متوفّٰی ۲۴۱ھ	دار الغد الجدید مصر
(۲۱)	حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء	امام ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی متوفّٰی ۴۳۰ھ	المکتبۃ العصریہ بیروت
(۲۲)	اَلزَّوَاجِرعن اقتراف الکبائر	امام الشیخ ابن حجر مکی متوفّٰی ۹۷۴ھ	دار الحدیث قاھرہ
(۲۳)	شرح صحیح البخاری لابن بطّال	ابوالحسن علی بن خلف بن بطال القرطبی متوفّٰی ۸۵۵ھ	مکتبۃ الرشد عرب شریف
(۲۴)	فیض القدیر	علامہ عبدالرؤف المناوی متوفّٰی ۱۰۳۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
(۲۵)	مِرقَاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی قاری متوفّٰی ۱۰۱۴ھ	دار الفکر بیروت
(۲۶)	مِرْاٰۃُ الْمَنَاجِیح	مفتی احمد یار خان نعیمی متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن مرکز الاولیاء لاہور
(۲۷)	تاریخ بغداد	الحافظ احمد بن علی الخطیب متوفّٰی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت

(۲۸)	تاریخ دمشق	امام أبی القاسم علی ابن عساکر متوفّٰی ۵۷۱ھ	دارالفکر بیروت
(۲۹)	تاریخ الخُلَفَا	امام عبدالرحمٰن جلال الدین السیوطی متوفّٰی ۹۱۱ھ	باب المدینہ کراچی
(۳۰)	احیاء العلوم	امام محمد غزالی متوفّٰی ۵۰۵ھ	دارصادر بیروت
(۳۱)	اَلْحدیقۃُ النّدیۃ	علامہ عبدالغنی نابلسی متوفّٰی ۱۱۴۳ھ	پشاور
(۳۲)	تَذْکِرَۃُ الْاَوْلِیَاءِ	شیخ فریدالدین عطار متوفّٰی ۶۰۶/ ۶۱۶ھ	انتشارات گنجینہ ایران
(۳۳)	مثنوی مولانا روم	مولانا جلال الدین رومی متوفّٰی ۶۷۲ھ	خدیجہ پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور
(۳۴)	حیاتِ اعلیٰ حضرت	مولانا ظفرالدین قادری متوفّٰی ۱۳۸۲ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
(۳۵)	حیات محدّث اعظم	حافظ محمد عطاء الرحمٰن قادری	رضافاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
(۳۶)	جامع العلوم والحکم	ڈاکٹر محمد بکر اسماعیل متوفّٰی ۷۹۵ھ	الفیصلیۃ مکہ مکرمہ
(۳۷)	روحانی حکایات	علّامہ عبدالمصطفٰی اعظمی متوفّٰی ۱۴۰۶ھ	مکتبہ غوثیہ باب المدینہ کراچی
(۳۸)	منہاج العابدین	امام محمد غزالی متوفّٰی ۵۰۵ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
(۳۹)	الرسالۃ القشیریۃ	امام ابوالقاسم عبدالکریم القشیری متوفی ۴۶۵ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
(۴۰)	الابریز	علّامہ عبدالعزیز الدباغ متوفّٰی ۱۱۳۲ھ	....
(۴۱)	اَلْقَوْلُ الْبَدِیع	علامہ امام حافظ محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی متوفّٰی ۹۰۲ھ	مؤسسۃ الریان بیروت
(۴۲)	رَدُّالْمُحتَار	علامہ سید محمد امین بن علی متوفّٰی ۱۲۵۲ھ	دارالمعرفہ بیروت
(۴۳)	فَتَاوٰی ہِندِیہ	علامہ ملا نظام الدین متوفّٰی ۱۱۶۱ھ	کوئٹہ
(۴۴)	فَتَاوٰی رَضَوِیہ	اعلیٰحضرت امام احمد رضا متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	رضافاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
(۴۵)	بَہارِ شَرِیعَت	صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی متوفّٰی ۱۳۷۶ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
(۴۶)	ملفوظات اعلحضرت	اعلحضرت امام احمد رضا	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
(۴۷)	کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب	علّامہ محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتھم العالیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
(۴۸)	غیبت کی تباہ کاریاں	علّامہ محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتھم العالیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
(۴۹)	101 مدنی پھول	علّامہ محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتھم العالیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
(۵۰)	وَظیفۃ الکریمۃ	اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان	ادارہ تحقیقات باب المدینہ کراچی
(۵۱)	فیضان سنت	علّامہ محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتھم العالیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
(۵۲)	ماہنامہ اشرفیہ	علمائے اہلسنّت	مبارک پور یوپی انڈیا
(۳۵)	المُفرَدات للرّاغب	علامہ راغب الاصفہانی متوفّٰی ۵۰۲ھ	دارالشامیۃ بیروت

مجلس المدينة العلمية کی طرف سے پیش کردہ201کتب ورسائل مع عنقریب آنے والی 14 کتب ورسائل

﴿شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت علیه رحمة رب العزت﴾

اردو کتب:

1......المملفوظ المعروف بہ ملفوظات اعلیٰ حضرت (مکمل چار حصے) (کل صفحات 561)

2......کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات (كِفْلُ الْفَقِيهِ الْفَاهِمِ فِيْ اَحكَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاهِمِ) (کل صفحات:199)

3......فضائل دعا (اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِآدَابِ الدُّعَاءِ مَعَهٗ ذَيْلُ الْمُدَّعَا لِاَحْسَنِ الْوِعَاءِ) (کل صفحات:326)

4......والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (اَلْحُقُوقُ لِطَرْحِ الْعُقُوقِ) (کل صفحات:125)

5......اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (اِظْهَارُ الْحَقِّ الْجَلِيِّ) (کل صفحات:100)

6......ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہید ایمان) (کل صفحات:74)

7......ثبوتِ ہلال کے طریقے (طُرُقُ اِثْبَاتِ هِلَالٍ) (کل صفحات:63)

8......ولایت کا آسان راستہ (تصورِ شیخ) (اَلْيَاقُوتَةُ الْوَاسِطَةُ) (کل صفحات:60)

9......شریعت وطریقت (مَقَالُ الْعُرَفَاءِ بِاِعْزَازِ شَرْعٍ وَعُلَمَاءِ) (کل صفحات:57)

10......عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وِشَاحُ الْجِيدِ فِيْ تَحْلِيلِ مُعَانَقَةِ الْعِيدِ) (کل صفحات:55)

11......حقوق العباد کیسے معاف ہوں (اعجب الامداد) (کل صفحات 47)

12......معاشی ترقی کا راز (حاشیہ وتشریح تدبیر فلاح ونجات واصلاح) (کل صفحات:41)

13......راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خرچ کرنے کے فضائل (رَادُّ الْقَحْطِ وَالْوَبَاءِ بِدَعْوَةِ الْجِيرَانِ وَمُوَاسَاةِ الْفُقَرَاءِ) (کل صفحات:40)

14......اولاد کے حقوق (مشعلة الارشاد) (کل صفحات 31)

15......الوظيفة الكريمة (کل صفحات 46)

عربی کتب:

16، 17، 18، 19، 20......جَدُّ الْمُمْتَارِ عَلٰى رَدِّ الْمُحْتَارِ (المجلد الاول والثانی والثالث والرابع والخامس) (کل صفحات: 570، 672، 713، 650، 483)

21...... اَلزَّمْزَمَةُ الْقَمَرِيَّةِ (کل صفحات:93)

22...... تَمْهِيدُ الْاِيْمَان ـ (کل صفحات:77)

23......كِفْلُ الْفَقِيهِ الْفَاهِمِ (کل صفحات:74)

24...... اَجْلَى الْاِعْلَامِ (کل صفحات:70)

25......اِقَامَةُ الْقِيَامَةِ (کل صفحات:60)

26...... اَلْاِجَازَاتُ الْمَتِيْنَة (کل صفحات:62)

27......اَلْفَضْلُ الْمَوْهَبِيُّ (کل صفحات:46)

28......التعليق الرضوی علی صحیح البخاری (کل صفحات:458)

عنقریب آنے والی کتب

1......جَدُّ الْمُمْتَارِ عَلٰى رَدِّ الْمُحْتَارِ (المجلد السادس)

2......اولاد کے حقوق کی تفصیل (مشعلة الارشاد)

﴿شعبہ تراجمِ کتب﴾

1...... جہنم میں لے جانے والے اعمال (جلد اول)(الزواجر عن اقتراف الکبائر)(کل صفحات:853)

2......جنت میں لے جانے والے اعمال (اَلْمَتْجَرُ الرَّابِحُ فِیْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ)(کل صفحات:743)

3......احیاء العلوم کا خلاصہ (لباب الاحیاء)(کل صفحات:641)

4......عُیُوْنُ الْحِکَایَات (مترجم، حصہ اول)(کل صفحات:412)

5......آنسوؤں کا دریا (بَحْرُالدُّمُوْع)(کل صفحات:300)

6...... الدعوة الى الفكر (کل صفحات:148)

7......نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں (قُرَّةُالْعُیُوْن وَمُفَرِّحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْن) (کل صفحات:138)

8......مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے روشن فیصلے (اَلْبَاہِرُفِیْ حُکْمِ النَّبِیِّ بِالْبَاطِنِ وَالظَّاہِر)(کل صفحات:112)

9......راہِ علم (تَعْلِیْمُ الْمُتَعَلِّم طَرِیْقَ التَّعَلُّم)(کل صفحات :102)

10...... دنیا سے بے رغبتی اور امیدوں کی کمی (اَلزُّهْدُوَ قَصْرُالْاَمَل) (کل صفحات:85)

11......حسنِ اخلاق (مَکَارِمُ الْاَخلاق)(کل صفحات:74)

12......بیٹے کو نصیحت (اَیُّهَاالْوَلَد)(کل صفحات:64)

13...... شاہراہ اولیاء (مِنْهَاجُ الْعَارِفِیْن)(کل صفحات:36)

14......سایۂ عرش کس کس کو ملے گا...؟ (تَمْهِیْدُ الْفَرْشِ فِی الْخِصَالِ الْمُوْجِبَةِ لِظِلِّ الْعَرْشِ)(کل صفحات:28)

15......حکایتیں اور نصیحتیں (الروض الفائق)(کل صفحات:649)

16......آدابِ دین (الأدب في الدين)(کل صفحات:63)

17......عیون الحکایات (مترجم حصہ دوم)(کل صفحات:413)

18...... امامِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیتیں (وصایاامام اعظم)(کل صفحات:46)

19......نیکی کی دعوت کے فضائل (الامر بالمعروف ونہی عن المنکر)(کل صفحات:98)

20......نصیحتوں کے مدنی پھول بوسیلۂ احادیثِ رسول (المواعظ فی الاحادیث القدسیہ)(کل صفحات:54)

21......اچھے برے عمل (رسالةالمذاکرة)(کل صفحات:120)

22......اصلاحِ اعمال جلد اول (اَلْحَدِیْقَةُالنَّدِیَّة شَرْحُ طَرِیْقَةِ الْمُحَمَّدِیَّة)(کل صفحات:866)

23......شکر کے فضائل (اَلشُّکْرُلِلّٰه عَزَّوَجَلَّ)(کل صفحات:122)

عنقریب آنے والی کتب

1......راہِ نجات و مہلکات جلد دوم (الحدیقةالندیة) 2......حلیۃ الاولیاء (مترجم، جلد 1)

﴿شعبہ درسی کتب﴾

1...... اتقان الفراسة شرح ديوان الحماسه(کل صفحات:325) 2......نصاب الصرف (کل صفحات:343)

3...... اصول الشاشی مع احسن الحواشی(کل صفحات:299) 4:نحو میر مع حاشیہ نحو منیر(کل صفحات:203)

5......دروس البلاغۃ مع شموس البراعۃ(کل صفحات:241) 6......حاصیات ابواب(کل صفحات:141)

7...... مراح الارواح مع حاشیۃضیاء الاصباح (کل صفحات:241) 8......نصاب التجوید (کل صفحات:79)

9......نزھۃ النظر شرح نخبۃ الفکر (کل صفحات:280) 10......صرف بھائی مع حاشیہ صرف بنائی(کل صفحات :55)

11......عنایۃ النحو فی شرح ھدایۃ النحو(کل صفحات:175) 12......تعریفاتِ نحویہ (کل صفحات:45)

13......الفرح الکامل علی شرح مئۃ عامل(کل صفحات: 158) 14......شرح مئۃ عامل(کل صفحات:44)

15......الاربعین النوویۃ فی الأحادیث النبویۃ (کل صفحات:155) 16...... المحادثۃ العربیۃ(کل صفحات:101)

17......نصاب النحو(کل صفحات:288) 18......نصاب المنطق(کل صفحات:168)

19......مقدمۃالشیخ مع التحفۃالمرضیۃ (کل صفحات:119) 20......تلخیص اصول الشاشی(کل صفحات144)

21......نورالایضاح مع حاشیۃالنورو الضیاء (کل صفحات392)

22......نصاب اصولِ حدیث(کل صفحات95)

23......شرح العقائد مع حاشیۃجمع الفرائد(کل صفحات384)

عنقریب آنے والی کتب

1...... قصیدہ بردہ مع شرح خرپوتی 2...... انوارالحدیث(مع تخریج و تحقیق) 3......نصاب الادب

شعبہ تخریج

1......بہارِشریعت، جلداوّل(حصہ اول تا ششم، کل صفحات1360) 2......جنتی زیور(کل صفحات:679)

3......عجائب القرآن مع غرائب القرآن(کل صفحات:422) 4......بہارِشریعت(سولھواں حصہ، کل صفحات312)

5......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم(کل صفحات:274)

6......علم القرآن(کل صفحات:244) 7......جہنم کے خطرات(کل صفحات:207)

8......اسلامی زندگی(کل صفحات:170) 9......تحقیقات(کل صفحات:142)

10......اربعین حنفیہ(کل صفحات:112) 11......آئینۂ قیامت(کل صفحات:108)

12......اخلاق الصالحین(کل صفحات:78) 13......کتاب العقائد (کل صفحات:64)

14......اُمہات المؤمنین(کل صفحات:59) 15...... اچھے ماحول کی برکتیں(کل صفحات:56)

16...... حق وباطل کا فرق (کل صفحات:50) 17 تا23......فتاویٰ اہلسنت(سات حصے)

24......بہشت کی کنجیاں(کل صفحات:249) 25......سیرت مصطفیٰ(کل صفحات:875)

26......بہارِ شریعت حصہ ۷(کل صفحات133) 27......بہارِ شریعت حصہ ۸(کل صفحات206)

28......کراماتِ صحابہ علیہم الرضوان(کل صفحات346) 29...... سوانح کربلا(کل صفحات:192)

عنقریب آنے والی کتب

شعبہ اصلاحی کتب

شعبہ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ

5......فیضانِ امیرِ اہلسنّت (کل صفحات:101)

6......بے قصور کی مدد (کل صفحات:32)

7...... گونگا مبلغ (کل صفحات:55)

8......تذکرۂ امیرِ اہلسنت قسط (1) (کل صفحات:49)

9...... تذکرۂ امیرِ اہلسنت قسط (2) (کل صفحات:48)

10......قبر کھل گئی (کل صفحات:48)

11...... غافل درزی (کل صفحات:36)

12......میں نے مدنی برقع کیوں پہنا؟ (کل صفحات:33)

13......کرسچین مسلمان ہوگیا (کل صفحات:32)

14......ہیروئنچی کی توبہ (کل صفحات:32)

15......ساس بہو میں صلح کا راز (کل صفحات:32)

16......مردہ بول اٹھا (کل صفحات:32)

17......بدنصیب دولہا (کل صفحات:32)

18......عطاری جن کا غسلِ میّت (کل صفحات:24)

19......حیرت انگیز حادثہ (کل صفحات:32)

20...... دعوتِ اسلامی کی جیل خانہ جات میں خدمات

21......قبرستان کی چڑیل (کل صفحات:24)

22......تذکرۂ امیرِ اہلسنت قسط سوم (سنّتِ نکاح)

23......25 کرسچین قیدیوں اور پادری کا قبولِ اسلام (کل صفحات:33)

24......فلمی اداکار کی توبہ (کل صفحات:32)

25......کرسچین کا قبولِ اسلام (کل صفحات:32)

26......جنوں کی دنیا (کل صفحات:32)

27......سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا پیغام عطار کے نام (کل صفحات 49)

28......صلوٰۃ وسلام کی عاشقہ (کل صفحات:33)

29......نومسلم کی درد بھری داستان (کل صفحات:32)

30......شرابی کی توبہ (کل صفحات:32)

31......تذکرۂ امیرِ اہلسنت قسط4 (کل صفحات:49)

32......خوفناک دانتوں والا بچہ (کل صفحات:32)

33......کفن کی سلامتی (کل صفحات:33)

34 مقدس تحریرات کے ادب کے بارے میں سوال جواب

35......وضو کے بارے میں وسوسے اور ان کا علاج (کل صفحات:48)

35......بُلند آواز سے ذکر کرنے میں حکمت (کل صفحات:48)

36......پانی کے بارے میں اہم معلومات (کل صفحات:48)

37......گمشدہ دولہا (کل صفحات:33)

38 کفن کی سلامتی (کل صفحات:33)......

39......ماڈرن نوجوان کی توبہ (کل صفحات:32)

40......مخالفت محبت میں کیسے بدلی؟ (کل صفحات:33)

41......چل مدینہ کی سعادت مل گئی (کل صفحات:32)

42......اصلاح کا راز (مدنی چینل کی بہاریں حصہ دوم) (کل صفحات:32)

43......اغوا شدہ بچوں کی واپسی (کل صفحات:32)

44......شرابی، مؤذن کیسے بنا؟ (کل صفحات:48)

45......بدکردار کی توبہ (کل صفحات:32)

46......نادان عاشق (کل صفحات:32)

47......میں نیک کیسے بنا؟ (کل صفحات:32)

48......بابرکت روٹی (کل صفحات:32)

49......ولی سے نسبت کی برکت (کل صفحات:32)

50......خوش نصیبی کی کرنیں (کل صفحات:32)

51......نورانی چہرے والے بزرگ (کل صفحات:32)

52......ناکام عاشق (کل صفحات:32)

53......آنکھوں کا تارا (کل صفحات:32)

54......میوزیکل شو کا متوالا (کل صفحات:32)

عنقریب آنے والے رسائل

1.....V.C.D کی مدنی بہاریں قسط3 (رکشہ ڈرائیور کیسے مسلمان ہوا؟)

2 ......اولیائے کرام کے بارے میں سوال جواب

3......دعوتِ اسلامی اصلاحِ امت کی تحریک

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی اِلتجا ہے۔ عاشِقانِ رسول کے **مَدَنی قافِلوں** میں بہ نیّتِ ثواب سُنّتوں کی تربیّت کیلئے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے اِبتِدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گُناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشِش کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کے لیے **"مَدَنی قافِلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ







